احکامِ طہارت

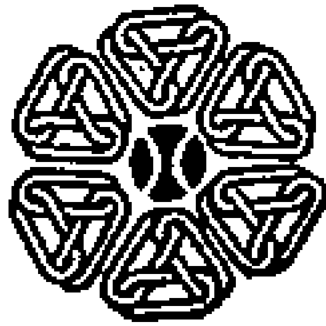
(برائے خواتین)



مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

احکامِ طہارت

(برائے خواتین)



مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

سلطانیہ پبلی کیشنز
مظہر عمر مارکیٹ عقب میونسپل آفس جہلم شہر (پاکستان)

ترتیب تفہیم

سخن ھائے گفتنی

چند سال پیشتر، سراپا شفقت واحسان شیخ طریقت حضرت قبلہ حاجی پیر مولانا محمد عبدالواحد دامت برکاتہم العالیہ نے اس ناکارۂ خلائق سے فرمائش کی کہ مستورات کے لئے ایک مختصر سی کتاب لکھوں جس میں ان کے متعلقہ ضروری مسائل تحریر کیے جائیں۔ گاہ بگاہ اس کی یاددہانی بھی فرماتے رہے۔ نالائقی، کوتاہی اور کم کوشی اس راہ کی رکاوٹیں تھیں۔ بہرحال تعمیل ارشاد کی ایک ناتمام کوشش آپ کے ہاتھ میں ہے۔

ناظرین محسوس فرمائیں گے کہ ابتدائی مسائل میں اختصار ہے اور بتدریج تفاصیل میں اضافہ۔ اس کا باعث یہ ہے کہ آغاز میں بموجب ارشاد اختصار مدنظر تھا لیکن جب مستورات کے ساتھ مخصوص مسائل کا موقع آیا تو تفصیل کے ساتھ لکھنا ضروری معلوم ہوا کیوں کہ اردو میں اس ناچیز کی حد تک معلومہ کتب میں یہ مسائل بہت اختصار کے ساتھ درج ہیں نیز یہ اسلامی فقہ میں بہت مشکل شمار کئے جاتے ہیں۔ اس طرح ناخواندہ مستورات کی ان مسائل سے معلومات کے بارے میں جو حالت ہے سو ہے لیکن تعلیم یافتہ خواتین کے لئے بھی ان کے بارے میں معلومات کے حصول کا کوئی تحریری ذریعہ اردو لٹریچر میں دستیاب نہیں۔ ان مسائل میں تفصیل کے فوائد کے پیش نظر، ما بعد ابواب میں بھی اختصار کو ترک کر کے تفصیل وتوضیح کا اسلوب اختیار کیا گیا۔

مسائل کو حتی الوسع آسان پیرائے میں تحریر کیا گیا ہے پھر مثالوں اور وضاحتوں کے ذریعے مزید آسان اور عام فہم بنانے کی

کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اس ناکارہ خلائق کو احساس ہے کہ ان کو سمجھنا خاصا مشکل ہے۔ شاید اسی وجہ کے پیش نظر اردو میں دستیاب کتب میں تفصیل موجود نہیں۔ بہرحال اس سے ایک فائدہ کی توقع ضرور ہے کہ اپنی قومی زبان میں ان مسائل کو دیکھ کر سعید روحوں میں ان کو سمجھنے اور ان پر بوقت ضرورت عمل کا داعیہ پیدا ہوگا اس طرح یہ کوشش ممکن ہے ذخیرہ آخرت بن جائے۔
مشکل مقامات کو سمجھنے کے لئے علمائے کرام کی طرف رجوع کیا جائے۔

راقم عفی عنہ کی کج فہمی یا کتابت کی غلطی کے باعث ممکن ہے کچھ مسائل اصلاح طلب ہوں۔ ناظرین سے التماس ہے اگر کوئی غلطی دیکھیں اس کی اطلاع دیں راقم اس پر اپنے کرمفرماؤں کا شکر گزار ہوگا، اس طرح اصلاح کی صورت پیدا ہوجائے گی۔

وما توفیقی الا باللہ وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم۔

محمد علیم الدین عفی عنہ

نوٹ:- ان مسائل سے آگاہی جس طرح مستورات کی ایک شرعی ضرورت ہے اسی طرح ان کا جاننا مردوں کے لیے بھی اشد ضروری ہے تاکہ بوقت ضرورت گھر میں ان پر عمل کے لیے رہنمائی کی جاسکے۔

پ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ اسلامی

از علامہ محمد رشید نقشبندی
(استاذ الحدیث والفقہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

اسلام نے علم اور اس کی ترویج کے لئے جتنا اہتمام فرمایا ہے قرآن پاک کے صفحات اور احادیث کے دفاتر اس سے لبریز ہیں اور انہی ارشادات کی برکت تھی کہ عرب کے گنوار اور جاہل دیکھتے دیکھتے اقوام عالم کے امام بن گئے جہاں ان کی عظمت کا جھنڈا گڑا وہاں سے علم و حکمت کے چشمے پھوٹ نکلے کوہ و دامن میں جہاں کہیں وہ خیمہ زن ہوئے مسجد و مدرسہ کے بلند مینار معرفت کی تجلیاں بکھیرنے لگے۔

حضور کریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوۃ **والتسلیم** کا ارشاد ہے کہ

۱- **طلب العلم فریضہ علی کل مسلم** ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے

۲- **فضل العالم علی العابدکفضلی علیٰ امتی**
جس طرح مجھے اپنی امت پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح عالم کو عابد (جو عالم نہ ہو) پر فضیلت حاصل ہے

۳- **من یرداللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین** جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے
اسے دینی بصیرت فقہی سمجھ عطا فرماتا ہے

۴- **ان رجالا یاتونکم من الارض** لوگ تمہارے پاس دین میں تفقہ(بصیرت) حاصل کرنے آئیں گے

۵- **یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوابھم خیرا** جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو
(ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف کتاب العلم)

نوٹ: دینی مدارس کے منتظمین کو اس ارشاد چہارم (طالب علم و طالب دین کے ساتھ اچھا سلوک کرو) پر گہرا اور عمیق غور و فکر کرنا چاہیے کہ کس قسم کے سلوک کا حکم دیا گیا ہے اور وہ کیسا سلوک کرتے ہیں؟

۶۔ رب حامل فقہ' غیر فقیہ — بہت سے فقہ کے محافظ' حقیقتہ فقیہ نہیں ہوتے

رب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ — اور کئی فقیہ تو ہیں لیکن جن کی طرف منتقل کر رہے ہیں وہ ان سے زیادہ فقیہ ہیں۔

اس ارشاد۔ پنجم کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ بات بالکل ظاہر اور عیاں ہے کہ علم و فقہ کا ایک شخص سے دوسرے شخص اور ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف انتقال جاری رہنا چاہیے تاہم اس انتقال کو جاری رکھنے کے کئی طریقے ہیں جن میں سے ایک طریقہ و ذریعہ تصنیف و تالیف ہے۔

زیر نظر کتاب بھی اسی قسم کی ایک مبارک و محمود کوشش و سعی ہے راقم الحروف کو اس زیر نظر کتاب کے شروع میں چند سطور لکھنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن میری یہ بد نصیبی یا کم ظرفی بلکہ کم علمی ہے کہ اس حکم کی تعمیل میں مسلسل دیر ہوتی چلی گئی کل بروز پیر ۲۸ صفر ۱۴۱۷ھ ۱۵ جولائی ۱۹۹۶ء لاہور الحمرا ہال نمبرا میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک کانفرنس کا اہتمام فرمایا گیا اس کانفرنس میں حاضری کا شرف اور تقاریر و مقالات سننے کی سعادت حاصل ہوئی شاید اسی کانفرنس کی برکت ہے کہ آج (۱۶ جولائی) یہ چند سطور لکھنے کی ہمت اور حوصلہ ہوا۔

آئندہ سطور میں لفظ فقہ[1] کا قرآن پاک میں مادہ ؟ اس لفظ[2] کا صدر اول میں مفہوم؟ مفہوم[3] میں تدریجا تنگی دور حاضر[4] میں اس لفظ کا مفہوم (اور اصطلاحی تعریف) اصول[5] فقہ اور قواعد فقیہ میں فرق؟ محدث[6] اور فقیہ میں فرق؟ فقہ کی غرض[7] و غایت؟ موضوع[8] کی تعریف؟ فقہ کا موضوع[9]؟ فعل مکلف[10] کے گیارہ عوارض ذاتیہ اور اوصاف؟ فقہی[11] مباحث کی تعداد؟ اور زیر نظر کتاب پر مختصر سا تبصرہ قلم و قرطاس کی مدد سے سامنے لایا گیا ہے۔

ٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لفظ فقہ

اس لفظ فقہ کا مادہ (ف' ق' ہ) بقول علامہ رشید رضا مصری قرآن پاک میں مجموعی طور پر ۲۰ جگہ ذکر فرمایا گیا ہے ایک جگہ "**تفقھون**" اور دوسری جگہ "**تفقہ**" تیسری جگہ "**یفقھوا**" جبکہ تیرہ جگہ "**یفقھون**" اور تین جگہ "**یفقھوہ**" اور ایک جگہ **یتفقھوا**" آیا ہے ان بیس میں سے انیس جگہ ایک خاص قسم کی علمی گہرائی اور وقت فہم اس لفظ کا مفہوم و مدلول ہے۔

☆ اس لفظ سے فعل ماضی معروف مکسور' مفتوح اور مضموم العین تینوں طرح آتا ہے فقہ بکسر القاف اس وقت پڑھتے ہیں جب کوئی بات سمجھ لے اور فقہ (**بفتح القاف**) اس وقت جبکہ کوئی شخص بات سمجھنے میں کسی دوسرے سے سبقت کر جائے اور آگے بڑھ جائے اور فقہ (**بضم القاف**) اس وقت جبکہ "فقہ" کسی کی عادت اور طبیعت بن جائے۔

☆ **صدر اول میں فقہ کا مفہوم:**

صدر اول میں فقہ کا مفہوم نہایت وسیع اور اسلامی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی تھا جیسا کہ مسلم الثبوت' شرح مسلم الثبوت اور توضیح و تلویح وغیرھا کتب اصول میں تصریح ہے کہ ------ "قدیم زمانہ میں فقہ' علم حقیقت' علم طریقت اور علم شریعت سب کو شامل تھا"

(الف) علم حقیقت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی مباحث و الٰہیات اور عقائد و کلام کو علم حقیقت کہا جاتا ہے دور حاضر میں اس کا مشہور و معروف نام "علم کلام" ہے

(ب) علم طریقت کیا ہے؟

نجات دینے والے اعمال و افعال اور ہلاکت میں ڈالنے والی حرکات و کیفیات کی مباحث کو علم طریقت کہا جاتا ہے آج کل اس کو اخلاقیات کہتے ہیں اور اس کے ایک خاص حصہ اور طریقہ کار کو تصوف کہا جاتا ہے۔

(ج) علم شریعت کیا ہے؟

ظاہری اعمال و افعال مثلاً وضو، نماز وغیرہ کے احکام مسائل کو علم شریعت ظاہرہ کہا جاتا ہے آج کل اسی کو فقہ اور اس کے ایک حصہ کو اسلامی قانون کہا جاتا ہے۔

درج ذیل عربی عبارت کی جو مسلم الثبوت وغیرہ میں موجود ہے فقہ کے اس وسیع مفہوم پر بڑی واضح اور روشن دلالت ہے۔

"ان الفقه فی الزمان القدیم کان متناولا ----------

(الف) لعلم الحقیقته وهی الالهیات من مباحث الذات و الصفات

(ب) علم الطریقته وهی مباحث لمنجیات و المهلکات

(ج) علم الشریعته الظاهرة"

اس دور میں فقہ کی مشہور و منقول تعریف یہ ہے۔

"نفع اور نقصان پہنچانے والی چیزوں کی معرفت و شناخت کا نام فقہ ہے"

جن چیزوں سے انسان کو دنیا اور آخرت میں نفع اور فائدہ ہو، ان چیزوں کو "مالها" سے تعبیر کیا جاتا جبکہ نقصان و ضرر پہنچانے والی چیزوں کو "ما علیها" سے تعبیر کیا جاتا تھا اس مفہوم و معنی کو وہ حضرات مختصر لفظوں میں یوں تعبیر فرماتے تھے۔

"الفقه معرفته النفس مالها و ماعلیها"

(مفید و مضر کی معرفت، فقہ ہے)

فقہ کی اس مذکورہ تعریف میں کسی علم و فن کی تخصیص نہیں ہے، بلکہ ہر علم و فن (مثلاً علم کلام) تصوف اور قانون کو شامل ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کلام و عقائد پر ایک کتاب کا نام "فقہ اکبر" رکھا گیا۔

○ صدرِ اوّل کے بعد فقہ کا مفہوم:

ایک عرصہ تک فقہ کا یہی مفہوم جاری رہا اور اسی پر عمل در آمد ہوتا رہا بعد میں بوجوہ اس مفہوم میں تدریجاً تنگی ہوتی چلی گئی یہاں تک "عقائد و کلام" نے ایک علیحدہ فن کی حیثیت اختیار کرلی اور اس فن کو "علم کلام" کے نام سے شہرت ہوئی۔درس نظامی میں شامل مشہور و معروف کتاب "شرح عقائد" اور اس کا حاشیہ خیالی" اسی فن کی کتابیں ہیں جبکہ اردو زبان میں حضرت صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور و معروف تصنیف و تالیف "بہار شریعت" کی جلد اول اور حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار

خان گجراتی کی تصنیف لطیف "جاء الحق" کو بھی اس فن میں شامل کیا جا سکتا ہے اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالٰی کے بعض ایسے مکتوبات ورسائل جن میں عقائد حقہ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور باطل گروہ کارد فرمایا گیا ہے۔ اسی گلدستہ کے پھول اور کلیاں ہیں۔

تاہم صدر اول کے بعد بھی ایک مرحلہ تک "وجدانیات" کا تعلق فقہ ہی سے قائم رہا، چنانچہ شرح منہاج وغیرہ کتابوں میں وجدانی مباحث اور ملکات نفسانیہ کو فقہ میں شمار کیا جاتا رہا مثلاً اس دور میں حسد اور دکھاوے کے حرام ہونے کو فقہی مسئلہ سمجھا جاتا تھا جیساکہ حسب ذیل عبارت سے صراحۃ یہ بات ثابت ہے۔

ان تحریم الحسد والریا من الفقه (شرح مسلم الثبوت)

حسد اور ریا کی حرمت کا تعلق فقہ سے ہے۔

حالانکہ حسد وریاء اور اسی قسم کی تمام برائیوں کا تعلق ملکات نفسانیہ سے ہے جن کے ازالہ کیلئے صرف علم کافی نہیں بلکہ خاص قسم کی تربیت بھی درکار ہے اس مرحلہ کے بعد آگے چل کر وجدنیات نے بھی ایک علیحدہ فن کی حیثیت اختیار کر لی اور "تصوف" کے نام سے اس کو شہرت ہوئی درس نظامی میں شامل فارسی نظم کی سب سے پہلی کتاب "کریما اور پندنامہ یا حضرت داتا گنج بخش ھجویری رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کی مشہور و معروف کتاب "کشف المحجوب" اسی چمن کی خوشبو و مہک ہے اس دور میں پہنچ کر فقہ کا مفہوم عقائد و اخلاق دونوں کی مباحث سے مجرد اور خالی ہو گیا۔

○ دور حاضر میں فقہ کا مفہوم اور اصطلاحی تعریف!

مذکورہ تجریدی عمل کے بعد فقہ کا جو مفہوم مروج و مشہور ہوا اس کی مختلف تعریفیں اصول کی کتابوں میں ملتی ہیں لیکن جمہور فقہاء کے نزدیک مشہور و معروف تعریف یہ ہے۔ "احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کو "فقہ" کہتے ہیں جو ان احکام کے تفصیلی دلائل سے مکتسب اور حاصل کئے گئے ہوں"۔

(الف) تفصیلی دلائل سے کیا مراد ہے؟

قرآن پاک کی ایسی آیات یا ایسی احادیث نبویہ کہ جن کا تعلق کسی حکم فرعی و فقہی یا احکام فرعیہ فقہیہ سے ہو، کو تفصیلی دلائل کہا جاتا ہے مثلاً "اقیموا الصلوۃ الخ"

(ب) حکم شرعی و فقہی کے حاصل کئے جانے سے کیا مراد ہے؟

جب کسی حکم شرعی و فقہی پر منطق کی روشنی میں کوئی دلیل پیش کی جائے گی تو اس دلیل کا ایک حصہ اور ٹکڑا (صغری) متعلقہ آیت یا حدیث سے ماخوذ ہو گا جبکہ دلیل کا دوسرا حصہ اور ٹکڑا (کبری) فن اصول فقہ کا کوئی قاعدہ اور قانون ہو گا اس استدلالی عمل کو "حکم شرعی کا حاصل کیا جانا" کہا جاتا ہے۔ اس استدلالی عمل کی مزید وضاحت کیلئے ضروری ہے کہ چند حسب ذیل اصطلاحات ذہن میں مستحضر ہوں۔

۱۔ آمر شارع علیہ الصلوۃ والسلام اور حکم دینے والا

۲۔ مامور مکلف انسان یعنی جس انسان کو کوئی حکم اور آرڈر دیا گیا۔

۳۔ ماموریہ جس فعل و عمل اور کام کے کرنے کا کہا گیا مثلاً نماز، روزہ

۴۔ امر وہ صیغہ اور لفظ جس کے ذریعے حکم اور آرڈیا دیا گیا مثلاً "اقیموا" (قائم کرو)

۵۔ منہی عنہ! جس فعل و عمل اور کام سے روکا گیا مثلاً چوری، بدکاری اور غیبت

۶۔ نہی وہ صیغہ اور لفظ جس کے ذریعہ روکا گیا مثلاً لاتقربوا (قریب مت جاؤ)

۷۔ دلیل وہ الفاظ اور عبارت جس سے کسی حکم یا دعویٰ کو ثابت کیا جائے

۸۔ صغری و کبری کوئی بھی دلیل دو جملوں (قضایا) کے ملانے سے بنتی ہے پہلے جملہ کو "صغری" اور دوسرے کو "کبری" کہا جاتا ہے۔

مثلاً کسی کالج کا کوئی طالب علم ہے اور وہ کالج کی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس (طالب علم) کو ہوسٹل میں کمرہ الاٹ کیا جائے اس (طالب علم) کا یہ حق ہے انتظامیہ پوچھتی ہے کہ کیوں؟ اور کس طرح تیرا حق ہے؟ وہ طالب علم کہتا ہے۔
میں اس کالج کا طالب علم ہوں اور اس کالج کے ہر طالب علم کا حق ہے کہ اس کو کمرہ دیا جائے

میں اس کالج کا طالبعلم ہوں	اس کالج کے ہر طالب علم کا حق ہے کہ اسکو کمرہ دیا جائے
(پہلا جملہ)	(دوسرا جملہ)

لہذا میرا بھی حق ہے کہ مجھے کمرہ دیا جائے
(تیسرا جملہ)

اب پہلے جملہ کو صغریٰ کہا جائے گا۔ اور دوسرے جملہ کو کبریٰ کہا جائے گا اور ان

دونوں (پہلے اور دوسرے) کے مجموعہ کو دلیل کہا جائے گا جبکہ تیسرا جملہ دعوٰی یا مطالبہ کہلائے گا۔

اس تمہید کے بعد آیئے دیکھتے ہیں کہ کوئی مجتہد کسی تفصیلی دلیل (آیت قرآنی یا حدیث) سے کسی حکم فقہی کو کس طرح حاصل کرے گا؟

مثلاً نماز کو لے لیجئے گا' یوں کہا جائے گا کہ ' "نماز فرض ہے" یہ ایک دعوٰی ہے اس دعوٰی کی یہ دلیل ہے:

دوسرا جملہ / کبرٰی ۱۲	پہلا جملہ / صغرٰی ۱۲
ہر "مامور بہٗ" فرض ہے	نماز "مامور بہٗ" ہے

لہٰذا نماز فرض ہے

تیسرا جملہ / نتیجہ اور دعوٰی ۱۲

دلیل کا صغرٰی (نماز مامور بہ ہے) قرآن پاک کے اس ارشاد سے اخذ کیا گیا ہے کہ "اقیمو الصلوٰۃ" نماز قائم کرو جبکہ دلیل کا کبرٰی (ہر مامور بہ فرض ہے) اصول فقہ کے اس قاعدہ اور قانون سے لیا گیا کہ "الامر للوجوب" امر کا صیغہ فرضیت کیلئے ہے اسی طرح مثلاً "قتل اولاد آدم حرام ہے" اس فرض حکم کو مجتہد حسب ذیل طریقہ سے حاصل کرے گا

کبرٰی ۱۲	صغرٰی ۱۲
ہر منہی عنہٗ حرام ہے	قتل اولاد منہی عنہٗ ہے

لہٰذا قتل اولاد حرام ہے

دعوٰی ۱۲

اس حکم (قتل ولد کا حرام ہونا) کی دلیل کا پہلا جملہ اور صغرٰی قرآن پاک کے اس ارشاد سے اخذ کیا گیا ہے کہ **لا تقتلوا اولادکم** اس ارشاد باری تعالیٰ کی روشنی میں اولاد کے قتل کئے جانے سے روک دیا گیا ہے (اپنی اولاد کو مت قتل کرو ۱۲) لہٰذا اولاد کا قتل منہی عنہ ٹھہرا جبکہ حکم مذکورہ کی دلیل کے کبرٰی کو اصول فقہ کے

اس قاعدہ اور قانون سے لیاً یا کہ "النہی للحرام" یعنی نہی کا صیغہ کسی فعل اور کام کے حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح بیسیوں احکام شرعیہ ہیں کہ جن پر پیش کئے جانے والے دلائل میں سے کسی بھی دلیل کا صغریٰ کسی آیت کریمہ یا حدیث مبارکہ سے لیا گیا ہے جبکہ کبریٰ اصول فقہ کے کسی قاعدہ و قانون سے ماخوذ ہے اس بیان و تقریر سے کسی حکم شرعی کے استنباط و استخراج اور حاصل کئے جانے کا نہ صرف طریقہ کار واضح ہو گیا ہے بلکہ فن منطق اور فن اصول فقہ کی ضرورت و اہمیت کا بھی احساس ہو رہا ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت بھی کسی صورت میں فراموش نہیں کی جا سکتی کہ منطق اور اصول فقہ میں مہارت کے بغیر اجتہاد نہیں کیا جا سکتا بلکہ کئی دوسرے علوم و فنون میں بھی مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ نور بصیرت و فراست اور تقویٰ و طہارت قلبی کے بغیر اجتہاد و استنباط اور استخراج مسائل واحکام ناممکن ہے بلا شک و شبہ اجتہاد کا دروازہ بند نہیں کھلا ہوا ہے اور کھلا ہی رہنا چاہیے لیکن ہر کس و ناکس اور فاجر و فاسق کہ جس کے گلے میں مغرب کی غلامی کا طوق اور پاؤں میں مرعوبیت کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں وہ اس دروازہ کے اندر داخل نہیں ہو سکتا اگر اسمبلی کے دروازہ سے داخل ہونے کے لئے الیکشن جیتنا ضروری ہے تو اجتہاد کے دروازہ سے داخل ہونے کیلئے بھی مطلوبہ صلاحیت و صالحیت ضروری ہے ورنہ داخلہ کی مذموم کوشش ایک کھلی ہوئی دھاندلی اور ڈاکہ ہے لہٰذا اجتہاد کیلئے مطلوبہ صلاحیت و صالحیت موجود نہ ہونے کی صورت میں سوائے کسی ایک مجتہد کی تقلید کے عافیت و نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

اصول فقہ اور قواعد فقہیہ میں فرق؟

سطور بالا میں "اصول فقہ" کا ذکر آیا ہے یہاں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے جس کا ازالہ کیا جانا مناسب ہے غلط فہمی یہ ہے کہ بعض لوگوں نے اصول "فقہ" اور قواعد فقہیہ کو ایک ہی فن کے دو نام سمجھ رکھا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اصول فقہ الگ فن ہے اور قواعد فقہیہ الگ فن ہے۔

استنباط و استخراج کے قواعد کو "اصول فقہ" یا ادلہ اجمالیہ کہا جاتا ہے جبکہ بہت سی استنباط کی ہوئی جزئیات اور فروع کو جن قواعد میں منضبط کیا گیا ہے انہیں قواعد فقہیہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً

(ا) الامر للوجوب — صیغہ امر سے وجوب (فرضیت) ثابت ہوتا ہے۔

(۲) النھی للتحریم   صیغہ نہی سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

یہ دونوں قاعدے اصول فقہ اور ادلہ اجمالیہ شمار کئے جاتے ہیں جبکہ ـــــ

(الف) "لاضرر ولا ضرار"   نہ نقصان اٹھانا' اور نہ نقصان پہنچانا

(ب) الیقین لایزول الا بالیقین   یقین کو یقین ہی زائل اور ختم کر سکتا ہے

(ج) الضرورات تبیح المحظورات   مجبوری' ممنوع کو مباح بنا دیتی ہے

(د) الثابت بالعرف کالثابت بالنص   عرف و رواج سے جو بات ثابت ہو وہ نص سے ثابت ہونے کی مثل ہے۔

یہ چاروں قواعد' قواعد فقہیہ شمار کئے جاتے ہیں ان کو اصول فقہ میں شمار نہیں کیا جاتا دوسرے لفظوں میں یوں فرق بیان کیا جا سکتا ہے کہ اصول فقہ کا قانون تو فقہی مسئلہ کی دلیل کبری بنتا ہے جبکہ "قواعد فقہیہ" کا کوئی قاعدہ ایسا نہیں بنتا اصول فقہ کے ذریعہ استخراج کیا جاتا ہے جبکہ فقہی قاعدہ کے ذریعہ انضباط کیا جاتا ہے۔ استخراج پہلے ہوتا ہے اور انضباط بعد میں ہوتا ہے۔ تاہم تمام قواعد فقہیہ کو اس طرح نہ سمجھا جائے ان میں سے بعض کسی حدیث شریف کا متن یا جزء متن ہیں۔ اصول فقہ اور قواعد فقہیہ میں مزید فرق یہ ہے کہ ہر ایک کی کتابیں الگ الگ ہیں اصول الشاشی' نور الانوار' حسامی' مسلم الثبوت' توضیح تلویح وغیرہ کتب اصول فقہ ہیں جبکہ دبوسی کی تاسیس النظر' سیوطی اور ابن نجیم کی الاشباہ والنظائر اور اسی طرح امام کرخی کا ایک مشہور رسالہ "اصول کرخی" یہ سب قواعد فقہیہ کی کتابیں ہیں☆ لیکن لفظ "اصول" (جو اصول کرخی میں ہے) کی وجہ سے بعض دانشوروں کو مغالطہ ہوا اور انہوں نے "اصول کرخی" کو اصول فقہ کی کتاب شمار کیا۔

☆ اعلم ان الشریعتہ المحمدیتہ اشتملت علی اصول و فروع و اصولھا قسمان' احدھما "اصول الفقہ و الثانی ھو القواعد الکلیتہ الفقھیتہ" تاسیس النظر ص نمبرا بزم رضا جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نیز اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ صفحہ ۸۹ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں ہے کہ "اصول فقہ اور قواعد فقہیہ میں فرق ہے استنباط کے قواعد کو اصول فقہ کہتے ہیں اور بہت سی مستنبط جزئیات کو جن قواعد میں منضبط کر دیا انہیں قواعد فقہیہ کہتے ہیں اس فرق کی وجہ سے دونوں کی کتابیں بھی جدا جدا ہیں" (ابوزہرة اصول فقہ ص ۷)

محدث اور فقیہ میں فرق؟

حضرت اعمش نے محدث اور فقیہ میں نہایت اہم فرق بیان فرمایا ہے جس سے فقیہ کی گہرائی اور نکتہ رسی کا ثبوت ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "محدثین کا کام اچھی دواؤں کو جمع کرنا ہے اور فقہاء کا کام دوا کی جانچ پڑتال کرنا، مرض کا پتہ لگانا، مرض اور مریض کا مزاج معلوم کرنا اور پھر اس کی مناسبت سے موافق دوا تجویز کرنا ہے" تاہم اس فرق کے باوجود یہ خیال درست نہیں ہے کہ محدث اور فقیہ میں مکمل جدائی ہے اور کسی ایک شخصیت میں یہ دونوں خوبیاں اور کمالات جمع نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ کام کی نوعیت اور ذمہ داری کے پیش نظر یہ فرق بیان کیا گیا محدث کی اصل ذمہ داری حدیث شریف کی خدمت ہے جس کو اچھی دواء کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جبکہ فقیہ کا منصب اور ڈیوٹی استخراج اور استنباط ہے لیکن عالم اسلام میں کئی ایسی شخصیات اور صاحب کمال حضرات گزرے ہیں جو بیک وقت محدث بھی تھے اور فقیہ بھی۔

غرض و غایت

ان دونوں (غایت و غرض) میں اگرچہ کسی قدر فرق ضرور ہے، لیکن اس کے باوجود حقیقت اور مصداق کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔ مثلاً ایک کاریگر کسی محترم شخصیت کے بیٹھنے کے لئے کرسی بنانا چاہتا ہے، اور پھر کرسی بنا بھی دی تو اب اس محترم شخصیت کا "بیٹھنا" کرسی بنانے کی غرض اور علت کہلائے گا۔ غرض کا تصور و خیال فاعل سے فعل کے صدور سے پہلے ہوتا ہے۔ اور یہ تصور و خیال ہی اس فاعل کو فعل کے صدور پر تیار اور آمادہ کرتا ہے۔ لیکن اگر تصور و خیال سے ترقی کر کے غرض خارجی کائنات میں موجود بھی ہو جائے تو اب اس کو غایت کہا جائے گا مندرجہ بالا مثال میں "بیٹھنا" جب تک تصور کی حد تک تھا، تو وہ غرض اور علت تھا، لیکن جب کرسی مکمل تیار ہو گئی اور محترم شخصیت اس پر تشریف فرما ہو گئی تو اب "بیٹھنا" غایت کہلائے گا۔

"فقہ" کی غرض و غایت "سعادت دارین" ہے، یعنی دنیا میں جہالت کے اندھیروں سے نکل کر علم کی روشنی میں پہنچنا، ترقی کرنا، خود بھی اللہ تعالی کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق کی شناخت و معرفت اور عمل کرنا، اور دوسروں کو بھی آگاہ کرنا۔ اور یہ امر دنیوی کامیابی اور اخروی فوز و فلاح اور نجات کا ذریعہ ہے،

موضوع

کسی بھی فرد (عین ہو یا فعل ہو) کو کچھ عوارض اور اوصاف لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض عوارض کو عوارض غریبہ کہا جاتا ہے جبکہ بعض کو عوارض ذاتیہ کہا جاتا ہے۔ جن کی مکمل تفصیل و وضاحت کا یہ مقام نہیں ہے۔ اگر تفصیل کا کسی کو شوق ہو تو "میرزا مد ملا جلال" کا مطالعہ کرے۔ اس مسئلہ کی اس کتاب میں جس قدر شرح و بسط کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے، کسی دوسری جگہ نظر سے نہیں گزری۔

فقہ کا موضوع "**مکلف**" کا فعل و کردار ہے۔ **مکلف** سے مراد عاقل بالغ مسلمان مرد یا عورت اور فعل سے مراد ہے کسی بھی عاقل بالغ مسلمان مرد یا مسلمان عورت کا کوئی بھی کام کاج۔ مثلاً کسی جگہ (مسجد میں یا سینما میں) جانا، کوئی چیز (بکرا یا کتا) کھانا، کوئی چیز دودھ یا شراب) پینا۔

مکلف کے "فعل" کا کوئی نہ کوئی وصف ذاتی اور عارضہ ذاتیہ ہے' مکلف کے فعل کے کل عوارض ذاتیہ گیارہ ہیں۔

فرض(۱)' واجب(۲)' سنت مؤکدہ(۳)' سنت غیر مؤکدہ(۴)' مستحب(۵)'
حرام(۶)' مکرہ تحریمی(۷)' اساءۃ(۸)' مکروہ تنزیہی(۹)' خلاف اولیٰ(۱۰)

پہلے پانچ ثبوتی ہیں' جبکہ آخری پانچ سلبی ہیں۔ یعنی پہلے پانچ کے کرنے میں ثواب ہے' جبکہ آخری پانچ سے رکنے میں ثواب ہے' یہ کل دس ہوئے' اور گیارھواں "مباح" ہے نہ کرنے میں کوئی ثواب اور نہ رکنے میں کوئی ثواب۔

"فقہ" کے ہزاروں مسائل ہیں۔ لیکن وہ تمام کے تمام مذکورہ بالا گیارہ خانوں میں تقسیم ہیں' کسی بھی مکلف مرد یا عورت کا کوئی بھی کام و کردار اور عمل ان مذکورہ گیارہ اوصاف و عوارض میں سے کسی ایک کے ساتھ ضرور متصف ہو گا ان سے باہر نہیں ہو سکتا ان گیارہ اوصاف و عوارض کو "احکام شرعیہ" بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً جب بھی کوئی سائل پوچھتا ہے کہ فلاں چیز (گندم یا کتا) کھانے کا شرعی حکم کیا ہے؟ یا کہتا ہے کہ شرعی حیثیت کیا ہے؟ یا وہ پوچھتا ہے کہ فلاں مشروب (دودھ یا شراب) کی شرعی حیثیت یا شرعی حکم کیا ہے؟ یا ریشم کا لباس پہننے کا شرعی حکم اور حیثیت کیا ہے؟ تو اس سائل کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ کام (کھانا' پینا' پہننا) فرض ہے؟ یا حرام ہے؟ واجب ہے؟ یا مکروہ تحریمی ہے؟ سنت مؤکدہ ہے؟ یا اساءۃ سنت غیر مؤکدہ ہے؟ یا مکروہ تنزیہی؟ مستحب ہے یا خلاف اولیٰ؟ یا مباح اور فقط جائز ہے؟ ساری فقہ کی حقیقت اسی ایک سوال کا جواب ہے۔

سیٹے تو دل عاشق' پھیلے تو زمانہ

نامناسب نہ ہو گا اگر یہاں ان گیارہ اوصاف و عوارض کی تعریفات ذکر کر دی جائیں۔ چنانچہ فقہ اسلامی کی مشہور و معروف کتاب بہار شریعت جلد دوم میں ان کی حسب ذیل تعریفات ذکر کی گئی ہیں۔

فرض :۔ مصنف بہار شریعت نے فرض کی دو قسمیں فرض اعتقادی و فرض عملی اور اسی طرح واجب کی دو قسمیں واجب اعتقادی اور واجب عملی کی ہیں۔ اور پھر ہر ایک قسم کی تعریف کی ہے۔

فرض اعتقادی :۔ جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو' فقہاء کی زبان میں

اس قسم کی دلیل کو "دلیل قطعی" کہا جاتا ہے۔ فرض اعتقادی کا انکار کرنے والا آئمہ احناف کے نزدیک مطلقاً کافر ہے۔ اور اگر اس کی فرضیت عام و خاص پر روشن ہو اور واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے۔ ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلاعذر صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے وہ فاسق اور عذاب کا مستحق ہے جیسے نماز' رکوع' سجود۔

فرض عملی :۔ فرض عملی وہ ہے کہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں بحکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ اس کے کیے بغیر آدمی بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت اس کے بغیر باطل اور کالعدم ہے۔ اس قسم کے فرض کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے۔

واجب اعتقادی :۔ فرض کی طرح واجب کی بھی دو قسمیں ہیں ایک واجب اعتقادی اور دوسری واجب عملی۔ واجب اعتقادی وہ ہے' کہ جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

واجب عملی :۔ جس کے کیے بغیر بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو' مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے۔

سنت مؤکدہ :۔ وہ جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ بیان جواز کے لئے کبھی چھوڑا بھی ہو۔ اس کو چھوڑنے کی اگر عادت ہو جائے تو استحقاق عذاب جبکہ نادراً چھوڑنے پر عتاب اور کرتے رہنے پر ثواب۔

سنت غیر مؤکدہ :۔ وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کا ترک اور چھوڑنا ناپسند ہو۔ عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداوت فرمائی یا نہیں اس کا کرنا ثواب اور چھوڑنا اگرچہ عادۃً ہو موجب عتاب نہیں۔

مستحب :۔ وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو' مگر ترک اور چھوڑنا ناپسند نہ ہو' خواہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی یا علماء کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا ہو۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

حرام قطعی :۔ یہ فرض کا مقابل ہے۔ اس کا ایک بار بھی کرنا گناہ کبیرہ اور فسق ہے۔ جبکہ بچنا فرض و ثواب ہے۔

مکروہ تحریمی :۔ یہ واجب کا مقابل ہے۔ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے

اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا کرنا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

اساءت :۔ جس کا کرنا برا ہو اور نادراً کرنے والا مستحق عتاب ہو۔ اور التزام فعل پر استحقاق عذاب ہو۔ یہ سنت مؤکدہ کا مقابل ہے۔

مکروہ تنزیہی:۔ جس کا کرنا شرع کو پسند نہ ہو، مگر وعید عذاب بھی نہ ہو یہ سنت غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔

خلاف اولیٰ :۔ وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

مباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔ (بہار شریعت جلد دوم)

فقہی مباحث : دور حاضر میں جمہور فقہاء کے نزدیک جو مشہور و معروف تعریف ہے (جس کا ذکر سطور بالا میں بالفاظ "العلم بالاحکام الشرعیتہ الفرعیۃ الخ" آچکا) کے مطابق، فن فقہ کا تعلق حسب ذیل مباحث تک محدود ہو گیا ہے۔

(1) عبادات : وہ امور (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) جو اللہ تعالٰی اور بندہ کے درمیان تعلقات استوار رکھتے ہیں اور زندگی کے میدان میں ایک خاص قسم کے زاویۂ نگاہ کا تعین کرتے ہیں۔

(2) معاملات : معاشرتی اور مالیاتی قوانین جو تعاون اور باہمی اشتراک عمل کے لئے مقرر ہیں مثلاً خرید و فروخت، اعارۃ، اجارۃ، امانت، ضمانت وغیرہ۔

(3) مناکحات:۔ نسل انسانی کی بقا سے متعلق قوانین جن میں نکاح، طلاق، عدت، نسب، ولایت، وراثت وغیرہ سب شامل ہیں۔

(4) عقوبات!: اس میں جرائم اور ان کی سزا سے بحث ہوتی ہے، قتل، چوری، تہمت وغیرہ اسی طرح قصاص، تعزیرات، خون بہا وغیرہ۔

(5) مخاصمات : اس میں عدالتی مسائل، قانون، مدافعہ اور اصول محاکمہ کا بیان ہوتا ہے۔

(6) حکومت و خلافت:۔ اس میں قومی و بین الاقوامی معاملات، صلح، جنگ کے احکام، وزارت، محاصل وغیرہ کی تفصیلات کو بیان کیا جاتا ہے۔ ان مباحث کا تذکرہ کتابُ السیر اور کتاب الاحکام السلطانیہ میں آتا ہے۔

راقم الحروف کی ساری گفتگو (از لفظ فقہ تا فقہی مباحث) کا خلاصہ یہ ہے کہ یوم

پیدائش سے یوم موت تک اور جھونپڑی سے محل تک' انسان خواہ مزدور ہو یا بادشاہ مختلف احوال و کیفیات مثلاً غربت و امارت' مرض و صحت' جوانی و بڑھاپا' تجرد و تزوج' سے گزرتا ہے' اور مختلف احوال و کیفیات میں وہ کئی افعال و اعمال اور کام کرتا ہے' بحیثیت مسلمان ہونے کے ضروری ہے کہ وہ مسلمان انسان اپنے ایک ایک فعل و عمل اور کردار کا جائزہ لے کہ وہ فعل و عمل اور کردار گیارہ (فرض' حرام اور جائز و ناجائز وغیرہ) خانوں میں سے کس خانہ میں ہے؟ اور گیارہ صورتوں میں سے کس شکل و صورت اور گیارہ عوارض و اوصاف میں سے کس صفت سے متصف ہے؟

اس علم و معرفت اور فہم و ادراک کو فقہ کہا جاتا ہے۔ اور اس فقہ کی روشنی میں ہر عاقل' بالغ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو اپنی زندگی کے شب و روز گزارنے چاہئیں اور سعادت دارین حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔

اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون

زیر نظر کتاب: کتب فقہ میں سے بعض کتب و فتاویٰ' جملہ فقہی مباحث پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جبکہ بعض میں صرف کسی ایک بحث و مبحث اور نوع و قسم کے مسائل و احکام بیان فرمائے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض رسائل و جرائد فقیہہ تو صرف اور صرف کسی ایک ہی جزوی مسئلہ کو شرح و بسط سے بیان کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب (احکام طہارت برائے خواتین) احکام طہارت و نظافت' وضو و غسل اور تیمم کے تفصیلی احکام و مسائل پر مشتمل ایک بہترین گلدستہ ہے' جس میں بعض پھول تو بہت ہی نادر الوجود ہونے کے باوصف انتہائی خوشبودار ہیں۔ امید ہے کہ اس کی خوشبو عرصہ دراز تک سونگھی جاتی رہے گی یہ ایک ایسا چشمہ آب حیات ہے جو ہزاروں پیاسوں کی نہ صرف پیاس بجھاتا رہے گا' بلکہ حیات جاوداں کا ذریعہ و سبب بھی بنے گا۔ یہ بالخصوص مسلمان خواتین کے لئے ایک ایسا ہار ہے جس کی نہ صرف ہر لڑی بہت ہی کمیاب اور قیمتی ہے' بلکہ ہر موتی انتہائی صاف و شفاف اور انمول ہے' تاہم معصوم صرف انبیاء کرام علیہم السلام ہی ہیں۔ لہٰذا قارئین کرام سے یہی توقع و امید ہے کہ اگر ان کو کوئی نقص و عیب نظر آیا تو وہ بغرض تصحیح و درستگی' انتہائی خلوص و ہمدردی کے ساتھ ضرور مطلع فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت مصنف

و مولف حضرت محرک و معاون اور حضرت کاتب و ناشر اور معلم و معلمہ اور متعلم و متعلمہ اور ناظرین و قارئین اور عاجز و قاصر راقم الحروف (محمد رشید نقشبندی) کی بخشش و مغفرت فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علی الہ و اصحابہ و اولیا امتہ و علماء ملتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

طالب دعا!

محمد رشید نقشبندی' خادم جامعہ نظامیہ

(فی الحال) در حجرہ جامع مسجد بلال' مصری شاہ لاہور

بتاریخ ۲۹' صفر المظفر ۱۴۱۷ھ' 16 جولائی 1996ء' یکم ساون بکرمی

بروز منگل' بوقت دن کے تین بجکر' دس منٹ

وضو

وضو سے متعلقہ احادیث

(۱) جس نے اچھی طرح سے وضو کیا اس کے جسم سے گناہ خارج ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل گئے۔ متفق علیہ مشکوۃ ص۔ ۳۸

اچھی طرح وضو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وضو میں سنتوں اور مستحبات وغیرہ کی رعایت کرے۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں وہ اعمال نہ بتاؤں جنکے طفیل اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتا اور درجات بلند فرماتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی کا استعمال (شدت سرما، جسمانی تکلیف یا بیماری وغیرہ کے باعث) طبیعت کو ناگوار ہو پوری طرح سے وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانا، نماز کے بعد اگلی نماز کا منتظر رہنا اور یہ تمہارے لئے سرحدوں کی حفاظت (کی مانند باعث اجر و ثواب) ہے۔

مسلم، ترمذی، مشکوۃ ص۔ ۳۸

(۳) جو مسلمان وضو کرتا ہے جب کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں جب ناک (میں پانی چڑھاتے وقت اسے) صاف کرتا ہے تو ناک سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ خارج ہو جاتے ہیں جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی نکل آتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے اس کے پاؤں سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر آپ

علیہ افضل التحیہ والثناء نے فرمایا اذان بعد اس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا زائد کام ہیں۔ (موطا امام مالک ص-۱۰)

(۴) ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کے لئے آگ (میں جلنے) کے باعث رسوائی ہے۔ ترمذی ص-۸ ج-۱

یعنی اعضائے وضو سے جو حصے دھلنے سے رہ گئے دوزخ کی آگ میں جلیں گے۔

فرائض وضو

يٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ۔ (القرآن)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو (اور تم بغیر وضو کے ہو) تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھو لو۔

مسئلہ:۔ وضو کے چار فرض ہیں۔ (۱) چہرہ کا دھونا۔ (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ (۳) سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

مسئلہ:۔ کسی عضو کو دھونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اس طرح پانی بہایا جائے کہ اس کے ہر ہر حصے پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے اور کسی عضو پر تری پہنچانا مسح کہلاتا ہے۔

تنبیہہ:۔ جن اعضاء کے دھونے کا حکم ہے ان کو صرف گیلا کر لینے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے فرض ہرگز ادا نہ ہو گا۔ بہنیں اس کا خاص خیال رکھیں اور اپنی نمازیں ضائع ہونے سے بچائیں۔

مسئلہ:۔ چہرے کی حد لمبائی میں پیشانی جہاں سر کے بالوں کے اگنے کی عادتاً انتہا ہوتی ہے تھوڑی کے نیچے تک ہے۔ چہرے کی اس حد کے اندر جلد کے ہر حصے کو دھونا فرض ہے۔

مسئلہ:۔ آنکھوں کے اندر پانی پہنچانا نہ واجب ہے نہ سنت پلکوں کی جڑوں اور آنکھوں کے کناروں تک پانی پہنچانے کے لئے آنکھوں کو کھولنے اور بند کرنے کا تکلف نہ کرے۔ (عالمگیریہ ص۱ ج۱)

مسئلہ:۔ دکھتی آنکھوں میں آنکھ کی کیچڑ (گدیں) اگر ظاہر ہوں اور آنکھ بند

کرنے میں وہ باہر ہی رہیں تو ان کے نیچے پانی بہانا واجب ہے عالم گیری ص ۱ ج ۱ شامی ص ۹۷ ج ۱

مسئلہ: گوشہ چشم جو ناک کے متصل ہے اس پر پانی بہانا بھی واجب ہے۔ (شامی ص ۹۷ ج ۱ عالم گیریہ ص ۱ ج ۱)

مسئلہ: ماتھے پر جرم (جسم) دار تلک یا افشاں وغیرہ اور ہونٹوں پر لپ سٹک یا ناخنوں پر پالش لگا رکھی ہو تو اسے دور کرنا ضروری ہے۔ ان کی وجہ سے اگر اعضاء پر پانی نہ بہا تو وضو نہ ہو گا۔

ان فضول اور بے ہودہ اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔

دوسرا فرض: ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔

مسئلہ: جسم کا وہ حصہ جو ناخنوں کے نیچے ہے وہ بھی وضو کے اعضاء سے ہے اگر اس جگہ گوندھا ہوا آٹا پھنسا ہو تو اس کے نیچے پانی بہانا واجب ہے۔ (عالم گیری ص ۲ ج ۱)

مسئلہ: آٹا گوندھا ہوا ہاتھوں کو لگ کر خشک ہو گیا اگر آٹا تھوڑا سا ہو اور وضو کیا تو وضو درست ہے۔ (عالم گیری ص ۲ ج ۱)

مسئلہ: ناخن اتنے بڑھ گئے کہ انگلیوں کے پوروں کے سروں کو ڈھانپ لیا تو ان کے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے۔ (عالم گیری ص ۲ ج ۱)

مسئلہ: بڑھے ہوئے ناخنوں کے نیچے میل ہو یا کسی عورت نے انگلیوں پر مہندی لگا رکھی ہو تو وضو درست ہو گا۔ (عالم گیری ص ۲ ج ۱)

مسئلہ: ناخنوں کی جڑوں میں خشک یا تر مٹی پھنسی ہوئی ہو تو وضو جائز نہ ہو گا۔ (عالم گیری ص ۲ ج ۱)

مسئلہ: انگوٹھی (چوڑیاں وغیرہ زیورات) اگر تنگ ہوں کہ ان کو حرکت دیے بغیر پانی ان کے نیچے نہ پہنچ سکے تو حرکت دے کر پانی پہنچانا فرض ہے (شامی ص

۳۱ ج ۱)

تیسرا فرض :۔ سر کا مسح۔

مسئلہ :۔ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ عامہ کتب فقہ

مسئلہ :۔ جو بال سر کی حدود میں ہیں ان کا مسح کرنا شرط ہے۔ گردن یا ماتھے پر لٹکے ہوئے بالوں کا مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔ ۳۳)

مسئلہ :۔ اعضاء مثلاً ہاتھ دھونے کے بعد جو تری ہاتھوں پر رہ جاتی ہے اسے سر کے مسح میں استعمال نہیں کیا جا سکتا مسح کرنے کے لئے ہاتھوں کو دوبارہ تر کر لے۔ (مراقی الفلاح ص۔ ۳۴)

مسئلہ :۔ کسی دھلے ہوئے عضو سے تری حاصل کر کے یا کسی عضو کا مسح کرنے کے بعد اسی سے سر کا مسح ادا نہیں ہو گا۔ (ایضاً و شرح وقایہ)

مسئلہ :۔ سر کے مسح میں تین انگلیوں کا استعمال کرنا واجب ہے۔ ایک یا دو انگلیوں سے مسح درست نہیں (عالمگیری ص۔ ۴ ج۔۱)

مسئلہ :۔ بالوں کے جوڑے پر مسح کیا اگر مسح بالوں کے اس حصہ پر کیا کہ اگر جوڑا کھولا جاتا تو بال سر کی حدود ہی میں رہتے مسح درست ہے اگر لٹک کر سر کی حدود سے باہر آ جائیں تو مسح ادا نہ ہوا۔ (طحطاوی علی المراقی ص۔ ۳۳)

مسئلہ :۔ سر پر اوڑھی ہوئی چادر، دوپٹے پر مسح درست نہیں ہاں اگر تری سر کے بالوں تک (بقدر چوتھائی سر) پہنچ گئی تو درست ہے۔ (عالمگیریہ ص۔۵ ج۔۱)

مسئلہ :۔ چہرے کے ساتھ سر کو بھی دھو لیا تو اب مسح کی حاجت نہیں لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیریہ ص۔ ۴ ج۔۱)

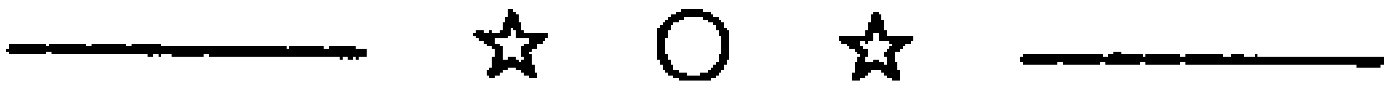
چوتھا فرض :۔ پاؤں دھونا۔

مسئلہ:۔ ٹخنے پاؤں دھونے کے فرض میں داخل ہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ پاؤں کی انگلیاں اگر اس طرح ملی ہوں کہ خلال کے بغیر پانی نہ بہتا ہو تو خلال کرنا فرض ہے۔ (درمختار، شامی ص ۱۱۸ ج ۱)

مسئلہ:۔ پاؤں پر تیل لگایا وضو میں پانی چکنائی کے باعث پاؤں پر ٹھہرتا نہیں وضو درست ہو گا۔ (عالمگیری ص ۳ ج ۱)

مسئلہ:۔ پاؤں میں پھٹن کے مقامات پر چربی وغیرہ اس طرح بھری ہوئی ہے کہ پانی ان پھٹن کے مقامات پر نہیں بہ سکتا اگر پانی چربی کے نیچے پہنچانا نقصان دیتا ہو تو اسی طرح پاؤں دھولے ورنہ چربی وغیرہ ہٹا کر پانی بہائے۔ (عالم گیری ص۔ ۳ ج۔۱)



وضو کی سنتیں

(۱) ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا۔

مسئلہ :۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے تعوذ پڑھے پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے پھر بِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھے۔ (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۳۷)

مسئلہ :۔ اگر صرف بِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھا تب بھی سنت ادا ہو گئی (مراقی الفلاح) ص۔۳۷

مسئلہ :۔ استنجاء سے پہلے اور بعد میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے لیکن ستر کھولنے سے پہلے پڑھے اور نجاست کے مقام پر نہ پڑھے۔ (ہدایہ' فتح القدیر ص۔۲۱ ج۔۱)

مسئلہ :۔ بسم اللہ ابتداء وضو میں بھول گئی درمیان میں پڑھنے سے سنت ادا نہ ہو گی لیکن کھانے کے آغاز میں نہ پڑھی درمیان میں پڑھ لی کھانے کی سنت ادا ہو گئی۔ (فتح القدیر ص۔۲۱ ج۔۱)

مسئلہ :۔ بسم اللہ ابتدا میں یاد نہ رہی فراغت سے پہلے جب یاد آئے پڑھ لے تاکہ وضو اس سے خالی نہ رہے۔ (فتاوی عالم گیریہ ص۔۵ ج۔۱)

(۲) نیت کرنا :۔

مسئلہ :۔ نیت کے بغیر اگر وضو کے اعضاء دھو لئے وضو تو ہو جائے گا اور نماز اس سے بھی درست ہو گی لیکن ثواب نہ ہو گا۔ (در مختار' شامی ص۔۱۰۷ ج۔۱)

(۳) کلائیوں تک دونوں ہاتھوں کا تین بار دھونا۔

مسئلہ :۔ ہاتھ اگرچہ پاک ہوں دھونا سنت ہے۔ استنجاء سے پہلے بھی دھو لے بعد میں بھی (در مختار مع شامی ص۔۱۱۰)

(۴) کلی کرنا :۔

مسئلہ:۔ تین چلو پانی سے تین کلیاں کرنا مسنون ہے۔ (مراقی الفلاح ص۔۳۸)

مسئلہ:۔ منہ کے اندر ہر ہر عضو تک پانی پہنچانے کا نام کلی ہے۔ (عالم گیری ص۔۶ ج۔۱)

مسئلہ:۔ روزہ دار نہ ہو تو کلی کرنے میں مبالغہ کرے یعنی غرغرہ کرے (فتح القدیر ص۔۲۲ ج۔۱) اور حلق کے سرے تک پانی پہنچائے۔ (صغیری ص۔۱۴)

(۵) مسواک:۔

مسئلہ:۔ یہ سنت مؤکدہ ہے۔ (درمختار مع شامی ص۔۱۱۳ ج۔۱)

مسئلہ:۔ مستورات کے لئے مسی مسواک کے قائم مقام ہے۔ (مراقی الفلاح ص۔۳۸)

مسئلہ:۔ مسواک موجود نہ ہو تو شہادت کی انگلی اور انگوٹھے یا درشت کپڑے سے دانت مانجنا مسنون ہے۔ (مراقی مع طحطاوی ص ۳۸)

مسئلہ:۔ پہلے دائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر بائیں طرف کے اوپر کے زاں بعد دائیں جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت صاف کرے دانتوں کی سامنے کی طرف اور اندر کی طرف بھی صاف کرے۔ (کبیری ص۔۳۳)

(۶) ناک میں پانی چڑھانا:۔

مسئلہ:۔ ناک میں تین بار تین چلوؤں سے پانی چڑھانا مسنون ہے۔ (عالم گیری ص۔۶ ج۔۱)

مسئلہ:۔ ناک کی سخت جگہ تک پانی چڑھانا مسنون ہے۔ (فتح القدیر ص۔۲۲ ج۔۱) (طحطاوی علی المراقی ص۔۳۹)

مسئلہ:۔ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں مؤکدہ سنتیں ہیں ان کا ترک کرنا گناہ ہے (درمختار مع شامی ص۔۱۱۶)

مسئلہ :- یہ دونوں سنتیں سات سنتوں پر مشتمل ہیں۔

(۱) ترتیب (۲) تین تین بار پانی ڈالنا (۳) ہر دفعہ جدید پانی استعمال کرنا

(۴) دائیں ہاتھ سے کلی کرنا (۵) مبالغہ کرنا (۶) کلی کا پانی فاصلے پر پھینکنا

(۷) ناک کو جھاڑنا۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۳۹)

(۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۸) ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

مسئلہ :- ہاتھوں کی انگلیوں کے لئے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرے۔ در مختار مع شامی ص۔۱۱۷

مسئلہ :- پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ قدم کے اوپر سے چھنگلی انگلیوں میں داخل کرے اور پھر نیچے سے اوپر کی طرف کھینچ لے۔

مسئلہ :- انگلیوں کا خلال سنت مؤکدہ ہے (عالم گیری ص۔۶ ج۔۱)

مسئلہ :- پانی داخل ہونے کے بعد انگلیوں کا خلال مسنون ہے اگر انگلیاں آپس میں جڑی ہوئی ہوں تو خلال فرض ہے۔ (در مختار مع شامی ص۔۱۱۸ ج ۱)

(۹) جن اعضاء کے دھونے کا حکم ہے انہیں تین بار دھونا

مسئلہ :- شک کے وقت اطمینان قلب کے لئے اگر تین سے زائد بار دھوئے تو کوئی حرج نہیں، فتح القدیر، کفایہ، عنایہ ص۔۲۷ ج ۱)

مسئلہ :- اگر کسی نے کسی عضو کو ایک بار دھویا لیکن اس کا کچھ حصہ خشک رہ گیادوبارہ دھویا لیکن اس کا بعض خشک رہ گیا تیسری دفعہ دھویا تو پورا عضو دھلا تو یہ تین بار دھونا شمار نہ ہو گا۔ (عالم گیری ص۔۷ ج ۱)

مسئلہ :- پانی کی کمی، شدید سردی یا ضرورت کے باعث اعضاء کو ایک دفعہ دھویا گناہ نہ ہو گا ان عذروں کے بغیر صرف ایک دفعہ دھویا تو گناہ ہو گا۔ (عالم گیری

ص۔۷ ج۔۱)

(۱۰) پورے سر کا مسح کرنا۔

مسئلہ :۔ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا سنت ہے۔ (درمختار مع شامی ص۔۳۰ ج ۱)

مسئلہ :۔ بغیر عذر کے ہمیشہ پورے سر کا مسح ترک کرنا گناہ ہے۔ (درمختار' شامی ص۔۱۲۱)

مسئلہ :۔ سر کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھ کر گدی تک لے جائے۔ شامی ص۔۱۲۱ ج ۱ عالم گیری ص۔۷ جلد ۱ فتاوی رضویہ ص۔۲۷۸ ج ۱

(۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا

مسئلہ :۔ دونوں کانوں کے سامنے اور پچھلے حصوں کا مسح اسی پانی سے کرے جس سے سر کا مسح کیا ہو۔ عالم گیری ص۔۷ ج ۱

مسئلہ :۔ سر کے مسح کے بعد ہاتھ اٹھائے بغیر کھینچ کر کانوں تک لائے اور ان کا مسح کرے اگر سر کا مسح کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا لئے تو اب کانوں کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے۔ (شامی ص۔۱۲۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ تری موجود ہونے کے باوجود اگر کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لے تو یہ بہتر ہے۔ (عالم گیری ص۔۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ کانوں کے بیروں کو انگوٹھوں کے اندر کی جانب اور کانوں کے اندر کو شہادت کی انگلیوں کے اندر کی جانب سے مسح کرے۔ (عالم گیری ص۔۷ ج۔۱)

مسئلہ :۔ مسح کا دوسرا طریقہ یہ ہے اپنے سارے ہاتھ ہتھیلیوں' انگلیوں کے سرے سمیت تر کرے دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ سر کے اگلے حصہ پر رکھے اور انگوٹھے' شہادت کی انگلیاں اور ہتھیلیاں سر سے جدا رکھے ان

تینوں انگلیوں کو کھینچ کر سر کے آخر تک (جما کر) لائے۔ پھر سر کی دونوں کروٹوں کا ہتھیلیوں سے مسح کرے اس کے بعد شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے کانوں کے اندر اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کے باہر کا مسح کرے۔ (منحۃ الخالق' حواشی البحرالرائق ص۔۲۶ ج ۱)

ہتھیلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔ (عنایہ شرح ہدایہ ص۔۲۹ ج ۱)

(۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔

مسئلہ :۔ ترتیب سنت مؤکدہ ہے۔ (نورالایضاح مع المراقی ص۔۴۱)

(۱۳) پہلا عضو سوکھنے سے قبل دوسرے عضو کو دھونا یا مسح کرنا

مسئلہ :۔ اگر کوئی عذر لاحق ہو گیا مثلاً پانی ختم ہو گیا اور پانی لینے چلی گئی اور اعضاء خشک ہو گئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار مع شامی ص۔۱۲۳ ج ۱)

مستحبات وضو

۱۔ دائیں ہاتھ سے شروع کرنا۔

۲۔ ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا۔

۳۔ قبلہ رو بیٹھنا۔

۴۔ کانوں کا مسح کرتے وقت چھنگلیاں تر کر کے کانوں میں داخل کرنا۔

۵۔ اسراف اور کمی سے بچنا۔

۶۔ استنجاء کا مقام جس کپڑے سے پونچھے اس سے دوسرے اعضاء نہ پونچھے

۷۔ پانی خود بھرنا۔

۸۔ استنجاء کے بعد شرم گاہ کو فوراً ڈھانپنا۔

۹۔ انگوٹھی جس پر اسم الٰہی یا اسم نبوی ہو استنجاء سے قبل اتار لینا۔

۱۰۔ مٹی کے برتن سے وضو کرنا۔

۱۱۔ لوٹے کے دستہ کو تین بار دھو لینا۔

۱۲۔ لوٹے کو اپنے بائیں ہاتھ رکھنا اگر برتن ایسا ہو جس سے چلو بھر کر وضو کرنا ہو تو دائیں ہاتھ رکھنا۔

۱۳۔ اعضاء دھوتے وقت ہاتھ لوٹے کے دستے پر رکھنا سر پر نہ رکھنا۔

۱۴۔ ہر عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا۔

۱۵۔ تمام افعال وضو میں نیت شامل رکھنا۔

۱۶۔ چہرے پر زور سے پانی نہ پھینکنا۔

۱۷۔ برتن کو اگلے وضو کے لئے بھر کر رکھنا۔

۱۸۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۱۹۔ جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے ان پر دھوتے وقت ہاتھ پھیرنا اور ملنا۔

۲۰۔ گھنے ابروؤں کے نیچے کھال کو دھونا۔

۲۱۔ پاک جگہ پر وضو کرنا۔

۲۲۔ چہرے کو دھونے میں اوپر سے شروع کرنا۔

۲۳۔ انگلیوں کے سروں کو پہلے دھونا۔

۲۴۔ مسح سر کا آغاز سامنے سے کرنا۔

۲۵۔ بیت الخلاء میں سر ڈھانپ کر جانا۔

۲۶۔ دھوپ سے گرم پانی سے وضو نہ کرنا۔

۲۷۔ اپنی ذات کے لئے کوئی برتن مخصوص نہ کرنا۔

۲۸۔ استنجاء میں شرمگاہ کو نہ دیکھنا۔

۲۹۔ کلی اور ناک میں پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا۔

۳۰۔ وضو پر وضو کرنا۔

۳۱۔ چہرہ دھوتے پانی میں پھونک نہ مارنا۔

۳۲۔ استنجاء کے وقت کلام نہ کرنا۔

۳۳۔ بیت الخلاء میں قبلہ کو رخ اور پیٹھ نہ کرنا۔ اور اسی طرح چاند اور سورج کی طرف

منہ اور پیٹھ نہ کرنا۔

۳۴۔ بیت الخلاء سے فراغت کے بعد شرم گاہ کو نہ چھونا۔

۳۵۔ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا بعدہٗ اسے دیوار وغیرہ پر مل کر دھو لینا۔

۳۶۔ وضو کے بعد شلوار پر تھوڑا سا پانی چھڑک لینا۔

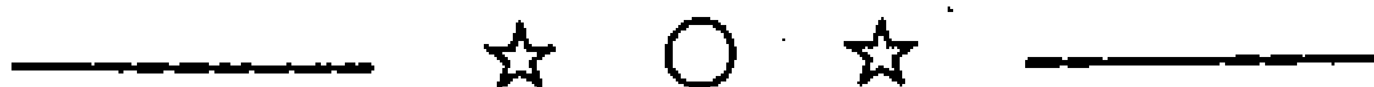
۳۷۔ عام لوگوں کی وضو گاہ پر وضو کرنا۔

۳۸۔ دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا۔ شامی ص۔ ۱۲۴ ۱۲۵ ج ۱)

۳۹۔ گردن کا مسح کرنا۔

۴۰۔ انگوٹھی (وغیرہ زیورات) اگر تنگ نہ ہوں اور بغیر ہلائے پانی ان کے نیچے بہ جاتا ہو پھر بھی اعضاء دھونے میں ان کو حرکت دینا۔

مسئلہ :۔ علماء کرام نے وضو میں ان کو دھونے کے وقت کی مختلف دعائیں لکھی ہیں جن کا پڑھنا مستحب ہے عام آدمیوں کے لئے ان کا یاد کرنا قدرے مشکل ہے جسے وہ دعائیں پڑھنے کا شوق ہو وہ دیگر کتب یا علماء کرام سے معلوم فرما لیں۔ عام لوگوں کے لئے آسانی اس میں ہے کہ ہر عضو کو دھوتے یا مسح کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھے اور ہر عضو کے بعد نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھ لے ہر عضو پر کلمہ شہادت پڑھنے کا استحباب فتاوٰی شامی ص۔۱۲۵ ج۔۱ اور درود پاک پڑھنے کا استحباب فتاوٰی عالمگیریہ ص۔۹ ج۔۱ پر مذکور ہے۔



متفرق مسائل

مسئلہ:۔ بے وضو کے لئے درج ذیل امور کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔
۱۔ نماز فرض ہو یا نفل ۲۔ نماز جنازہ ۳۔ سجدہ تلاوت ۴۔ قرآن کریم چھونا۔ (نورالایضاح ص ۸)

مسئلہ:۔ دیوار یا کسی سکہ نقدی پر کوئی آیت تحریر ہو تو اس تحریر کو چھونے کے لئے وضو ضروری ہے۔ (مراقی الفلاح ص ۴۵)

مسئلہ:۔ کعبہ معظمہ کے طواف کے لئے باوضو ہونا واجب ہے۔ (نورالایضاح ص ۸)

مسئلہ:۔ مندرجہ ذیل امور کے لئے باوضو ہونا مستحب ہے۔

۱۔ اسلامی کتب کو چھونا' تفسیر کی کتابوں میں جہاں آیات لکھی ہوں ان مقامات کو بے وضو چھونا ناجائز ہے۔

۲۔ سونے کے لئے باوضو لیٹے اور اسی حالت میں سو جائے تو یہ مستحب ادا ہو گا۔ اگر لیٹنے سے قبل وضو کیا لیکن نیند آنے سے قبل وضو جاتا رہا تو یہ مستحب ادا نہ ہوا۔

۳۔ بیدار ہونے کے بعد۔

۴۔ ہمیشہ باوضو رہنے کے لئے جونہی وضو ٹوٹے تازہ وضو کرے۔

۵۔ وضو پر وضو کرنا پہلے وضو کیا پھر تبدیل مجلس کے بعد دوبارہ وضو کیا تو مستحب ہے اور نور علیٰ نور ہے اگر مجلس تبدیل نہ ہوئی تو تیسری یا چوتھی بار وضو کا تکرار شروع کر دیا تو یہ اسراف ہے۔ اسی طرح جس عبادت کے ادا کرنے کے لئے وضو کیا تھا وہ ادا کر لی پھر وضو پر وضو کرے تو ثواب پائے گا۔

۶۔ غیبت کے بعد۔

۷۔ جھوٹ بولنے کے بعد۔

۸۔ چغلی خوری کے بعد۔

۹۔ گناہ کے بعد کہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۰۔ برے اشعار پڑھنے کے بعد۔

۱۱۔ بیرون نماز قہقہہ کے بعد۔

۱۲۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔

۱۳۔ ہر نماز کے وقت پر۔

۱۴۔ حیض، نفاس اور جنابت کا غسل کرنے سے پہلے۔

۱۵۔ بحالت جنابت کھانے پینے یا سونے سے پہلے۔

۱۶۔ ہم بستری سے پہلے۔

۱۷۔ غصہ کے وقت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

۱۸۔ قرآن مجید پڑھنے کے لئے (بغیر چھوئے)

۱۹۔ حدیث پاک پڑھنے اور روایت کرنے کے لئے۔

۲۰۔ علوم دینیہ پڑھنے اور پڑھانے کے لئے۔

۲۱۔ دربار نبوی میں حاضری کے لئے۔

۲۲۔ وقوف عرفات کے لئے۔

۲۳۔ صفا و مروہ کی سعی کے لئے۔

۲۴۔ شرم گاہ چھونے کے بعد۔ (نورالایضاح، مراقی الفلاح، طحطاوی)

وضو توڑنے والی چیزیں

مسئلہ:۔ پاخانہ کم ہو یا زیادہ اسی طرح پیشاب اور پاخانہ کے مقام کی ہوا سے

وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالم گیری ص-۱۰ ج ۱)

مسئلہ :- عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلنے والی ہوا سے وضو نہیں ٹوٹتا کسی عورت کے پیشاب اور پاخانہ کے مقام درمیانی پردہ پھٹ جانے کے باعث ایک ہو گئے اگر اس کے پیشاب کے مقام سے ہوا خارج ہو تو اسے وضو کر لینا مستحب ہے۔ (عالم گیری ص-۱۰ ج ۱)

مسئلہ :- پیشاب فرج داخل سے نکل آیا اگر فرج خارج سے نہ نکلا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (عالم گیری ص-۱۰ ج ۱)

مسئلہ :- پیٹ میں زخم ہو گیا اگر اس سے ہوا خارج ہوئی وضو نہ ٹوٹے گا۔ (فتح القدیر ص-۳۴)

مسئلہ :- پاخانہ کے مقام سے ہوا خارج ہوئی اور اس نے گیلی شوار پہن رکھی تھی یا وہ ہوا گیلے جسم کو لگی تو شلوار اور جسم ناپاک نہ ہوں گے۔ (شامی ص-۱۳۶ ج ۱)

خروج مقعد سے وضو جاتا رہتا ہے۔ (عالم گیری ص-۱۰ ج ۱)

مسئلہ :- مذی[1] ودی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
اسی طرح منی اگر بغیر شہوت کے خارج ہو تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کوئی بوجھ اٹھایا یا بلند جگہ سے گری اور منی خارج ہو گئی۔ (عالم گیری ص-۱۰ ۱۱ ج ۱)

مسئلہ :- پتھر یا کیڑا پاخانہ یا اگلے مقام سے خارج ہو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار مع شامی ص-۱۳۶ ج ۱)

---

[1] مذی وہ سفیدی مائل رطوبت جو بوقت شہوت خارج ہوتی ہے اس کے نکلنے سے شہوت ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ عورت کی مذی کو قذی کہتے ہیں ودی وہ سفیدی مائل رطوبت جو پیشاب کے بعد یا قبل نکلتی ہے۔

مسئلہ :۔ بواسیر کے باعث پاخانہ کا مقام باہر نکل آیا اگر ہاتھ وغیرہ سے اسے داخل کیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر خود بخود داخل ہو گیا تو نہیں ٹوٹے گا لیکن شمس الائمہ حلوانی سے منقول ہے کہ اگر پاخانہ کے مقام کے نکلنے کا یقین ہو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (شامی ص۔۱۵۰ ج ۱ عالم گیریہ ص۔۱۰ ج ۱)

مسئلہ :۔ خون پیپ' خون آمیز پیپ اور بیماری کے باعث جسم سے پانی نکلے اور بہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالم گیری ص۔۱۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ بہنے کا معنی یہ ہے کہ زخم پر ابھر کر نیچے آ جائے۔ یا زخم کے سر پر اتنا ابھرے کہ زخم کے سرے سے زیادہ ہو جائے۔ شامی ص۔۱۳۵ ج ۱
یعنی زخم کے سر سے پھیل جائے اور ایسی جگہ پہنچ جائے جسے پاک کرنا شرعًا مطلوب ہو۔ (مراقی الفلاح ص۔۴۸)

مسئلہ :۔ ناف' پستان' آنکھ اور کان کا پانی اگر بیماری کے باعث خارج ہوا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ کان میں تیل ڈالا اور دماغ میں ٹھہر گیا پھر ناک یا کان سے خارج ہوا وضو نہ ٹوٹے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ غسل کرتے ہوئے پانی کان میں داخل ہو گیا پھر ناک سے نکلا اس پر از سر نو وضو نہیں ہے مگر جب وہ پیپ بن کر نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ زخم سے تھوڑا سا خون نکلا اس کو پونچھ دیا پھر نکلا پھر پونچھ دیا اگر خون اتنا ہو کہ اگر اسے چھوڑ دیتا اور نہ پونچھتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر اتنا تھا کہ نہ بہہ سکتا وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طرح اس پر راکھ یا مٹی ڈالی دوبارہ ظاہر ہوا پھر بار بار مٹی ڈالی تو اس کا حکم بھی وہی ہے کہ سب کو جمع کر کے وضو کے ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کا حکم دیا جائے گا (عالم گیری ص۔۱۱ ج ۱)

یہ حکم اجتہاد اور ظن غالب سے لگایا جائے گا اور جمع اس صورت میں کیا جائے گا جبکہ ایک مجلس میں ہو اگر مجلس بدل جائے تو (پہلی مجلس میں خارج شدہ کو دوسری مجلس کے خارج شدہ سے ملا کر وضو ٹوٹ جانے کا حکم) نہیں (دیا جائے گا) (شامی ص۔۱۳۵ ج ۱)

مسئلہ :۔ پیٹ یا منہ سے خون خارج ہوا اگر وہ تھوک کے برابر ہو یا تھوک سے غالب ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر تھوک کا غلبہ ہو تو نہیں۔ پیپ کا حکم بھی خون کی مانند ہے۔ خون کے غالب یا برابر ہونے کی علامت یہ ہے کہ تھوک سرخ ہو گا اور تھوک کے خون سے غالب ہونے کا نشان اس کا زرد ہونا ہے۔ (درمختار مع شامی ص۔۱۳۹ ج ۱ عالم گیری ص۔۱۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ آنکھ کے اندر خون بہا اس طرح کہ ایک کونے سے بہا اور دوسرے تک پہنچ گیا یا زخم کے اندر اندر خون وغیرہ ایک کنارہ سے بہہ کر دوسرے کنارہ تک پہنچ گیا وضو نہ ٹوٹے گا۔ (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۴۸)

مسئلہ :۔ ناک میں خون بہہ کر نرم جگہ تک آ گیا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (فتح القدیر کفایہ ص۔۳۴ ج۔۱

مسئلہ :۔ کسی چیز کو دانتوں سے کاٹا یا مسواک کی خون کا اثر ان پر ظاہر ہوا وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک بہہ جانا معلوم نہ ہو۔ (عالم گیری ص۔۱۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ زخم کو دبایا جس سے خون نکل آیا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر حالت یہ ہو کہ اگر نہ دباتے تو خون نہ نکلتا۔ (عالم گیری ص۔۱۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ آبلے کو چھیلا اس سے پانی یا پیپ وغیرہ نکلا اگر زخم کے سرے سے بہہ گیا وضو ٹوٹ گیا اور نہ بہا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (عالم گیری ص۔۱۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ آبلے کو دبایا اس سے پانی وغیرہ خارج ہو کر بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (عنایہ۔ فتح القدیر ص۔۴۸ ج ۱)

مسئلہ :۔ ناک صاف کی مسور کے دانے کے برابر جما ہوا خون نکلا وضو نہ ٹوٹے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ آنکھ کی ہمیشہ رہنے والی رگ زخم کی مانند ہے اس سے جو کچھ بہے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ زخم' کان' ناک یا منہ سے (العیاذ باللہ) کیڑا نکلا یا اس سے گوشت جدا ہوا وضو نہ ٹوٹے گا۔ (درمختار مع شامی ص۔۱۳۶ ج ۱)

مسئلہ :۔ صفراء کھانے اور پینے کی قے منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ منہ بھر وہ قے ہے جو تکلف کے ساتھ روکی جا سکے۔ (تنویر الابصار مع درمختار و شامی ص۔۱۳۷ ج۔۱)

مسئلہ :۔ کھانا کھایا یا پانی پیا اور معدہ تک پہنچ گیا وہاں نہ ٹھہرا فوراً منہ بھر قے ہو گئی تو وضو ٹوٹ گیا اور یہ قے نجاست مغلظہ ہے اسی طرح بچے نے دودھ پیا اسی وقت الٹ دیا تو یہ بھی نجاست مغلظہ ہے (بشرطیکہ منہ بھر ہو) کبیری شرح منیتہ المصلی ص۔۱۲۹ درمختار مع الشامی ص۔۱۳۷ ۱۳۸ ج ۱

مسئلہ :۔ جمے ہوئے خون کی قے کی جب تک منہ بھر کر نہ ہو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ بہتے خون کی قے اگرچہ منہ بھر نہ ہو تو صحیح مختار قول کے مطابق وضو ٹوٹ جائے گا۔ (شامی ص۔۱۳۷)

مسئلہ :۔ کوئی چیز (کھائی پی اور معدہ تک نہ پہنچی تھی بلکہ) نرخرہ میں تھی کہ قے ہو گئی وضو نہ ٹوٹے گا۔ (شامی ص۔۱۳۸)

مسئلہ :۔ خالص بلغم کی قے سے خواہ منہ بھر ہو وضو نہ ٹوٹے گا اگر بلغم کے ساتھ کھانا بھی خارج ہوا تو غالب شئ کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر کھانا غالب ہو اور صرف اتنا ہو کہ منہ بھر کی مقدار ہو جائے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں اور اگر دونوں برابر ہوں تو ہر ایک کا علیحدہ اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر کھانے کی مقدار

منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ (درمختار مع شامی ص ۱۳۸)

مسئلہ :۔ ایک دفعہ جی متلایا اور اس سے چند بار تھوڑی تھوڑی قے ہوئی اگر ان کو جمع کیا جائے تو منہ بھر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ یہی اصح ہے (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص ۴۹)

اگر سبب مختلف ہو جائے (یعنی ایک بار جی متلایا تھوڑی سی قے کی پھر طبیعت میں سکون ہو گیا دوبارہ جی متلایا تھوڑی سی قے ہوئی) تو جمع نہیں کیا جائے گا (یعنی دونوں دفعہ کی قے جمع ہو کر منہ بھر بھی جائے وضو نہ ٹوٹے گا۔) (عالم گیری ص ۱۳)

مسئلہ :۔ بہت سارے کیڑوں یا سانپ کی قے کی اگرچہ منہ بھر ہو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (قنیہ۔ بحوالہ فتاویٰ رضویہ ص ۶۸ ج ۱)

مسئلہ :۔ کروٹ' ایک سرین یا کہنی کے بل' چت لیٹ کر یا منہ کے بل سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (درمختار مع الشامی ص ۱۴۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ کسی چیز پر ٹیک لگا کر سونا اس طرح کہ اس چیز کو ہٹا لیا جائے تو آدمی گر پڑے اس صورت میں اگر مقعد زمین سے جدا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر جدا نہیں تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ عالم گیریہ ص ۱۳ ج ۱)

مسئلہ :۔ نماز یا غیر نماز میں بحالت قیام' قعود' رکوع سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بحالت سجود سونے میں بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ مردانہ سجدہ بطریق مسنون ہو یعنی بازو کروٹوں اور پیٹ رانوں سے الگ ہو ورنہ ٹوٹ جائے گا۔ (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص ۵۴)

مسئلہ :۔ عورت (اپنے مخصوص زنانہ انداز کے) سجدہ میں سوئے تو وضو ساقط (ہو جائے گا) (مرد اپنے مسنون انداز کے سجدہ میں) سوئے تو باقی (رہے گا) (فتاویٰ رضویہ ص ۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ بیٹھے بیٹھے سوئی اور نیند کے باعث جھک پڑتی ہے اور کئی دفعہ مقعد زمین سے جدا ہو جاتی ہے وضو نہ ٹوٹے گا۔ (فتاوی قاضی خان ص۔۲۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ بیٹھنے کی حالت میں سوئی اور منہ یا کروٹ کے بل گر پڑی اگر گرنے سے پہلے یا گرنے کے دوران یا گرتے ہی جاگ پڑی وضو نہ ٹوٹے گا اگر کچھ دیر تک پڑی سوئی رہی ٹوٹ جائے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۳ ج ۱)

مسئلہ :۔ چار زانو سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح قدم ایک جانب نکال کر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ سرین زمین کے ساتھ ملے رہیں۔ (عالم گیری ص۔۱۳ ج ۱)

مسئلہ :۔ لیٹنے کی حالت میں اونگھ اگر سخت ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ہلکی سی ہو تو نہیں ٹوٹے گا۔ سخت اونگھ یہ ہے کہ اس کے پاس کی جانے والی اکثر باتیں وہ نہ سنے اور ہلکی اونگھ یہ ہے کہ اس کے نزدیک کی جانے والی باتوں کو وہ سن لے۔ (فتاوی عالم گیری ص۔۱۳ ۱۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ بے ہوشی' پاگل پن اور غشی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نشہ کی وجہ سے اگر چلنے میں لڑکھڑاہٹ آ جائے تو بھی وضو جاتا رہتا ہے۔ (درمختاری مع شامی ص۔۱۴۳ ۱۴۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ رکوع اور سجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگایا وضو اور نماز دونوں ٹوٹ گئے قہقہہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر۔ ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں جاتا اور مسکرانے سے نہ نماز ٹوٹتی ہے اور نہ وضو۔ قہقہہ وہ ہے جو خود سنے اور آس پاس کے افراد بھی۔ ہنسنا یہ ہے کہ صرف خود سن سکے آس پاس کے آدمی نہ سن سکیں اور تبسم یہ ہے کہ نہ خود سن سکے اور نہ ارد گرد کے لوگ (عالم گیری ص۔۱۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ سجدہ تلاوت' نماز جنازہ میں قہقہہ سے سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ باطل

ہو جاتے ہیں وضو نہیں جاتا۔ (عالم گیری ص۔۱۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ خاوند نے بحالت انتشار اپنے آلہ تناسل کو بیوی کے فرج سے لگایا تو دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دونوں کی شرمگاہیں بے حجاب ہوں اگر خاوند کو انتشار نہ ہو تو صرف بیوی کا وضو ٹوٹے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ دو عورتوں یا دو مردوں نے اپنی شرمگاہیں بے پردہ ملا لیں (جو بہت بڑا گناہ ہے) تو بھی دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (فتاوی عالم گیری ص۔۱۴ ۱۵ ج ۱)

مسئلہ :۔ وضو کرتے ہوئے کسی عضو کے دھونے کا شک ہو گیا اگر یہ شک پہلی دفعہ ہو تو شک کے موضع کو دھو لے اور اگر یہ کثرت سے ہو تو اس کی طرف توجہ نہ دے (بلکہ اپنے آپ کو باوضو جانے) (فتاوی عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱)

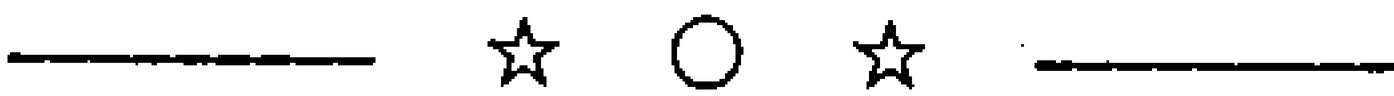
مسئلہ :۔ جس کو وضو ٹوٹنے کا شک ہو وہ اپنے آپ کو باوضو جانے اور جس کو بے وضو ہونا یاد ہو اور وضو کرنے کا شک ہو وہ اپنے آپ کو بے وضو جانے۔ (عالم گیری) ص۔۱۵ ج۔۱

وضو کا طریقہ

قبلہ کی طرف منہ کر کے ذرا اونچی جگہ بیٹھے تاکہ مستعمل پانی کے چھینٹے جسم اور کپڑوں پر نہ پڑیں اور نہ ہی مستعمل پانی قدموں میں جمع ہو۔ بیٹھنے کی جگہ پاک ہو اور جس جگہ پانی گرے وہ بھی پاک ہو پھر وضو کی نیت کریں کہ حدث (بے وضوگی کی حالت) دور کرنے کے لئے وضو کرتی ہوں نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں اگر زبان سے کہہ لیا جب بھی حرج نہیں بلکہ متاخرین کے نزدیک افضل ہے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ العظیم والحمد للہ علیٰ دین الاسلام پڑھے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں ہاتھ دھوتے وقت خیال رہے کہ انگلیوں کی کروٹیں، گھائیں، ناخنوں کے اطراف پر پانی بہہ جائے اگر کوئی تہہ دار چیز جیسے گوندھا ہوا خشک آٹا وغیرہ ناخنوں میں یا کہیں اور جگہ لگا ہو تو اسے ہٹا لیں۔ خبردار! خبردار! ناخنوں پر اگر ناخن پالش لگی ہوگی تو وضو نہ ہو گا اور ایسے وضو سے پڑھی ہوئی نماز اکارت جائے گی۔ پھر دائیں ہاتھ چلو لے کر کلی کریں اس طرح کہ منہ کے تمام اجزاء پر حلق تک پانی بہہ جائے منہ میں پانی کو اس طرح حرکت دیں کہ دانتوں کی تمام کھڑکیوں پر پانی گذر جائے اور مسواک کریں پہلے اوپر کے دائیں جانب کے دانتوں کو صاف کریں پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر دائیں جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت صاف کریں دانتوں کے اندر کی جانب بھی مسواک کریں اگر مسواک نہ ہو تو مسی یا شہادت کی انگلی یا کھردرا کپڑا استعمال کریں۔ اس طرح تین بار کلی کریں روزے سے نہ ہو تو غرغرہ کریں۔ پھر نیا چلو لے کر ناک اس میں رکھ کر تھوڑا سا سونگھے۔ اس طرح سے کہ پانی ناک کے تمام نرم گوشت پر بہہ جائے نتھ، بلاک وغیرہ زیورات کو ہلا ہلا کر ان کے سوراخوں میں پانی بہائے یہ کام دائیں ہاتھ سے کریں ناک کی آلائش اگر خشک ہو چکی ہو تو اسے بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے

چھڑائے پھر اسی ہاتھ کی چھنگلیا دونوں نتھنوں میں داخل کر کے بائیں ہاتھ ہی سے ناک صاف کرے تین بار ناک میں پانی ڈالے پھر چلو بھر کر دوسرے ہاتھ کو ساتھ ملا کر ماتھے کے سرے پر پانی ڈالیں اس طرح ڈالیں کہ سر کا تھوڑا سا حصہ بھی ساتھ دھل جائے اور پانی چہرے پر پھیلا لیں اور پورے چہرے کے تمام اجزاء کو مل مل کر دھوئیں آنکھیں اور ہونٹ زور زور سے بند نہ کریں ماتھے کی بندی' افشاں' ہونٹوں کی سرخی اگر تہہ دار ہوں تو ان کا اتارنا نہایت ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہو گا یاد رہے کہ پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کے درمیان چہرہ ہے اس کے ہر ہر حصے کو تین تین بار دھونا چاہیے۔ اس کے بعد پہلے دایاں پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیں ہر قسم کے چھلے' انگوٹھیاں' کنگن اور چوڑیاں وغیرہ اگر اتنی تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو انہیں اتار کر دھونا فرض ہے اگر صرف حرکت دینے سے پانی ان کے نیچے بہہ جائے تو ہلانا ضروری ہے۔ اگر ڈھیلے ہوں تو بھی ہلا ہلا کر جلد کو ملے اور ان کے نیچے پانی پہنچائے۔ ایک رو نگٹا بھی خشک نہ رہنے دے ہاتھوں پر کہنیوں تک جتنے بال ہیں ان تمام کو دھونا ضروری ہے پانی اگر ان بالوں کی جڑوں کو تر کرتا ہوا بہہ گیا لیکن ان کے کچھ حصے پانی بہنے سے رہ گئے تو بھی وضو نہ ہو گا۔ پانی ہتھیلیوں کی طرف سے ڈالنا شروع کرے اور بازوؤں کی طرف لائے۔ پھر سر' کانوں اور گردن کا مسح کرے۔ اس کا ایک طریقہ وضو کی سنتوں کے بیان میں مندرج ہے اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر ہاتھ کا انگوٹھا اور شہادت انگشت چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے آپس میں ملائیں اور ان کو سر کے اگلے حصہ پر پوری کی پوری (نہ صرف ان کے سرے) جما کر اس طرح گدی تک لے جائیں کہ سر سے جدا نہ ہوں اور ہتھیلیاں الگ رہیں اس طرح سر کے درمیان کا مسح ہو جائے گا۔ پھر گدی سے ہتھیلیاں سر پر جما کر اسی طرح کھینچتے ہوئے پیشانی تک لائیں اس سے سر کے دونوں طرفوں کا مسح ہو جائے گا پھر چھنگلیاں انگلیاں کانوں میں ڈال کر انہیں گھمائیں اس کے بعد شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے کانوں کے اندر اور

انگوٹھوں کے پیٹے سے کانوں کی باہر کی سطح کا مسح کریں اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں گلے کا مسح نہ کریں کہ یہ بدعت ہے سر کا مسح کرتے ہوئے انگلیاں یا ہتھیلیاں سر پر لگا کر اٹھا لیں تو ان پر موجود تری مستعمل ہو گئی۔ یہ مزید مسح کے لئے کار آمد نہ رہی اسی طرح ہاتھ کا جو حصہ مسح سے پہلے دوپٹہ یا چادر سے لگ گیا اس کی تری بھی مستعمل ہو گی اس کے بعد پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں تین تین بار ٹخنوں کے اوپر تک دھوئیں انگلیوں کی کروٹوں، گھائیوں، ایڑیوں، ان کے اطراف، تلووں پر احتیاط سے پانی بہائیں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کریں خلال دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کریں بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کریں۔ پھر بچا ہوا پانی تھوڑا سا پی لیں۔ کلمہ شہادت اور سورۂ انا انزلناہ پڑھ لیں۔



مکروہات وضو

(۱) ضرورت سے زائد پانی استعمال کرنا۔

مسئلہ :۔ پانی اگر اپنی ملکیت ہو تو اسراف مکروہ تحریمی ہے۔ وقف (جیسے مساجد میں وضو کے لئے موجود) پانی ضرورت شرعیہ سے زائد استعمال کیا تو حرام ہے۔
(طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۴۵) درمختار مع ردالمختار ص۔۱۳۲ ۱۳۳ ج ۱)

مسئلہ :۔ اطمینان قلب کے لئے عدد مسنون (تین بار) سے زائد دھویا تو مکروہ نہیں۔ (شامی ص۔۱۳۲ ج ۱)

(۲) حد مسنون سے کم پانی استعمال کرنا۔

مسئلہ :۔ حد مسنون سے کم پانی استعمال کرنے کی عادت بنا لینا گناہ ہے۔
(طحطاوی ص۔۴۵)

مسئلہ :۔ اجماع اس بات پر ہے کہ شریعت مطہرہ کی طرف سے وضو اور غسل کے لئے پانی کی مقدار مقرر نہیں ہر کوئی بقدر کفایت استعمال کرے۔ (طحطاوی ص۔۴۵)

(۳) چہرہ اور دیگر اعضاء پر پانی مارنا۔

(۴) وضو میں دنیوی باتیں کرنا۔

مسئلہ :۔ بعض عرفاء فرماتے ہیں کہ نماز میں حضور قلب' وضو کے حضور قلب کے تابع ہے اگر وضو حضور قلب سے نہ کرے گی تو نماز میں بھی حضور قلب حاصل نہ ہو سکے گا۔ (طحطاوی ص۔۴۵)

(۵) بغیر عذر کے کسی سے مدد طلب کرنا۔

(۶) سر کا مسح تین بار نئے پانی سے کرنا۔

(مندرجہ چھ مکروہات نور الایضاح سے منقول ہیں)

مسئلہ :۔ کسی حاجت کے وقت دنیوی گفتگو مکروہ نہیں۔ (طحطاوی ص ۴۵)

(۷) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔

(۸) مسجد میں وضو کرنا۔

مسئلہ :۔ مسجد میں اگر کسی برتن سے وضو کیا یا مسجد میں وضو کے لئے مقرر جگہ پر وضو کیا تو کراہت نہیں۔ (درمختار مع شامی ص۔۱۳۳ ج ۱)

(۹) تھوک یا ناک پانی میں پھینکنا۔

(۱۰) چہرہ دھوتے وقت پانی میں پھونک مارنا۔

(۱۱) چہرہ دھوتے وقت آنکھوں اور ہونٹوں کا بھینچ بھر لینا۔

(۱۲) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۳) دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور شرم گاہ کو چھونا۔

(۱۴) کھانے کی چیز۔ ہڈی' لید' جانوروں کے چارے اور کوئلہ سے استنجاء کرنا۔

(۱۵) غیر کی ملک چیز جیسے کپڑا' پانی' پتھر سے استنجاء کرنا۔

استنجاء

مسئلہ :۔ ناپاک اشیاء سے استنجاء نہ کرے۔ ہڈی اور مویشیوں کی گھاس (چارہ) بھی اس میں استعمال نہ کرے۔ (فتاوی سراجیہ علی ہامش قاضی خان ص۔ ۲۴)

مسئلہ :۔ استنجاء میں نجاست کا صاف ہونا شرط ہے اس کے لئے کوئی دھونے یا ڈھیلوں کی تعداد شرط نہیں۔ (فتاوی سراجیہ ص۔ ۲۴)

مسئلہ :۔ مستحاضہ پر نماز کے ہر وقت کے لئے (وضو کی طرح) استنجاء واجب نہیں جبکہ اس وقت میں پیشاب یا پاخانہ نہ کیا ہو۔ (فتاوی سراجیہ ص۔ ۲۴ ۲۵)

مسئلہ :۔ پانی سے استنجاء کرنا محبوب ہے لیکن نجاست اگر مخرج سے بقدر درہم یا زیادہ تجاوز کر جائے تو پانی یا ایسے مائع سے جو نجاست کو زائل کر سکے دھونا فرض ہے۔ (نورالایضاح مراقی الفلاح ص۔ ۲۵)

مسئلہ :۔ استنجاء ایسے پتھر' ڈھیلے' خشک مٹی پرانے کپڑے سے کرنا مسنون ہے جو بدن کو صاف کر سکیں یعنی نہ تو اینٹ کی طرح کھردرے ہوں اور نہ عقیق کی طرح ملائم۔ قیمتی اور قابل احترام اشیاء سے استنجاء نہ کرے۔ پانی اور ڈھیلے دونوں سے استنجاء افضل ہے۔ یعنی پہلے ڈھیلے استعمال کرے پھر پانی۔ (نورالایضاح' مراقی الفلاح' طحطاوی ص۔ ۲۵)

مسئلہ :۔ پانی سے استنجاء شروع کیا تو اسی سے جسم کو اب پاک کرنا فرض ہے۔ کیونکہ پہلے اگر نجاست مقدار درہم سے کم ہو تو پانی استعمال کرنے سے پھیل جاتی ہے۔ (طحطاوی حاشیہ مراقی ص۔ ۲۵)

مسئلہ :۔ عورت اگر ڈھیلوں سے استنجاء کرے تو پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے دوسرا پیچھے سے آگے کو اور تیسرا آگے سے پیچھے کو پھر دونوں ہاتھ دھوئے اس کے بعد پانی سے محل استنجاء کو مل کر دھوئے عورت ہتھیلی سے استنجاء

کے مقام کو ملے۔ (نورالایضاح۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی ص ۔۲۶ ۲۷)

مسئلہ :۔ روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کے مقام کو ڈھیلا کرے اور دھونے میں مبالغہ کرے۔ (نورالایضاح مراقی الفلاح ص ۔۲۷)

مسئلہ :۔ اتنا دھوئے کہ محل استنجاء سے اور انگلیوں سے بدبو جاتی رہے۔ سردیوں میں بہ نسبت گرمیوں کے استنجاء میں مبالغہ کرے۔ تیز سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ نیز بواسیر سے اس کو فائدہ ہوتا ہے۔ (نورالایضاح۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی ص ۔۲۷)

مسئلہ :۔ استنجاء سے فراغت کے بعد ہاتھ دوبارہ دھوئے۔ شرمگاہ کو کپڑے یا بائیں ہاتھ سے پونچھ لے پھر اٹھے۔ (نورالایضاح۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی ص ۔۲۷)

مسئلہ :۔ ہڈی' لید' انسانوں یا چوپایوں کی خوراک پکی اینٹ' کوئلہ' شیشہ' چھوٹی چھوٹی کنکریوں' چونے' قیمتی چیز جیسے ریشم کا کپڑا یا روئی وغیرہ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ بغیر عذر کے دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں رکھے' سر کو ڈھانپ لے۔ داخل ہونے سے پہلے "بِاسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" پڑھے۔ بیٹھتے وقت پاؤں کھلے رکھے اور بائیں پاؤں پر بوجھ ڈال کر رکھے بغیر ضرورت کے کلام نہ کرے۔ (نورالایضاح' مراقی الفلاح ص ۔۲۹)

مسئلہ :۔ قضاء حاجت اور استنجاء کے وقت قبلہ کی طرف رخ اور پشت کرنا مکروہ ہے۔ میدان میں ہو یا عمارت میں بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہو جائے یاد آنے پر فوراً چہرا یا پیٹھ پھیر لے۔ (نورالایضاح' مراقی الفلاح' طحطاوی ص ۔۲۹)

مسئلہ :۔ سورج' چاند' چلتی ہوئی ہوا کی سمت رخ کر کے پانی میں اگرچہ جاری ہو' کنویں یا حوض کے قریب سایہ میں' سوراخ میں' راستے یا قبرستان میں پھلدار

درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔ (نورالایضاح' مراقی الفلاح ص۔۲۹'۳۰)

مسئلہ :۔ بچوں کو ان اطراف کو منہ کرا کے یا ان مقامات پر پیشاب' پاخانہ کرانا مکروہ ہے جو بالغوں کے لئے مکروہ ہیں۔ (طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح ص۔۲۹)

مسئلہ :۔ بغیر عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے اسی طرح وضو کی جگہ پر پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے۔ (نورالایضاح' مراقی الفلاح ص۔۳۰)

مسئلہ :۔ ایسی چیز جس پر اللہ تعالیٰ یا اس کے کسی رسول علیہ التحیتہ والسلام یا فرشتہ کا نام ہو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح طحطاوی ص۔۳۰)

مسئلہ :۔ کھڑے کھڑے زمین سے قریب ہونے سے پہلے ستر کھول لینا۔ بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا۔ چھینک پر زبان سے الحمد للہ کہنا۔ سلام یا اذان کا جواب دینا اسی طرح شرم گاہ یا خارج شدہ نجاست کو دیکھنا تھوکنا' ناک صاف کرنا' ادھر ادھر دیکھنا' اپنے بدن سے کھیلنا' آسمان کی طرف نظر اٹھانا' بیت الخلاء میں دیر تک بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح' طحطاوی ص۔۳۰' ۳۱)

مسئلہ :۔ فراغت کے بعد بیت الخلاء سے دایاں پاؤں پہلے نکالے پھر یہ دعا مانگے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (مراقی الفلاح ص۔۳۱)

فرائض غسل

مسئلہ :۔ غسل کے تین فرض ہیں۔

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام بدن کا دھونا کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا واضح بیان وضو کے باب میں گذر چکا۔

مسئلہ :۔ پانی پینا کلی کے قائم مقام ہے۔ جبکہ تمام منہ میں پانی پہنچ جائے۔ (عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱)

مسئلہ :۔ دانتوں کے کھوڑ یا دانتوں کے درمیان کھانا یا ناک میں تر غلاظت باقی رہ جائے تو صحیح تر یہ ہے کہ غسل ہو جائے گا۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ کھوڑ سے کھانا نکالے اور پانی اس پر بہائے۔ (عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱)

مسئلہ :۔ ناک میں خشک رینٹھ ہو تو اسے دور کرنا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ (ردالمحتار ص۔۱۵۲ ج ۱' عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱)

مسئلہ :۔ ناخنوں میں گوندھا آٹا غسل کے پورا ہونے کو مانع ہے میل کچیل خشک اور تر مٹی مانع نہیں ہے۔ (عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱)

مسئلہ :۔ بھنوؤں کے بال اور ان کے نیچے کھال اور کان دھونا فرض ہے۔ (شامی درمختار ص۔۱۵۲ ج ۱)

مسئلہ :۔ فرج خارج کو دھونا فرض ہے۔ (مراقی' طحطاوی ص۔۵۶)

مسئلہ :۔ جسم پر آبلہ تھا ٹھیک ہو گیا اس کا چھلکا جسم سے جدا ہے لیکن اس کے اطراف جسم سے متصل ہیں' غسل کیا پانی اس چھلکے پر سے بہا اس کے نیچے نہ بہا تو کوئی حرج نہیں غسل کے بعد چھلکا اتر جائے دوبارہ نہیں دھویا جائے گا۔ (عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱)

مسئلہ :- عورت کے لئے غسل میں گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں جب کہ پانی بالوں کی جڑوں کو پہنچ جائے مینڈھیوں کو تر کرنا بھی اس پر لازم نہیں اگر بال کھلے ہوں تو بالوں کے درمیان پانی پہنچانا واجب ہے۔ (عالم گیری ص۔۱۵ ج ۱' مراقی الفلاح' طحاوی ص۔۵۶)

مسئلہ :- بالوں پر (کوئی چیز مثلاً) خوشبو چپکا لی جس کے باعث پانی بالوں کی جڑوں تک نہیں پہنچ سکتا تو اس کا جدا کرنا واجب ہے تاکہ پانی ان کی جڑوں کو پہنچ جائے۔ (عالم گیری ص۔۵ ج۔۱)

مسئلہ :- بالی (وغیرہ زیورات) اگر تنگ ہوں تو ہلانا واجب ہے اگر سوراخ میں بالی نہ ہو اور جسم پر پانی بہاتے ہوئے اس کے اندر پہنچ جائے تو فبہا ورنہ پانی اس میں داخل کرے۔ (عالم گیری ص۔۱۵۔۱۴ ج ۱)

مسئلہ :- ناف کے اندر پانی پہنچانا واجب ہے۔ مبالغہ کے لئے اس میں انگلی ڈال کر پانی بہائے۔ (عالم گیری ص۔۱۴ ج ۱)

مسئلہ :- آنکھوں کے اندر پانی بہانا واجب نہیں اگرچہ سرمہ ناپاک استعمال کیا ہو۔ (درمختار' شامی ص۔۱۵۲ ج ۱)

مسئلہ :- غسل میں ستر اگرچہ ڈھانپا ہوا ہو پھر بھی باپردہ غسل کرنا مستحب ہے جہاں اسے کوئی دیکھتا نہ ہو۔ کیونکہ ممکن ہے۔ دوران غسل یا کپڑے پہنتے وقت ستر کھل جائے۔ (مراقی الفلاح مع طحاوی ص۔۵۷)

مسئلہ :- غسل کے بعد رومال سے جسم پونچھ لے۔

(فتاوی عالم گیری ص۔۱۴ ج ۱۔)

سنن و مستحبات غسل

مسئلہ :۔ ترتیب کے علاوہ جو سنتیں وضو کی ہیں وہی سنتیں غسل کی ہیں جیسا کہ نیت کرنا، بسم اللہ شریف پڑھنا، مسواک کرنا، خلال کرنا، ملنا۔ پے بہ پے غسل کرنا وغیرہ اور غسل کے مستحبات وہی ہیں جو وضو کے مستحبات ہیں لیکن غسل میں قبلہ رو ہونا مستحب نہیں ہے کیونکہ اغلب واکثر غسل کے وقت ستر ڈھانپا نہیں ہوتا اگر تہ بند سے ستر ڈھانپا ہوا ہو تو رو بقبلہ ہونے میں حرج نہیں اسی طرح کسی قسم کا کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔ (درمختار مع شامی ص ۱۵۶ ج ۱)

مسئلہ :۔ غسل میں سب سے پہلے ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوئے۔ پھر شرم گاہ کو دھوئے اس کے بعد بدن پر کوئی نجاست ہو تو دھوئے پھر نماز کے وضو کی مانند (یعنی مکمل) وضو کرے۔ (عالم گیری ص ۱۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ پتھر یا لکڑی کے تختہ پر غسل کیا تو پاؤں کو وضو کرنے کے ساتھ ہی دھو لے اور اگر غسل کا پانی قدموں میں جمع ہوتا ہو تو پاؤں بعد میں دھو لے۔ (عالم گیری ص ۱۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ غسل کے لئے اگر پہلے وضو کر لیا تو غسل کے بعد اسی جگہ پر دوبارہ وضو نہ کرے کیونکہ غسل کے لئے دوبارہ وضو مستحب نہیں۔ اگر مجلس بدل کر غسل کے بعد دوبارہ وضو کرے تو یہ مستحب ہے۔ (درمختار شامی ص ۱۵۸ ج ۱)

مسئلہ :۔ وضو کے بعد تمام بدن پر تین بار پانی بہائے پانی ڈالنے کی ابتداء سر سے کرے پھر دائیں کندھے پر ازاں بعد بائیں کندھے پر پانی ڈالے۔ (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص ۵۷)

موجبات غسل

مسئلہ:۔ موجبات غسل تین ہیں۔

جنابت' حیض' نفاس۔ (قاضی خان ص۔۲۱ ج ۱)

مسئلہ:۔ جنابت دو اسباب سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱) منی کا اپنے مقام سے شہوت کے ساتھ جدا ہونا۔

(۲) انسان کے قبل یا دبر میں حشفہ کا داخل ہو جانا۔ اس سے فاعل و مفعول ہر دو پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (قاضی خان ص۔۲۱ ج ۱)

مسئلہ:۔ خاوند نے بیوی کے ساتھ فرج کے علاوہ کسی جگہ (مثلاً ران' پیٹ وغیرہ) پر جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو مرد اور عورت میں سے کسی پر غسل واجب نہیں جس کو انزال ہو جائے اس پر غسل واجب ہے۔ مذی یا ودی خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (قاضی خان ص۔۲۱ ج۔۱)

مسئلہ:۔ (نابالغ مثلاً) دس سالہ خاوند نے اپنی بالغہ بیوی کے ساتھ جماع کیا تو عورت پر غسل واجب ہو گیا خاوند پر نہیں لیکن اسے بھی اخلاقاً" اور عادی بنانے کے لئے غسل کا حکم دیا جائے گا اور اگر خاوند بالغ اور بیوی نابالغ ہو تو مرد پر غسل واجب اور بیوی پر نہیں لیکن اسے بھی حکم دیا جائے گا۔ (قاضی خان ص۔۲۱ ج ۱)

مسئلہ:۔ عورت نے جماع کے بعد غسل جنابت کیا اس کے بعد زوج کی منی کا بقایا اس کے جسم سے خارج ہوا تو اس پر غسل کا اعادہ نہیں لیکن یہ حدث کے قائم مقام ہے یعنی وضو جاتا رہے گا۔ (قاضی خان ص۔۲۱ ج ۱)

مسئلہ:۔ غسل جنابت کے بعد عورت کی اپنی منی کا بقیہ خارج ہوا تو اس پر غسل کا اعادہ واجب ہے۔ لیکن غسل کے بعد ادا شدہ نمازیں دوبارہ ادا نہیں کی

جائیں گی۔ اگر عورت کو اپنی منی ہونے یا نہ ہونے کا شک ہو تو احتیاط یہی ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔ (شامی درمختار ص-۱۵۹ '۱۴۰ ج ۱)

مسئلہ : احتلام اور لذت انزال یاد ہے لیکن تری (کوئی نشان) موجود نہیں ، غسل واجب نہ ہو گا۔ (عالمگیری ص ۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ آدمی جاگا اس کے بستر یا رانوں پر تری ہے اور اسے احتلام بھی یاد ہے اگر اس تری کے منی ہونے یا مذی ہونے کا یقین ہو یا شک ہو کہ منی ہے یا مذی' ان صورتوں میں غسل واجب ہے اور اگر اس کے ودی ہونے کا یقین ہو تو غسل واجب نہیں۔ (عالم گیری ص-۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ جاگنے پر تری دیکھی لیکن احتلام یاد نہیں اگر اس کے ودی ہونے کا یقین ہے غسل واجب نہیں اگر منی ہونے کا یقین ہے غسل واجب ہے اور اگر مذی ہونے کا یقین ہے تو غسل واجب نہیں۔ (عالم گیری ص-۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ خاوند بیوی کے مشترکہ بستر پر منی پائی گئی خاوند کہتا ہے یہ عورت کی ہے اور بیوی کہتی ہے خاوند کی ہے اصح یہ ہے کہ دونوں پر احتیاطاً غسل واجب ہے۔ (عالم گیری ص-۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ احتلام ہوا (صبح کو) تری نہ پائی وضو کر کے نماز فجر ادا کر لی پھر منی خارج ہوئی غسل واجب ہے لیکن نماز کا اعادہ نہیں۔ (عالم گیری ص-۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ احتلام اور لذت انزال یاد ہے لیکن تری (کا کوئی نشان) موجود نہیں غسل واجب نہ ہو گا۔ (عالم گیری ص-۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ بے ہوشی یا نشہ کے بعد افاقہ ہوا اور اپنے کپڑے یا ران پر مذی پائی تو غسل واجب نہیں۔ (عالم گیری ص-۱۷ ج ۱)

مسئلہ :۔ فرج یا دبر میں انگلی یا چمڑے وغیرہ کو داخل کیا تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ (مراقی الفلاح بتغییر یسیر ص ۵۵)

مسئلہ:۔ حقنہ سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ (نورالایضاح مع مراقی الفلاح ص۔۵۵)

مسئلہ:۔ ذکر پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر جماع کیا اگر لذت و حرارت محسوس ہو تو غسل واجب ہے اور اگر لذت و حرارت محسوس نہ ہو تو بھی احوط یہی ہے کہ غسل واجب ہے۔ (درمختار مع شامی ص۔۱۴۵)

مسئلہ:۔ حیض اور نفاس کے ختم ہونے پر غسل واجب ہے (ان کے تفصیلی احکام اگلے صفحات میں ملاحظہ ہوں)

غسل کا طریقہ

سب سے پہلے غسل کی نیت کرے کہ جنابت یا حیض یا نفاس کی ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کرتی ہوں یا جمعہ یا عیدین وغیرہ کا غسل مسنون یا فلاں غسل مستحب کرتی ہوں۔ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین مرتبہ دھوئے اور استنجاء کرے خواہ نجاست لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہوئی ہو اس کو دھوئے اس کے بعد وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں' اس میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں خاص احتیاط کرے کہ منہ یا ناک کا کوئی حصہ بھی پانی بہنے سے رہ گیا تو فرض غسل سرے سے ہو گا ہی نہیں۔ ناک میں زیوات کے سوراخوں میں احتیاط سے پانی بہائے اگر چوکی یا تختے یا پتھر وغیرہ اونچی جگہ پر ہے کہ پانی پاؤں میں جمع نہیں ہوتا تو پاؤں بھی دھوئے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے۔ وضو کے بعد تمام بدن پر تیل کی مانند پانی چپڑ لے پھر تین مرتبہ دائیں مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ اس کے بعد سر پر اور تمام بدن پر تین بار احتیاط کے ساتھ پانی بہائے کہ جسم کا کوئی حصہ پانی بہہ جانے سے باقی نہ رہ جائے۔

درج ذیل مقامات پر خوب احتیاط سے پانی بہائے۔ بے احتیاطی کے باعث اگر پانی نہ بہا تو فرض غسل ادا نہ ہو گا۔

(۱) ناک اور کان وغیرہ کے زیورات کے تمام سوراخ ان میں زیورات ہوں یا تنکے یا خالی ہوں۔

(۲) گندھی ہوئی چوٹی کے ہر ہر بال کی جڑ، چوٹی کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر اتنی شدید گندھی ہوئی ہو کہ کھولے بغیر پانی جڑوں میں نہ پہنچ سکے تو کھولنا ضروری ہے۔

(۳) کان کا ہر حصہ یہاں تک کہ اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے سے سر کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۴) دانتوں کے درمیان درزوں میں ان میں جو سخت چیز پھنسی ہو جدا کرے۔

(۵) ٹھوڑی اور گردن کا جوڑ۔ اس کے لئے چہرہ اوپر اٹھا کر پانی بہائے۔

(۶) دونوں بغلیں۔ ان پر پانی بہانے کے لئے بازو اوپر اٹھائے۔

(۷) بازو کے تمام اطراف۔

(۸) پیٹھ کا ہر ہر حصہ۔

(۹) پیٹ پر سلوٹیں ہوں تو ان کی تہوں کو الگ الگ کر کے پانی بہائے۔

(۱۰) رانوں اور پیٹ کا جوڑ۔

(۱۱) ہر دو سرینوں کے ملنے کی جگہ۔ خصوصاً جبکہ کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۲) ران اور پنڈلی کا جوڑ۔ بالخصوص بیٹھ کر نہانے کی صورت میں۔

(۱۳) رانوں اور پنڈلیوں کے تمام پہلو۔

(۱۴) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۵) شرم گاہ کے تمام اطراف اور سلوٹیں۔

(۱۶) دھنسی ہوئی ناف کو انگلی ڈال کر پانی بہائے۔

نوٹ:۔ (یہ تمام احتیاطیں فتاویٰ رضویہ جلد اول سے ماخوذ ہیں)

تمام اعضاء کو مل کر دھوئے۔ قبلہ رو نہ ہو' کسی قسم کا غیر ضروری کلام نہ کرے اور نہ دعا پڑھے۔ نہانے میں پردہ کا خاص خیال رکھیں۔ یہاں تک کہ عورتوں کے لئے بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کہ اس میں نسبتاً زیادہ پردہ ہے نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔

مسئلہ :۔ غسل مسنون (اسی طرح غسل مستحب) کے لئے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا شرط نہیں بلکہ سنت ہیں۔ (طحطاوی' مراقی الفلاح ص۔۵۵)

مسئلہ :۔ جنابت کی حالت میں حیض شروع ہو گیا اگر چاہے غسل جنابت کر لے اور چاہے مؤخر کرلے کیونکہ غسل سے جنابت سے خارج ہو گی لیکن حیض سے خارج نہ ہو گی اور ہر دو کا حکم ایک جیسا ہے (قاضی خان ص۔۲۳ ج۔۱)

مسئلہ :۔ بحالت جنابت کھانے یا پینے کا ارادہ ہو تو ہاتھ اور منہ کو اندر سے دھو لینا مستحب ہے۔ (قاضی خان ص۔۲۳)

مسئلہ :۔ جنابت اور حیض کے غسل اور وضو کے لئے پانی کی قیمت مرد کے ذمہ ہے۔ اسی طرح زینت اور میل کچیل دور کرنے کے لئے غسل اگر مرد کی فرمائش پر ہو تو بھی پانی کی قیمت مرد ادا کرے گا۔ (درمختار' شامی ص۔۱۷۰' ۱۷۱ ج ۱)

مسئلہ :۔ جمعہ اور عید ایک دن آ گئے اور جماع کیا ایک غسل تمام کے لئے کافی ہے۔ (عالمگیری ص۔۱۹' ج۔۱)

مسئلہ :۔ جس پر غسل واجب ہے اسے مسجد میں داخل ہونا اگرچہ گزرنے کے لئے ہو' قرآن مجید پڑھنے کے ارادہ سے تلاوت کرنا' قرآن مجید کو چھونا' طواف کرنا' درہم' دیوار اور کتاب کے اس حصہ کو چھونا جس پر کوئی آیہ کریمہ لکھی ہوئی ہو حرام ہے۔ (درمختار' شامی ص۔۱۷۱' ۱۷۲' ۱۷۳ ج ۱)

مسئلہ :۔ عید گاہ' جنازگاہ' مدرسہ' خانقاہ میں داخل ہونا یا گزرنا دعا یا ثناء کے

قصد سے قرآن مجید کا کوئی حصہ پڑھنا۔ تعلیم کی غرض سے الگ الگ کلمہ پڑھانا یا غلاف میں لپٹے قرآن مجید کو چھونا اس کے لئے جس پر غسل واجب ہے جائز ہے۔ (درمختار شامی ص ۱۷۱-۱۷۲'۱۷۳' ج ۱)

مسئلہ :۔ بے وضو کو قرآن مجید بغیر غلاف کے جائز نہیں۔ درہم جن پر آیات قرآنی نقش ہوں ان کو چھونا بھی درست نہیں اگر تھیلی (وغیرہ) میں ہوں تو جائز ہے۔ (درمختار شامی ص ۱۷۳-۱۷۴ ج ۱)

مسئلہ :۔ جنبی' حیض یا نفاس والی عورت (اسی طرح بے وضو) کے لئے قرآن کو دیکھنا جائز ہے۔ اسی طرح دعائیں مانگنا بھی مکروہ نہیں۔ (درمختار شامی ص ۱۷۴' ج ۱)

مسئلہ :۔ بچوں کے لئے قران مجید یا تختی (وغیرہ جس پر قرآنی آیات لکھی ہوں) بے وضو چھونا مکروہ نہیں۔ قرآن مجید ان کو دینے یا ان سے لانے کی فرمائش بھی بوقت ضرورت مکروہ نہیں۔ (درمختار شامی ص ۱۷۴ ج ۱)

غسل کے متفرق مسائل

مسئلہ :۔ جنبی مرد ، مردوں میں ہے یا جنبی عورت عورتوں میں ہے پردہ کا بندوبست نہیں مرد ، مردوں کے سامنے اور عورت عورتوں کے سامنے غسل کرے۔ ایسی حالت میں دوسروں کیلئے جائز نہیں کہ اس کی شرمگاہ دیکھیں ۔ جس نے عمداً غسل کرنے والے کی شرمگاہ کو دیکھا وہ گنہگار ہو گا ۔ اور اگر عورت مردوں میں یا مرد عورتوں میں ہے تو غسل مؤخر کرلے اور تیمم کے ساتھ نماز ادا کرے ۔ مراقی الفلاح ۔ طحطاوی ص ۵۷

مسئلہ :۔ مسلمان میت کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے ۔

مراقی الفلاح ص ۵۴

مسئلہ :۔ نماز جمعہ ، نماز عیدین حج وعمرہ کے احرام اور حاجی کیلئے یوم عرفہ (نو

ذی الحجۃ) بعد زوال غسل کرنا مسنون ہے۔ مراقی الفلاح ص ۵۷، ۵۸

مسئلہ:۔ درج ذیل صورتوں میں غسل مستحب ہے۔

۱۔ جو بحالت طہارت ایمان لایا۔

۲۔ جو بلحاظ عمر بالغ ہو یعنی نہ اسے احتلام ہوا نہ انزال ہوا نہ اسے حمل ٹھہرا، نہ حیض آیا اور عمر پندرہ سال ہو گئی۔

۳۔ پاگل پن، نشے اور بے ہوشی کی حالت سے افاقہ ہوا۔

۴۔ پچھنے لگوانے کے بعد۔

۵۔ غسل میت کے بعد۔

۶۔ ۱۵ شعبان کی رات کو۔

۷۔ لیلۃ القدر کو۔

۸۔ مدینہ طیبہ داخلہ سے پہلے۔

۹۔ وقوف مزدلفہ کے لئے۔

۱۰۔ یوم نحر کی صبح کو۔

۱۱۔ دخول مکہ معظمہ کے لئے۔

۱۲۔ طواف کے لئے۔

۱۳۔ نماز کسوف (سورج گرہن) اور نماز خسوف (چاند گرہن کے لئے)

۱۴۔ نماز استسقاء کے لئے۔

۱۵۔ بوقت خوف نماز کے لئے۔

۱۶۔ دن کو اندھیرا چھا جانے کے وقت۔

۱۷۔ شدید ہوا کے وقت۔

۱۸۔ گناہ سے توبہ کے وقت۔

۱۹۔ سفر سے لوٹنے کے وقت۔

۲۰۔ استحاضہ کا خون ختم ہونے پر۔

۲۱۔ سزائے موت کی صورت میں قتل ہونے سے قبل۔

۲۲۔ رمی جمار کے لئے۔

۲۳۔ جسم پر نجاست لگنے کی جگہ یاد نہ رہی۔

نوٹ: کپڑے پر نجاست لگی اور مقام یاد نہ رہا تو پورا کپڑا دھولینا مستحب ہے۔

نورالایضاح۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی ص ۵۷، ۵۸

مسئلہ:- غسل مسنون (اسی طرح غسل مستحب) کے لئے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا شرط نہیں بلکہ سُنت ہیں۔ طحطاوی شرح مراقی الفلاح ص ۵۵

مسئلہ:- جنابت کی حالت میں حیض شروع ہو گیا اگر چاہے غسل جنابت کر لے اور اگر چاہے مؤخر کر لے۔ کیونکہ غسل کیساتھ جنابت سے خارج ہو گی لیکن

حیض سے خارج نہ ہو گی۔ اور ہر دو کا حکم ایک جیسا ہے۔ قاضی خان ص ۲۲ ج ۱

مسئلہ:- بحالت جنابت کھانے یا پینے کا ارادہ ہو تو ہاتھ اور منہ کو اندر سے دھو لینا مستحب ہے۔ قاضی خان ص ۲۳

مسئلہ:- جنابت اور حیض کے غسل اور وضو کے لئے پانی کی قیمت مرد کے ذمہ ہے۔ اِسی طرح زینت اور میل کچیل دور کرنے کے لئے غسل اگر مرد کی فرمائش پر ہو تو بھی پانی کی قیمت مرد ادا کرے گا۔ درمختار۔ شامی ص ۱۷۰۔ ۱۷۱ ج ۱

مسئلہ:- جمعہ اور عید ایک دن آ گئے۔ اور جماع کیا ایک غسل تمام کے لئے کافی ہے۔ عالمگیری ص ۱۹ ج ۱

مسئلہ:- جس پر غسل واجب ہے اسے مسجد میں داخل ہونا اگرچہ گزرنے کے لئے ہو، تلاوت قرآن کرنا، قرآن مجید کو چھونا، طواف کرنا، درہم، دیوار اور کتاب

کے اس حصہ کو چھونا جس پر کوئی آیہ کریمہ لکھی ہو حرام ہے۔

درمختار۔ شامی ص ۱۷۱ تا ۱۷۳ ج ا

مسئلہ :- عید گاہ، جنازہ گاہ، مدرسہ اور خانقاہ میں داخل ہونا، یا گزرنا، دعایا ثناء کے قصد سے قرآن مجید کا کوئی حصہ پڑھنا، تعلیم کی غرض سے الگ الگ کلمہ پڑھانا یا غلاف میں لپٹے قرآن مجید کو چھونا، اس کیلئے جس پر غسل واجب ہے، جائز ہے۔

درمختار، شامی ص ۱۷۱ تا ۱۷۳ ج ا

مسئلہ :- بے وضو کو قرآن مجید بغیر غلاف کے چھونا جائز نہیں۔ درہم جن پر آیات قرآنیہ نقش ہوں ان کو چھونا بھی درست نہیں اگر تھیلی (وغیرہ) میں ہوں تو جائز ہے۔ درمختار۔ شامی ص ۱۷۳ تا ۱۷۴ ج ا

مسئلہ :- جنبی، حیض یا نفاس والی عورت (اسی طرح بے وضو) کے لئے قرآن مجید کو دیکھنا جائز ہے اسی طرح دعائیں مانگنا بھی مکروہ نہیں۔

درمختار۔ شامی ص ۱۷۴ ج ا

مسئلہ :- بچوں کیلئے قرآن مجید یا تختی (وغیرہ جس پر قرآنی آیات لکھی ہوں) بے وضو چھونا مکروہ نہیں۔ قرآن مجید ان کو دینے یا ان سے لانے کی فرمائش بھی بوقت ضرورت مکروہ نہیں۔ درمختار۔ شامی ص ۱۷۴ ج ا

حیض ونفاس

مسائل حیض کی ضرورت

حیض و نفاس کے مسائل کا باب فقہ اسلامی کے مشکل ترین ابواب میں سے ایک ہے۔ خصوصًا حیض و نفاس کی عادت بھول جانے کی صورت میں (جس کو اضلال یا تحیر کہتے ہیں) تو احکام نہایت پیچیدہ ہیں۔ مشکل اور پیچیدہ ہونے کے باوجود ان مسائل کا علم اعظم الواجبات سے ہے کیونکہ عبادات و معاملات کے بے شمار مسائل کو صحیح طور پر سمجھنا ان پر موقوف ہے جیسے طہارت' نماز' تلاوت قرآن مجید' روزہ' اعتکاف' بلوغ' حج' وطی' طلاق' عدت' کفارۂ قسم وغیرہ ابواب کے صدہا مسائل کا تعلق ان کے ساتھ ہے۔ جو شخص ان مسائل سے نابلد ہو گا وہ مندرجہ بالا عبادات و معاملات کس طرح درست طور پر ادا کر سکے گا۔ ناواقفیت اگرچہ ہر مسئلہ شرعیہ سے نقصان دہ ہے لیکن مسائل حیض و نفاس سے ناواقفیت کا ضرر دوسرے ابواب کے مسائل کی جہالت سے کہیں بڑھ کر ہے اس طرح ان کے سیکھنے اور جاننے کی ضرورت دیگر مسائل کی نسبت اشد ہے۔

ان مسائل کا براہ راست تعلق مستورات سے ہے جن میں تعلیمی تناسب کا حال سب پر عیاں ہے۔ مردوں سے ان کا تعلق ثانیًا اور بواسطہ مستورات کے ہے۔ ہر عورت پر ان مسائل کا سیکھنا فرض ہے۔ اسی طرح خاوندوں اور سرپرستوں کو بھی یہ لازم ہے کہ خود یہ مسائل سیکھیں اور اپنی بیویوں یا زیر سرپرستی مستورات کو سکھانے کا بندوبست کریں۔

خاوند اگر مسائل نہیں جانتا تو سیکھ کر اپنی بیوی کو بتائے یا اجازت دے کہ کسی معتمد' متقی سے سیکھے۔ خاوند کو اگر علم نہیں نہ ہی کسی سے پوچھ کر بتاتا ہے اور نہ ہی کسی سے پوچھنے کی اجازت دیتا ہے تو عورت کو لازم ہے کہ اس ناروا پابندی کا احترام نہ کرے بلکہ شرعی حدود میں رہ کر پوچھے اور عمل کرے۔

علماء اسلام نے ان مسائل کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر ان مسائل پر

مشتمل مستقل تصانیف بھی فرمائی ہیں۔ چنانچہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے تلمیذ رشید حضرت امام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے انہی مسائل میں ایک علیحدہ کتاب تحریر فرمائی۔ اسی سلسلہ میں حضرت شیخ محمد بن پیر علی برکوی رحمتہ اللہ علیہ صاحب "طریقہ محمدیہ" نے "ذخر المتاهلین فی مسائل الحیض" نام کا رسالہ عربی میں تحریر فرمایا رسالہ کے بارہ میں شیخ موصوف نے فرمایا "مقتصرۃ علی الاقوی والاصح والمختار للفتوی" یعنی رسالہ میں صرف اقوی' اصح اور مختار للفتوی مسائل مذکور ہیں اس عظیم الشان رسالہ کی شرح حضرت شیخ محمد امین بن عمر المعروف علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی ہے جس کا نام "منہل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتاهلین فی مسائل الحیض" ہے یہ شرح رسائل ابن عابدین میں شامل ہے۔ ناصر سنیت جناب حسین حلمی بن سعید مدظلہ العالی نے مکتبہ ایشیق استانبول ترکی سے اس شرح کو طبع کرا کے مفت تقسیم کیا ہے۔ جزاہُ اللہُ تعالیٰ خیرًا

آئندہ سطور میں کوشش کی گئی ہے کہ مسائل حیض و نفاس کو مفصل طور پر اردو زبان میں تحریر کیا جائے چند مسائل کے علاوہ باقی سب حضرت علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ کی اس شرح سے خوشہ چینی ہے۔ صرف مسائل کے لکھ دینے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اکثر مقامات پر ایک ایک مسئلہ کی توضیح کے لئے کئی کئی مثالیں درج کی گئی ہیں۔ ہر مثال کے ساتھ پہلے اس کا شرعی حکم پھر متن مسئلہ کی روشنی میں اس حکم کی مفصل وضاحت کی گئی ہے۔ اس طرح بہت سی جزئیات مفصل انداز میں آگئی ہیں جن پر یہ مسائل منطبق ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مثال موافق حال نکل آئے تو اس کا حکم واضح انداز میں معلوم ہو جائے گا۔ نیز مثالوں اور ان کی وضاحتوں سے ایک ایک مسئلہ دو' دو' تین تین بار مختلف پہلوؤں سمیت سامنے آکر خوب اجاگر ہو گیا ہے۔

فصل :۔ اس باب سے متعلق اصطلاحات کی وضاحت

مسئلہ :۔ مستورات کے ساتھ مخصوص خون تین قسم کا ہے۔ (i) حیض' (ii) استحاضہ' (iii) نفاس (منہل الواردین ص ۷)

مسئلہ :۔ حیض وہ خون ہے (اگرچہ حکمی ہو) جو ولادت کے علاوہ رحم۔۱ سے خارج ہو کر فرج۔۲ داخل سے باہر آ جائے۔ (منہل الواردین ص ۷)

مسئلہ :۔ ماہواری خون کے رحم سے اترنے کا احساس ہوا جب تک خارج نہ ہو حیض شمار نہ ہو گا۔ (منہل الواردین ص ۷)

مسئلہ :۔ نفاس بھی رحم سے نکل کر فرج داخل سے نکلنے والے خون کو کہتے ہیں (اگرچہ حکمی ہو) لیکن یہ خون ولادت کے بعد خارج ہوتا ہے۔ (منہل الواردین ص ۸)

مسئلہ :۔ بچے کا اکثر حصہ نکل آنے سے قبل خارج ہونے والا خون نفاس نہیں (بلکہ استحاضہ ہے) اور اکثر حصہ نکلنے کے بعد خارج ہونے والا خون نفاس ہے۔ اگرچہ خدانخواستہ بچہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالنا پڑے۔ (منہل الواردین ص ۸)

مسئلہ :۔ بچے کا اکثر حصہ ابھی باہر نہ آیا اور نماز کا وقت جا رہا ہو تو وضو کرے اگر وضو پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرے اور نماز اشارہ سے ادا کرے۔ (منہل الواردین ص ۸)

مسئلہ :۔ استحاضہ وہ خون ہے جو فرج داخل سے خارج ہو لیکن اس کا منبع رحم نہ ہو یہ خون کسی رگ کے پھٹ جانے سے نکلتا ہے۔ حیض کا خون بدبودار ہوتا ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ استحاضہ کو دم فاسد بھی کہا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں یہ خون جاری نہیں ہوتا لیکن حکماً اسے جاری سمجھا جاتا ہے۔ (منہل ص ۷۷۸)

۱۔ رحم شرمگاہ کا وہ مقام جس میں بچہ دوران حمل رہتا ہے۔

۲۔ فرج کے دو حصے ہیں۔ (۱) فرج داخل' (۲) فرج خارج
فرج داخل گول سوراخ ہے۔
فرج خارج اس پر سریوں کی طرح ابھرا ہوا گوشت

مسئلہ :۔ دم صحیح (صحیح خون) حیض کی صورت میں تین روز سے کم اور دس روز سے زائد نہیں ہوتا۔ اور بصورت نفاس چالیس روز سے زائد نہیں ہوتا۔ (منہل ص ۸)

مسئلہ :۔ طہر صحیح خون کے انقطاع کا زمانہ جو پندرہ دن سے کم نہ ہو یعنی پندرہ دن یا اس سے زائد وقفہ کو طہر صحیح کہتے ہیں بشرطیکہ اس مدت میں خون قطعًا نہ آئے اور دو صحیح خونوں کے درمیان ہو۔ (منہل الواردین ص ۹)

مسئلہ :۔ پندرہ روز یا اس سے زائد وقفہ دو استحاضہ یا حیض اور استحاضہ یا نفاس اور استحاضہ یا ایک نفاس کے دو خونوں کے درمیان ہو طہر صحیح نہیں بلکہ طہر فاسد ہو گا۔

مثال نمبر ا :۔ آئسہ کو استحاضہ کا خون آیا پھر پندرہ دن یا زائد خون منقطع رہا پھر خون استحاضہ جاری ہوا تو طہر اگرچہ پندرہ دن یا زائد رہا فاسد ہو گا۔

مثال نمبر ۲ :۔ حیض آیا یا ولادت کے بعد خون نفاس آیا پھر سن ایاس شروع ہو گیا اور عرصہ تک خون نہ آیا پھر استحاضہ آیا تو یہ طہر بھی فاسد ہو گا اگرچہ عرصہ دراز تک رہا۔ (منہل ص ۹)

مسئلہ :۔ طہر تام پندرہ دن یا اس سے زائد طہر کو کہتے ہیں طہر تام صحیح بھی ہو سکتا ہے اور فاسد بھی اور طہر ناقص وہ طہر ہوتا ہے جو پندرہ سے کم ہو یہ طہر فاسد ہی کی ایک قسم ہے۔ (منہل ص ۱۰)

مسئلہ :۔ معتادہ (عادت والی) اس عورت کو کہتے ہیں جس پر وقت بلوغ سے اب تک صحیح دم اور صحیح طہر (دونوں صحیح) یا صرف ایک صحیح دم یا صرف ایک صحیح طہر گذر چکا ہو۔ (منہل ص ۱۰)

مثال :۔ (ا) بلوغ کے بعد تین روز خون دیکھا ازاں بعد پندرہ روز طہر پھر مسلسل خون جاری ہو گیا تو یہی اس کی عادت شمار ہو گی۔ (منہل ص ۱۰)

یہ مثال اس معتادہ کی ہے جس پر صحیح دم اور صحیح طہر گذر چکا ہے۔

مثال (۲) کسی عورت نے ۵ روز خون دیکھا اس کے بعد چودہ روز طہر رہا پھر مسلسل خون جاری ہو گیا ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ جس روز سے مسلسل خون جاری ہوا۔ اس سے لے کر ۵ روز تک حیض شمار ہو گا اور باقی مہینہ طہر شمار ہو گا کیونکہ اس کو آنے والا پانچ روز خون' دم صحیح ہے لہذا حیض کے معاملہ میں وہ معتادہ ہو گی لیکن چودہ روز طہر' صحیح طہر نہیں لہذا طہر کے اعتبار سے یہ مدت اس کی عادت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس لئے طہر کے معاملہ میں وہ معتادہ نہیں ہو گی بلکہ حیض سے بچنے والے مہینہ کے باقی ایام طہر شمار ہوں گے۔ (منہل ص ۱۰ مع وضاحت)

مثال نمبر ۳:۔ گیارہ روز خون دیکھا ازاں پندرہ دن بعد طہر رہا اور پھر استمرار کے ساتھ جاری ہو گیا۔ اس صورت میں گیارہ روز خون دم فاسد ہے۔ ۱۵ روز طہر بادی النظر میں طہر صحیح ہے لیکن درحقیقت یہ طہر فاسد ہے کیونکہ اپنے ماقبل دم فاسد کے باعث یہ طہر بھی فاسد ہے۔ لہذا زیر نظر صورت میں دم بھی فاسد ہے اور طہر بھی فاسد۔ ایسی عورت کا حکم اس عورت کی مانند ہے جس کو بلوغ کے ساتھ ہی استحاضہ شروع ہو جائے یعنی دس روز حیض اور بقیہ روز طہر شمار ہو گا۔

مسئلہ:۔ مبتداۃ وہ ہے جسے پہلی دفعہ حیض آیا ہو یا نفاس آیا ہو۔ (منہل ص ۱۰)

مسئلہ:۔ مضلہ وہ ہے جسے حیض کے ایام کی تعداد یا وقت یاد نہ رہا ہو یا نفاس کے ایام کی تعداد بھول گئی ہو۔ (منہل ص ۱۰)

نوٹ:۔ اس فصل میں صرف اصطلاحات متعلقہ باب کے معانی اور ان کی وضاحت کے لئے چند مثالیں مندرج ہیں۔ مفصل احکام اگلی فصلوں میں ملاحظہ ہوں۔

مسئلہ :۔ اضلال کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اضلال عام :۔ یعنی حیض کے ایام کی تعداد اور ان کا وقت دونوں بھول جائے اس میں ہر روز کے حیض یا طہر ہونے میں تردد ہوتا ہے۔

(۲) اضلال خاص :۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ (الف) حیض کے ایام کی تو تعداد معلوم ہے لیکن اس کے وقت کی تعین بعض ایام میں بھول جائے۔ مثلاً حیض کے ایام کی تعداد مثلاً ۵ روز معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہے کہ پہلے عشرہ میں آتا ہے لیکن اس کے کون کون سے دن ہیں یاد نہ رہا۔ (ب) وقت تو معلوم ہے لیکن ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہے مثلاً یاد ہے کہ حیض پہلے عشرہ میں آتا ہے لیکن اس کے ایام کی تعداد یاد نہ رہی۔

(۳) اضلال قریب بہ اضلال عام :۔ ایام حیض کی تعداد معلوم تو ہے لیکن سارے مہینہ میں اس کا وقت یاد نہیں کہ پہلا عشرہ ہے یا دوسرا یا تیسرا' اس میں اضلال عام کی مانند ہر روز کے بارے میں تردد ہوتا ہے کہ حیض ہے یا طہر۔ دوسری قسم کے اضلال (اضلال خاص) میں صرف بعض ایام کے بارے میں تردد ہوتا ہے کہ حیض کے ایام ہیں یا طہر کے

فصل ـــــ اصول اور قواعد کلیہ

مسئلہ :۔ حیض کا کم از کم وقت تین دن اور تین رات ہے۔ ساعات فلکیہ کے حساب سے بہتر (۷۲) گھنٹے ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس رات ہے جو دو سو چالیس (۲۴۰) گھنٹے بنتا ہے۔

مثال (۱) :۔ کسی نے اتوار کو طلوع آفتاب کے وقت کچھ وقت خون دیکھا پھر خون منقطع ہو گیا یہاں تک کہ بدھ کی فجر کو طلوع آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے خون دیکھا۔

حکم :۔ صورت زیر نظر میں یہ ساری مدت (اتوار کے طلوع آفتاب سے بدھ کے طلوع آفتاب تک تین روز مکمل) حیض شمار ہو گا۔ بظاہر اول و آخر خون آیا اور درمیان میں پاک رہی لیکن اس تمام وقت میں حکماً خون جاری سمجھا جائے گا۔

مثال (۲) :۔ اتوار کے طلوع آفتاب سے خون جاری ہوا بدھ کے طلوع آفتاب تک رہا درمیان میں خون منقطع نہ ہوا۔

حکم :۔ ساری مدت حیض شمار ہو گا۔

مثال (۳) :۔ اتوار طلوع آفتاب کے وقت خون جاری ہوا اور بدھ طلوع آفتاب سے پہلے منقطع ہو گیا (یعنی بہتر ۷۲ گھنٹوں سے کم خون جاری رہا) اور پندرہ روز مکمل خون نہ آیا۔

حکم :۔ یہ خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے کیونکہ کم از کم مدت حیض سے کم ہے۔

مثال (۴) :۔ اتوار طلوع آفتاب کے وقت خون جاری ہو کر بدھ طلوع آفتاب سے پہلے ختم ہو گیا پھر پندرہ دن سے پہلے خون شروع ہو گیا مثلاً آغاز خون دسویں دن یا اس سے قبل خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ یہ سارا حیض شمار ہو گا۔

مثال (۵) :۔ مثال نمبر ۴ کی صورت میں خون دسویں دن کے بعد جاری ہوا۔

حکم :۔ آغاز خون سے دس دن تک حیض ہے اور باقی استحاضہ بشرطیکہ معتادہ نہ ہو اگر معتادہ ہو تو حیض اس کی عادت کے دن شمار ہو گا اور باقی استحاضہ

مسئلہ :۔ نفاس کی کم از کم مدت مقرر نہیں ایک ساعت بھی کم از کم نفاس ہو سکتا ہے اور اس کا زیادہ سے زیادہ وقت چالیس دن ہے۔

مثال :۔ کسی کے ہاں بچے کی ولادت کے متصل بعد خون منقطع ہو گیا۔

حکم :۔ غسل کرے اور نماز ادا کرے کیونکہ خون منقطع ہوتے ہی اس پر نماز فرض ہے اور نماز کی ادائیگی کے لئے اس پر غسل لازم ہے۔

مسئلہ :۔ پے بہ پے دو خون حیض نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح دو نفاس لگاتار نہیں ہو سکتے۔ نفاس اور حیض بھی یکے بعد دیگرے لگاتار نہیں ہو سکتے۔ ہر سہ صورت میں طہر تام کا فاصل ہونا ضروری ہے یعنی دو حیض' دو نفاس اور نفاس اور حیض کے درمیان طہر تام ہونا ضروری ہے کیونکہ دم صحیح کے متصل دم صحیح نہیں ہو سکتا۔ ان کے درمیان طہر تام ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ دو نفاس کے درمیان کم از کم طہر چھ ماہ ہو سکتا ہے۔

وضاحت :۔ کم از کم مدت حمل چھ ماہ ہے اگر دو بچوں کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ سے کم فاصلہ ہو تو دونوں ایک حمل سے شمار ہوں گے نہ کہ الگ الگ حمل سے ان کی پیدائش ایک حمل کا وضع ہونا ہو گا اور نفاس صرف پہلے بچہ کی پیدائش کے بعد ہو گا۔

مسئلہ :۔ دو حیض یا حیض اور نفاس کے درمیان کم از کم مدت طہر پندرہ دن ہے۔ اگر اس سے کم عرصہ پاک رہی تو دوسرا خون استحاضہ شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ طہر تام (یعنی پندرہ دن یا اس سے زائد) اگر دو خون کے درمیان واقع ہو اور ہر خون حیض کے نصاب (تین دن یا زائد دس تک) کو پہنچ جائے تو دونوں خون حیض شمار ہوں گے بشرطیکہ ان کو حیض شمار کرنے کا کوئی مانع نہ ہو اگر مانع ہو تو استحاضہ یا نفاس شمار ہوں گے۔

وضاحت :۔ طہر تام کے دونوں طرف کے خون کو حیض شمار نہ کرنے کے تین مانع ہو سکتے ہیں۔ (۱) خون کم از کم نصاب حیض سے کم ہو۔ (۲) عورت حاملہ ہو۔ (۳) خون عادت سے زائد ہو کر دس دن رات (اکثر مدت حیض سے) تجاوز کر

جائے۔

مثال :۔ حاملہ کو حالت حمل میں ۵ روز خون آیا ازاں بعد پندرہ روز طہر رہا پھر وضع حمل ہوا اور خون جاری ہوا۔

حکم :۔ دوسرا خون نفاس ہے اور پہلا استحاضہ' فاصلہ اگرچہ طہر تام کا ہے لیکن حمل پہلے خون کو حیض شمار کرنے سے مانع ہے۔

مسئلہ :۔ طہر ناقص (پندرہ دن سے کم) جاری خون کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا دو خون کے درمیان فاصل قرار نہیں دیا جاتا۔

وضاحت :۔ طہر ناقص اور دونوں طرفوں کے خون اگر دس دن سے زائد نہ ہو تو سارا حیض شمار ہو گا۔ اگر دس دن سے زائد ہو اور وہ عورت معتادہ ہو تو ایام عادت سے زائد استحاضہ اور اگر معتادہ نہ ہو تو دس دن سے زائد استحاضہ شمار ہو گا۔ معتادہ کی صورت میں ایام عادت اور غیر معتادہ کی صورت میں دس دن حیض شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ نفاس کی مدت میں دو خون کے درمیان طہر فاسد جاری خون کے حکم میں ہوتا ہے یہ دو خون کے مابین فصل نہیں بن سکتا۔

مثال :۔ بچہ کی ولادت ہوئی اور متصل بعد خون ختم ہو گیا چالیسویں دن خون دیکھا۔

حکم :۔ ساری مدت (چالیس روز) نفاس شمار ہو گا۔ کیونکہ درمیانی طہر فاسد ہے اور جاری خون کے حکم میں ہے۔

وضاحت :۔ دوسرا خون اگر چالیس روز کے اندر آئے تو یہ طہر فاسد فاصل نہ بن سکے گا اور اگر چالیس روز کے بعد آئے تو فاصل قرار پائے گا۔ بشرطیکہ ان دو خون کے درمیان طہر تام ہو۔ ایسے طہر کو جاری خون کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ اگر طہر ناقص ہو تو فاصل قرار نہیں دیا جائے گا۔

مثال :۔ بعد ولادت ۵ روز خون آیا۔ ۱۵ روز طہر رہا پھر ۵ روز خون اور ۱۵ دن طہر اس کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا۔

حکم :۔ پہلے پچیس روز حیض ہے اس کے بعد پندرہ روز طہر تو نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت (چالیس روز) ختم ہو گئی لہٰذا اس کے بعد کا خون ما قبل سے متصل نہیں بلکہ وہ بمقدار نصاب حیض ہو گا۔

مسئلہ :۔ طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں طہر عمر بھر بھی ہو سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ جب خون مسلسل جاری ہو جائے اور عورت کے لئے ایام طہر کی عادت مقرر ہے تو اس کی عادت کا اعتبار کیا جائے گا عادت کے ایام کے مطابق اس کا طہر شمار کیا جائے گا۔ نیز ان ایام میں جاری خون استحاضہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ حیض اور نفاس کا خون ایک دفعہ جتنے ایام رہا وہی عادت شمار ہو گی۔ مبتداۂ ہو یا پہلے معتادہ یعنی مبتداۂ کو پہلی بار جتنے ایام حیض رہا وہی اس کے لئے آئندہ بطور عادت شمار ہوں گے اور معتادہ کو ایک دفعہ عادت کے خلاف کم یا زیادہ خون حیض یا نفاس آیا اب وہ وہی کم یا زیادہ اس کے لئے عادت قرار پائے گی۔

مثال :۔ کسی کی عادت ہر ماہ کے آغاز میں پانچ روز حیض ہے اب اسے بجائے پانچ کے چھ روز خون آیا۔

حکم :۔ یہ چھ روز خون بالاتفاق حیض ہے اور مفتی بہ قول کے مطابق آئندہ اس کی عادت حیض میں چھ روز شمار ہو گی۔ اگر اس سے اگلے ماہ آغاز ماہ سے خون جاری ہو اور مسلسل جاری رہا تو اب چھ روز حیض شمار ہو گا اور مہینہ کے باقی ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔

فصل

(حیض' نفاس اور استحاضہ کی ابتداء اور اختتام)

مسئلہ :۔ بالغ عورت سے اگر خون ظاہر ہو جائے یعنی فرج داخل سے خارج ہو کر فرج خارج تک آ جائے یا فرج داخل کے سرے پر ظاہر ہو جائے۔ اگرچہ وہ فرج داخل سے منفصل نہ ہو تو حیض اور نفاس کا حکم ثابت ہو جائے گا۔ بشرطیکہ وہ دم صحیح ہو یعنی حیض کی صورت میں تین دن سے کم نہ ہو اور نفاس کی صورت میں بچہ مکمل طور پر جسم سے خارج ہو جائے یا اس کا اکثر حصہ خارج ہو جائے۔

مسئلہ :۔ پیشاب اور پاخانہ کا بھی یہی حکم ہے یعنی پاخانہ کے مقام' سوراخ ذکر یا فرج سے محض ظاہر ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ وہ خارج نہ ہوئے ہوں۔

مسئلہ :۔ عورت کے بالغ ہونے کی کم از کم مدت نو سال ہے۔

مسئلہ :۔ خون' پیشاب یا پاخانے کے اترنے کا صرف احساس ہوا اور ظاہر نہ ہوئے یا مخرج پر کوئی چیز باندھ کر یا روئی وغیرہ ٹھونس کر اسے بند کر دیا جائے تو حیض' نفاس' پیشاب اور پاخانہ کا حکم ثابت نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ حیض اور نفاس کا خون ایک بار ظاہر ہو گیا پھر اسے روک لیا تو ان کا حکم باقی رہے گا۔ اسی طرح منی کا کچھ حصہ خارج ہوا اور بقیہ روک لیا تو جنابت ثابت ہو جائے گی۔

مسئلہ :۔ استحاضہ کا خون ایک دفعہ جاری ہوا پھر اسے روک لیا تو استحاضہ کا حکم بھی ختم ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ پیشاب اور پاخانہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے نجاست صرف ظاہر ہو جائے یا خون زخم کے کناروں کے برابر ہو جائے تو وضو نہ ٹوٹے گا بلکہ ایسی

صورت میں طہارت اس وقت زائل ہو گی جب کہ نجاست خود بخود خارج ہو کر پھیلے یا اس کو نکالا جائے۔ یہاں تک بہہ جائے اور ایسے عضو پر پہنچ جائے جس کا دھونا غسل جنابت میں واجب ہے۔

مسئلہ :۔ زخم سے خون وغیرہ مسلسل بہنے کے باعث کوئی صاحب عذر ہے اگر اس نے کسی طریقہ سے خون وغیرہ کو بند کر لیا تو اب عذر ختم ہو گیا۔ استحاضہ کا بھی یہی حکم ہے جس طرح کہ عنقریب مذکور ہوا۔

مسئلہ :۔ کسی کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی اور خون نہ دیکھا جب بھی نفاس ثابت ہو گا۔ اس کے ذمہ نفاس کی وجہ سے غسل واجب ہو گا۔

مسئلہ :۔ بچے کی ولادت فرج سے نہ ہوئی بلکہ آپریشن کے ذریعہ پیٹ سے بچہ نکال لیا گیا اگر فرج سے خون جاری ہو تو نفاس ہو گا اور اگر فرج سے خون جاری نہ ہو تو نفاس نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ بچہ جو ماں کے پیٹ سے مردہ پیدا ہوا اگر اس کے کچھ اعضاء بن چکے ہوں جیسے بال' ناخن' ہاتھ' پاؤں اور انگلیاں وغیرہ تو یہ پورے بچے کے حکم میں ہو گا اس کی پیدائش کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس شمار ہو گا اور اگر اس کا کوئی عضو بھی نہ بنا ہو تو وہ بچے کے حکم میں نہ ہو گا ایسے بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والا خون حیض شمار ہو گا بشرطیکہ حیض کا کم از کم نصاب پورا ہو یا اس سے زائد ہو اور اس کے قبل ایک کامل طہر گذر چکا ہو اگر یہ دونوں شرطیں نہ ہوں یا ایک شرط نہ پائی جائے تو استحاضہ شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ ایک حمل سے دو یا دو سے زائد بچے پیدا ہوں یعنی ہر دو کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے کم مدت کا فاصلہ ہو اگرچہ پہلے اور تیسرے کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے زائد مدت کا فاصلہ ہو تو نفاس کی ابتدا پہلے بچے کی ولادت کے بعد سے ہو گی۔

مسئلہ :۔ عورت جب ایاس (بچہ پیدا ہونے سے ناامیدی) کی عمر کو پہنچ جائے تو

عموماً حیض آنا قدرتی طور پر بند ہو جاتا ہے اور یہ ۵۵ سال ہے اتنی عمر کے بعد اگر خون حیض ختم ہو جائے تو "ایاس" کا حکم لگایا جائے گا ورنہ نہیں

مسئلہ :۔ ۵۵ برس کی عمر کے بعد خالص خون (یعنی سیاہ یا خالص سرخ رنگ کا خون) دیکھا اگر وہ حیض کے نصاب کو پہنچ جائے تو حیض شمار ہو گا اور اگر خالص خون نہ دیکھا بلکہ زرد، گدرا یا مٹیالا رنگ دیکھا تو حیض نہ ہو گا بلکہ استحاضہ شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ ۵۵ برس کی عمر سے پہلے جس رنگ کا خون آئے مثلاً زرد، گدرا یا مٹیالا تو حیض شمار ہو گا۔

فصل --- کرسف

مسئلہ :۔ کپڑے وغیرہ کا وہ ٹکڑا جو فرج وغیرہ کے منہ پر رکھا جاتا ہے کرسف کہلاتا ہے۔ حیض کے دوران باکرہ عورت کے لئے اس کا استعمال مستحب ہے۔ حالت طہر میں اس کے لئے اس کا استعمال مستحب نہیں۔ شادی شدہ عورت کے لئے اس کا ہر وقت استعمال مستحب ہے۔ حالت حیض ہو یا نہ ہو خصوصاً نماز کی ادائیگی کے لئے اس کو احتیاطاً استعمال کرے اگر اس کے بغیر نماز ادا کی تو درست ہے۔

مسئلہ :۔ دوران حیض، حیض کے خون کی بدبو دور کرنے کے لئے اس پر مسک وغیرہ خوشبو لگا لینا مسنون ہے۔

مسئلہ :۔ پورے کرسف کو فرج داخل میں رکھنا مکروہ ہے۔ فرج خارج میں رکھنا چاہئے۔

مسئلہ :۔ حیض یا نفاس جاری تھا رات کو کرسف رکھ کر سوئی۔ صبح اس پر خالص سفیدی دیکھی تو رکھنے کے وقت سے وہ پاک سمجھی جائے گی اور اس کے

ذمہ عشاء کی نماز کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ سوتے وقت پاک تھی کرسف استعمال کر کے سوئی صبح کو اس پر خون دیکھا تو جس وقت سے خون دیکھا اس وقت سے حیض شمار ہو گا اگر کرسف رکھنے سے پہلے عشاء کی نماز ادا نہ کی تھی تو عشاء کی نماز قضا کرے۔

مسئلہ:۔ کرسف فرج خارج میں رکھا اس کا کچھ حصہ خون سے تر ہو گیا اگرچہ فرج میں رکھی ہوئی اندرونی طرف ہو اگر وہ خون حیض ہے تو حیض ثابت ہو جائے گا اور اگر استحاضہ ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ:۔ کرسف فرج داخل میں رکھا (جو مکروہ ہے) اور کچھ حصہ اس سے باہر ہے اگر اس کی اندرونی طرف خون آلود ہو گئی لیکن خون کی تری فرج داخل کی بیرونی طرف نہ پہنچی تو حیض یا استحاضہ ثابت نہ ہو گا ہاں کرسف کو نکالا تو حیض یا استحاضہ اس وقت سے ثابت ہو گا جب اس کو نکالا اور اگر خون کی تری فرج داخل کی بیرونی طرف ظاہر ہو گئی تو بھی حیض یا استحاضہ ثابت ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ کرسف مکمل طور پر فرج داخل میں رکھا اس طرح کہ اس کا کوئی حصہ بھی فرج داخل کے بیرونی کنارہ سے باہر یا برابر نہیں اگر وہ سارا خون آلود ہو جائے اور خون باہر نفوذ نہ کرے تو حیض یا استحاضہ کا حکم ثابت نہ ہو گا ورنہ ثابت ہو جائے گا یعنی اس کا کچھ حصہ فرج داخل کے بیرونی کنارہ سے باہر یا برابر ہو یا خون باہر نفوذ کر آئے تو حیض یا استحاضہ ثابت ہو جائے گا۔

فصل ——— مبتداۂ اور معتادہ کے احکام

مسئلہ:۔ مبتداۂ سے جاری ہونے والا خون حیض شمار ہو گا بشرطیکہ کم از کم مدت طہر سے کم نہ ہو اگر حیض کے زیادہ سے زیادہ نصاب (دس دن) سے تجاوز کر جائے تو زائد حیض نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ پہلی دفعہ بچہ جننے والی سے جو خون جاری ہو گا نفاس شمار کیا جائے گا۔ اگر خون چالیس روز سے تجاوز کر جائے تو زائد نفاس نہ ہو گا۔

وضاحت :۔ اوپر مذکورہ ہر دو مسئلوں میں یہ ملحوظ رہے کہ طہر ناقص جاری خون کے حکم میں ہوتا ہے۔

مثال (۱) :۔ مبتداۂ نے ایک گھڑی خون دیکھا پھر چودہ دن طہر رہا پھر ایک گھڑی خون جاری رہا۔

حکم :۔ پہلے دس روز حیض ہے خون کی ابتداء پورے دس مکمل ہونے پر اس پر غسل ضروری ہے اگر ان دس ایام میں رمضان المبارک کے روزے رکھتی رہی تو ان کی قضا کرے۔

مثال (۲) :۔ پہلا بچہ پیدا ہوا تھوڑا سا خون جاری رہا اور ختم ہو گیا پھر چالیسویں دن کے آخری وقت میں خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ یہ پورے چالیس روز نفاس ہے کیونکہ ولادت کے بعد چالیس دن تک کے عرصہ کے درمیان طہر قلیل ہو یا کثیر نفاس ہو گا۔

مثال (۳) :۔ پہلے بچے کی ولادت کے بعد تیس دن خون آیا اور ختم ہو گیا پھر دن سے پہلے یعنی ولادت سے پینتالیس ایام کے اندر خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ پہلے چالیس روز نفاس ہے اور دوسرا خون استحاضہ کا ہے حیض نہیں کیونکہ نفاس اور حیض کے درمیان طہر تام ہونا ضروری ہے جو پایا نہیں گیا طہر تام کم از کم پندرہ دن ہے۔

مثال (۴) :۔ پہلے بچہ کی ولادت کے بعد تیس روز خون آیا پھر پورے پندرہ دن یا ان کے بعد خون آیا یعنی دوسرا خون ولادت کے روز سے ۴۵ دن یا اس کے بعد آیا۔

حکم :۔ صرف پہلے تیس روز نفاس شمار ہو گا۔ دو خون کے درمیان طہر تام یعنی

پندرہ دن یا اس سے زائد فاصلہ ہے لہٰذا اب خون حکماً جاری شمار نہیں کیا جا سکتا دوسرا خون اگر حیض کے نصاب کو پہنچ جائے تو حیض ہو گا ورنہ استحاضہ' مثال تین میں دو خون کے درمیان طہر تام فاصل نہیں۔

سوال :۔ پیچھے بیان ہوا کہ نفاس کے دو خون کے درمیان ۱۵ روز بلکہ اس سے زائد دنوں کا وقفہ (طہر) ہو تو وہ فاصل نہیں ہوتا بلکہ وہ حکمی طور پر جاری خون ہوتا ہے موجودہ صورت میں ایسا کیوں نہیں؟

جواب :۔ مدت نفاس (جو کہ چالیس روز ہے) میں اگر دو خون کے درمیان وقفہ پندرہ دن یا زائد ہو تو فاصل نہیں ہوتا اگر دوسرا خون چالیس روز کے اندر نہیں بلکہ بعد میں آئے اور وقفہ پندرہ دن ہو یا زائد ہو تو وہ فاصل ہوتا ہے موجودہ صورت میں دوسرا خون پینتالیس روز کے بعد جاری ہوا۔

فصل

(حیض و نفاس میں عادت کی تبدیلی کے قوانین)

مسئلہ :۔ حیض و نفاس میں مستورات کی عموماً ایک عادت ہوتی ہے خون اگر عادت کے موافق آئے تو حکم ظاہر ہے۔ اگر خون عادت کے موافق نہ آیا بلکہ مخالف آیا تو بعض صورتوں میں عادت کی تبدیلی کا حکم لگایا جائے گا اور بعض صورتوں میں عادت کے برقرار رہنے کا حکم دیا جائے گا خلاف عادت خون کے حکم کی پہچان کہ وہ حیض ہے یا نفاس یا استحاضہ عادت کے شرعاً تبدیل ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ اگر حیض یا نفاس کے تبدیل ہونے کا شرعاً حکم نافذ نہ ہو تو حیض و نفاس سابقہ عادت کے مطابق شمار ہوں گے اور زائد خون استحاضہ ہے۔

نوٹ :۔ حیض یا نفاس کی عادت کے تبدیل ہونے کا قانون مباحث حیض میں نہایت اہم ہے اسے اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے۔ اکثر مستورات اس سے بے

خبر ہوتی ہیں جس سے نماز، روزہ وغیرہ مسائل میں شدید غلطیوں کا ارتکاب کرتی ہیں۔

مسئلہ:۔ نفاس میں عادت کی تبدیلی صرف تعداد ایام میں کمی یا بیشی سے ہوتی ہے۔

مسئلہ:۔ (نفاس میں عادت کے تبدیل ہونے کا قانون) ولادت کے بعد خون جاری ہوا اور مسلسل جاری رہا اگرچہ حکمی طور پر ہو یہاں تک کہ چالیس دن سے بھی زیادہ آیا تو سابقہ عادت برقرار رہے گی تبدیل نہ ہوگی ایسی صورت میں عادت کے مطابق ایام نفاس شمار ہو گا۔ اس سے زائد استحاضہ۔ خون اگر چالیس ایام سے متجاوز نہ ہو عادت کے دنوں سے کم ہو یا زائد تو عادت کے تبدیل ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ جتنے دن خون آیا سب نفاس شمار ہو گا اور وہی آئندہ کے لئے عادت شمار ہو گی۔

تبدیلی عادت نفاس کے قانون کی تفہیم و توضیح کے لئے چند مثالیں

پہلی مثال:۔ پہلے عادت نفاس بیس روز تھی بچہ پیدا ہوا دس روز خون آیا بیس روز خون نہ آیا پھر گیارہ روز خون آیا۔

حکم:۔ پہلے بیس روز نفاس شمار ہو گا اگرچہ ان میں سے آخری دس دن ایسے ہیں جن میں خون نہ آیا عادت سابقہ برقرار رہے گی۔

وضاحت:۔ بیس روز جن میں خون نہ آیا ایسے دو خونوں کے درمیان ہے جو زیادہ سے زیادہ مدت نفاس (چالیس روز) کے اندر ہیں۔ لہٰذا ان بیس روز میں خون حکمی طور پر جاری سمجھا جائے گا اور کل مدت خون جاری رہنے کی حقیقی اور حکمی زیادہ سے زیادہ مدت نفاس سے زائد ہے یعنی دس روز حقیقی خون + بیس روز

حکمی خون + گیارہ روز حقیقی خون = اکتالیس روز، لہٰذا اب نفاس کے ایام عادت کے مطابق ہی رہیں گے یعنی بیس روز نفاس اور اکیس یوم استحاضہ (منہل الواردین ص ۲۲ مع زیادت)

دوسری مثال :۔ نفاس کی عادت بیس روز تھی بچہ کی پیدائش کے بعد ایک دن خون آیا تیس دن خون نہ آیا پھر ایک دن خون آیا اس کے بعد چودہ روز خون بند رہ کر ایک روز خون آیا۔

حکم :۔ نفاس بمطابق عادت بیس روز حیض شمار ہو گا۔

وضاحت :۔ پہلے تیس ایام جن میں خون نہ آیا دو ایسے خونوں کے درمیان واقع ہیں جو زیادہ سے زیادہ مدت نفاس (چالیس روز) کے اندر ہیں لہٰذا ان میں خون حکماً جاری مانا جائے گا اور بعد والا چودہ دن کا طہر بھی چونکہ کم از کم مدت طہر (پندرہ روز) سے کم ہے لہٰذا ان میں خون حکماً جاری سمجھا جائے گا یعنی کل مدت (ایک دن حقیقی خون + تیس دن حکمی خون + ایک روز حقیقی خون + چودہ دن حکمی خون + ایک روز حقیقی خون = ۴۷ روز) میں سے پہلے بیس روز نفاس شمار ہو گا اور باقی ستائیس دن استحاضہ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (منہل الواردین ص ۲۲ مع زیادت)

تیسری مثال :۔ عادت سابقہ بیس روز نفاس ہے۔ بچہ کی پیدائش کے بعد ۵ دن خون دیکھا۔ ۳۴ روز طہر رہا پھر ایک دن خون آیا۔

حکم :۔ یہ تمام مدت یعنی چالیس روز نفاس شمار ہو گا۔

وضاحت :۔ ۳۴ روز جن میں خون نظر نہ آیا وہ دو ایسے خونوں کے درمیان واقع ہے جن سے مل کر (۵ + ۳۴ + ۱ = ۴۰ روز) زیادہ سے زیادہ مدت نفاس بن جاتی ہے ان چونتیس ایام میں خون حکماً جاری شمار ہو گا لہٰذا یہ تمام مدت (۴۰ دن) نفاس شمار ہو گا۔ (منہل الواردین ص ۲۲ مع زیادت)

چوتھی مثال :۔ عادت نفاس بیس روز ہے بچہ کی ولادت کے بعد اٹھارہ دن خون دیکھا بائیس روز خون نہیں دیکھا گیا پھر ایک دن خون آیا۔

حکم :۔ پہلے اٹھارہ دن نفاس شمار ہو گا بائیس دن طہر اور ایک دن استحاضہ اگر آخری خون ایک دن کی بجائے تین یا اس سے زیادہ لیکن دس سے کم ہوتا تو یہ آخری خون حیض شمار ہوتا۔ عادت بیس روز سے بدل کر اٹھارہ روز ٹھہرے گی۔

وضاحت :۔ کل مدت (۱۸ + ۲۲ + ۱) ۴۱ ایام بنتی ہے۔ بائیس روزہ طہر اپنے ماقبل اور مابعد خون سے مل کر زیادہ سے زیادہ مدت نفاس ۴۰ روز سے زائد ہے لہٰذا اسے صحیح طہر شمار کیا جائے گا اور دوسرا خون چالیس دن کے اندر اندر جاری ہو جائے تو طہر میں خون سمجھا جائے گا اور اگر چالیس دن کے بعد دوسرا خون نظر آئے تو درمیانہ طہر صحیح شمار ہو گا۔ (منہل الواردین ص ۲۲ مع زیادت)

مسئلہ :۔ حیض کی عادت میں تبدیلی تین طرح کی ہو سکتی ہے۔

۱۔ تعداد ایام میں کمی یا زیادتی

۲۔ ایام عادت میں تقدم و تاخر

۳۔ تعداد ایام میں کمی بیشی کے ساتھ ساتھ تقدیم و تاخیر

مسئلہ :۔ حیض کی عادت میں تبدیلی کا قانون

نوٹ :۔ تفہیم میں آسانی کی غرض سے قانون کئی شقوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر شق کے ساتھ مثالیں لکھ دی گئی ہیں تاکہ سمجھنے میں مزید آسانی ہو۔

شق (۱) :۔ حیض کا خون خلاف عادت دس دن سے زیادہ جاری رہا۔ ایام عادت میں کم از کم نصاب حیض (تین دن) بھی نہ آیا یعنی عادت کے دنوں میں خون بالکل نہ آیا یا تین روز سے کم آیا تو ایسی صورت میں ایام عادت کی تقدیم و تاخیر کا حکم لگایا جائے گا۔ تعداد ایام میں سابقہ عادت برقرار رہے گی ان میں کمی بیشی کا حکم نہ لگایا جائے گا۔ حیض کی ابتداء اس وقت سے شمار ہو گی جب اسے

خون آنا شروع ہوا اور یہی عادت شمار کی جائے گی۔

مثال :۔ عادت ہر ماہ کے پہلے پانچ روز حیض ہے ان پانچ ایام میں خون نہ آیا یا ان میں پہلے تین دن خون نہ آیا اور آخری دو دن خون آیا اور یہ خون گیارہ روز جاری رہا۔

حکم :۔ خون شروع سے لے کر پانچ روز تک (جو کہ سابقہ عادت کے برابر تعداد میں ہیں) حیض شمار ہو گا آئندہ کے لئے عادت ہر ماہ کی چھ تاریخ یا چار تاریخ حیض کا آغاز شمار ہو گی۔ عادت کے تبدیل ہونے کا حکم باعتبار زمانہ کے ہو گا نہ باعتبار تعداد ایام

شق (۲) :۔ خلاف عادت خون آیا اور دس دن سے زائد آیا لیکن ایام عادت میں کم از کم مدت نصاب یا اس سے زائد خون آیا تو ایام عادت میں آنے والا خون حیض شمار ہو گا اور باقی استحاضہ

مثال :۔ کسی کی عادت ہر ماہ پہلے پانچ روز حیض ہے ان عادت کے ایام میں سے پہلے دو روز خون نہ آیا تیسرے دن خون شروع ہوا اور گیارہ روز تک خون جاری رہا۔

حکم :۔ خون جاری ہونے سے لے کر پہلے تین دن (سابقہ ایام عادت کا تیسرا' چوتھا' پانچواں دن) حیض شمار ہو گا۔ تعداد یوم کے اعتبار سے عادت تبدیل ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ دنوں کی تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے نہیں۔

شق (۳) :۔ خون خلاف عادت دس دن سے زائد آیا لیکن پورے ایام عادت میں خون جاری رہا تو ہر طرح سے عادت برقرار رہنے کا حکم لگایا جائے گا۔

مثال :۔ عادت ہر ماہ کے پہلے پانچ روز حیض ہے اسے ان پانچوں دنوں کو خون آیا پھر پانچ روز طہر رہا اس کے بعد ایک دن خون آیا۔

حکم :۔ پہلے پانچ دن حیض شمار ہو گا عادت ہر طرح سے (تعداد اور وقت)

برقرار رہنے کا حکم لگایا جائے گا۔

وضاحت :۔ پانچ روز کا طہر مکمل طہر نہیں اس لئے یہ جاری خون کے حکم میں ہے گویا خون گیارہ روز جاری رہا۔

شق (۴) :۔ خون خلاف عادت آیا دس دن یا اس سے کم جاری رہا تو یہ سب حیض شمار ہو گا باعتبار تعداد ایام عادت کے بدل جانے کا حکم لگایا جائے گا بشرطیکہ خون ختم ہونے کے بعد پورا طہر (کم از کم پندرہ روز) پاک رہی ہو اگر پورا طہر پاک نہ رہی تو سابقہ عادت کے ایام کے مطابق حیض شمار ہو گا عادت ہر طرح سے برقرار رہنے کا حکم دیا جائے گا۔

مثال (۱) :۔ عادت مہینے کے آغاز کے پانچ دن حیض تھی اسے چھ دن خون آیا بعدہ پندرہ روز یا زائد خون نہ آیا۔

حکم :۔ چھ دن حیض شمار ہو گا عادت کی تبدیلی کا حکم باعتبار تعداد ایام لگایا جائے گا۔

مثال (۲) :۔ کسی کو پانچ دن مہینے کی ابتداء میں حیض کی عادت تھی۔ اسے چھ دن خون آیا پھر چودہ دن یا اس سے کم پاک رہی پھر خون آیا۔

حکم :۔ پہلے پانچ روز (عادت کے مطابق) حیض شمار ہو گا اور چھٹے روز کا خون استحاضہ اس دن کی ترک کردہ نمازیں اور رمضان المبارک کا روزہ قضا کرے۔

حیض میں تبدیلی عادت کے قانون کی وضاحت کے لئے مزید چند مثالیں :۔

مثال (۱) :۔ کسی کی عادت پانچ روز حیض ہے اور ۵۵ روز طہر لیکن اس نے (موافق عادت) پانچ روز حیض دیکھا اور مخالف عادت صرف ۱۵ روز طہر اور پھر گیارہ روز خون دیکھا۔

حکم :۔ پہلے ۵ روز حیض بعد کے پندرہ روز طہر اور بعد کے گیارہ روز خون سے پہلے ۵ روز دوسرا حیض شمار ہو گا زمانہ کے اعتبار سے دوسرے حیض کی تبدیلی کا

حکم دیا جائے گا لیکن تعداد ایام کے اعتبار سے عادت برقرار رہے گی۔

وضاحت :۔ تبدیلی حیض کی شق (ا) کی مثال ہے دوسرا خون جو پندرہ روزہ طہر کے بعد جاری ہوا دس دن سے زائد ہے اور سابقہ عادت ۵۵ روز طہر ہے تو چونکہ عادت کے ایام میں خون بالکل نہیں آیا کیونکہ عادت ۵۵ روز بعد خون کی ہے لہٰذا اب زمانہ کے اعتبار سے حیض کے تبدیل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ تعداد ایام (یعنی پانچ روز) کے اعتبار سے عادت برقرار رہے گی۔ دوسرے خون کے گیارہ ایام سے پہلے پانچ روز حیض شمار ہو گا یعنی حیض کا آغاز دوسرے خون کی ابتداء سے ہو گا۔ (منہل الواردین ص ۴۳)

دوسری مثال :۔ عادت ۵ روز خون ۵۵ روز طہر کی ہے لیکن عادت کے مطابق ۵ روز خون دیکھ کر خلاف عادت ۴۶ روز طہر اور گیارہ روز خون دیکھا۔

حکم :۔ پہلے پانچ روز حسب عادت حیض ہے۔ ۴۶ روز طہر ہے اس کے بعد ۱۱ روز سے پہلے پانچ روز حیض شمار ہو گا زمانہ کے اعتبار سے عادت کے تبدیل ہونے لیکن تعداد ایام کے اعتبار سے تبدیل نہ ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

وضاحت :۔ دوسرا خون طہر تام یعنی پندرہ روز سے زائد یعنی ۴۶ روز کے بعد جاری ہوا اور دس روز سے متجاوز ہو گیا عادت ۵۵ روز کے بعد حیض کی ہے ایام عادت سے صرف آخری دو روز خون آیا۔ یعنی ۴۶ + ۱۱ = ۵۷۔ یعنی ۵۵ روز کے بعد کے دو دن۔ تو زمانہ کے اعتبار سے عادت کے تبدیل ہونے (یعنی ۵۵ روز کے بعد کی بجائے ۴۶ روز کے بعد) کا حکم لگایا جائے گا تعداد ایام کے لحاظ سے عادت برقرار رہے گی یعنی ۴۶ روز کے بعد جاری ہونے والے خون سے پہلے پانچ روز حیض شمار ہو گا۔ یہ مثال بھی شق نمبر ا کی ہے۔ (منہل الوادین ۴۳ مع وضاحت)

تیسری مثال :۔ عادت ۵ روز خون ۵۵ روز طہر کی ہے (عادت کے موافق) ۵ روز خون دیکھا (لیکن خلاف عادت) ۴۸ روز طہر اور بارہ روز خون دیکھا۔

حکم :۔ ہر لحاظ (تعداد اور زمانہ کے اعتبار) سے عادت برقرار ہے کسی طرح کی تبدیلی نہیں۔

وضاحت :۔ یہ شق نمبر ۲ کی ایک جزو کی مثال ہے دوسرا خون طہر تام یعنی ۴۸ روز بعد جاری ہوا اور بارہ دن (یعنی ۱۰ دن سے زائد) تک رہا اور عادت ۵۵ روز کے بعد خون جاری ہونے کی ہے اب ۴۸ + ۱۲ = ۶۰ دن سے ۵۵ روز طہر کی عادت کے بعد ۵ روز جاری رہنے والا خون چونکہ تعداد اور زمانہ کے مطابق ہے لہٰذا اسے حیض شمار کیا جائے گا۔ اور پہلے سات روز کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ (منہل الواردین ۲۳ مع زیادت)

چوتھی مثال :۔ عادت ۵ روز حیض ہے اور ۵۵ روز طہر کی ہے عادت کے موافق ۵ روز خون آیا پھر خلاف عادت ۵۴ روز طہر رہا۔ بعدہ ایک روز خون اور چودہ روز طہر پھر ایک دن خون آیا۔

حکم :۔ پہلے پانچ روز کا حیض ہونا ظاہر ہے پھر ۵۴ روز طہر ایک روز استحاضہ اس طرح عادت طہر مکمل ہوئی اور ۱۴ روز طہر ناقص کے پہلے پانچ روز حیض باقی ۹ دن استحاضہ اور بعد کا ایک دن بھی استحاضہ ہے۔ عادت ہر اعتبار سے برقرار ہے۔

وضاحت :۔ ۱۴ روز طہر ناقص ہے کیونکہ کم از کم طہر صحیح ۱۵ دن ہوتا ہے اور طہر ناقص جاری خون کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا عادت طہر ۵۵ روز جن میں ۵۴ روز طہر اور ایک روز استحاضہ ہے بعد طہر ناقص کے پہلے پانچ روز حیض شمار ہوگا باقی استحاضہ۔ لہٰذا ان ایام میں احکام استحاضہ نافذ ہوں گے یہ بھی شق نمبر ۲ کی مثال ہے۔ (منہل الواردین ۲۳ مع زیادت)

پانچویں مثال :۔ عادت پانچ روز حیض ہے اور ۵۵ روز طہر ہے موافق عادت ۵ دن خون دیکھا لیکن خلاف عادت ۵۷ دن طہر پھر تین دن خون بعدہ ۱۴ روز طہر اور ایک روز خون

حکم :۔ پہلے پانچ روز حیض پھر ۵۷ روز طہر بعد کے تین دن حیض شمار ہوں گے ۱۴ روز طہر ناقص ہے لہٰذا جاری خون استحاضہ شمار ہوگا بعد کا ایک دن کا استحاضہ ہونا ظاہر ہے تعداد اور ایام کے اعتبار سے حیض میں تبدیلی آ گئی (یعنی پانچ دن کی بجائے تین دن حیض شمار ہوگا۔ زمانہ کے اعتبار سے نہیں۔

وضاحت :۔ عادت ۵۵ روز طہر کے بعد ۵ روز حیض کی تھی اب ۵۷ روز کے بعد ۳ روز خون جاری رہا اور مابعد ۱۴ روز کا طہر جاری خون کے حکم میں ہے لہٰذا خون حکمًا دس روز سے زائد جاری رہا تو ایام عادت میں آنے والا ۳ دن خون۔ چونکہ کم از کم نصاب حیض ہے لہٰذا یہ حیض شمار ہوگا باقی استحاضہ یہ شق نمبر ۲ کی آخری مثال ہے۔ (منہل الواردین ۲۳ مع زیادت)

چھٹی مثال :۔ عادت ۵ روز حیض ۵۵ روز طہر ہے موافق عادت ۵ روز خون اور ۵۵ روز طہر رہا لیکن خلاف عادت بعدہ ۹ دن خون رہا۔

حکم :۔ پہلے ۵ روز حیض اور ۵۵ روز طہر ہونے میں کوئی خفا نہیں مابعد کے ۹ روز حیض شمار ہوں گے بشرطیکہ ان کے بعد طہر تام یعنی کم از کم ۱۵ روز ہو تعداد ایام کے اعتبار سے حیض میں تبدیلی کا حکم لگایا جائے گا۔

وضاحت :۔ قانون تبدیلی حیض کی شق نمبر ۳ کی مثال ہے ۵۵ روز بعد جاری ہونے والا خون دس روز سے زائد نہیں لہٰذا سارے کا سارا حیض شمار ہو گا۔ (منہل الواردین ۲۳ مع زیارت)

ساتویں مثال :۔ عادت ۵ روز حیض اور ۵۵ روز طہر ہے موافق عادت ۵ روز خون دیکھا لیکن خلاف عادت ۵۰ روز طہر رہا پھر دس دن خون آیا۔

حکم :۔ ۵ روز حیض ۵۰ روز طہر اور ۱۰ روز حیض ہے طہر اور حیض ثانی میں عادت کی تبدیلی کا حکم دیا جائے گا۔

وضاحت :۔ چونکہ ۵۰ روز کے بعد خون ۱۰ روز جاری رہا جو حیض کی زیادہ سے

زیادہ مدت ہے لہٰذا اس دن کے خون کو حیض شمار کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو قانون تبدیلی عادت در حیض شق نمبر ۳۔ (منہل الوار دین ۲۳ مع زیادت)

آٹھویں مثال :۔ عادت سابقہ۔ موافق عادت ۵ روز خون خلاف عادت ۵۴ روز طہر اور ۸ روز خون جاری رہا۔

حکم :۔ ۵ روز پہلے حیض بعد کے ۵۴ روز طہر اور ۸ روز حیض شمار ہو گا۔ طہر اور حیض میں تعداد ایام کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم لگا دیا جائے گا۔

وضاحت :۔ ۸ روز خون چونکہ زیادہ سے زیادہ مدت حیض (دس روز) سے کم ہے اور ایام عادت میں کم از کم نصاب سے زیادہ ہے یعنی ۷ دن ایام عادت میں آیا ہے۔ لہٰذا اسے حیض شمار کر کے صرف تعداد ایام کی تبدیلی کا حکم دیا جائے گا۔ اس کے لئے شرط ہے کہ اس کے بعد صحیح یعنی پندرہ روز یا زیادہ دن کا طہر ہو۔ (منہل الوار دین ۲۳)

نویں مثال :۔ عادت ۵ روز حیض ۵۵ روز طہر ہے۔ موافق عادت ۵ روز خون دیکھا خلاف عادت ۵۰ روز طہر ۷ دن خون آیا۔

حکم :۔ ۵ روز پہلے حیض بعدہ ۵۰ روز طہر اور پھر سات دن حیض شمار ہو گا۔ طہر میں تعداد ایام کے اعتبار سے اور حیض میں تعداد اور زمانہ کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم لگایا جائے گا۔

وضاحت :۔ ۵۰ روز طہر کے بعد ۷ دن خون آیا طہر میں عادت ۵۵ روز کی تھی اور حیض میں ۵۵ روز کے بعد ۵ روز کی عادت ہے۔ ایام عادت میں خون صرف دو روز آیا جو کہ کم از کم نصاب ۳ روز سے کم ہے۔ پورا نصاب عادت سے قبل ہے لہٰذا حیض میں تعداد ایام اور زمانہ دونوں کے اعتبار سے اور طہر میں صرف تعداد کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم لگایا جائے گا۔ (منہل الوار دین ۲۴)

دسویں مثال :۔ عادت ۵ روز حیض اور ۵۵ روز طہر ہے موافق عادت ۵ روز

خون خلاف عادت ۵۸ روز طہر اور تین روز خون دیکھا۔

حکم :۔ ۵ روز پہلے حیض ہے بعد کے ۵۸ روز طہر ہے اور ان کے بعد تین روز حیض ہے۔ طہر میں تعداد ایام کے اعتبار سے اور حیض میں تعداد اور زمانہ کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم دیا جائے گا۔

وضاحت :۔ ۵۵ روز طہر کے بعد ۵ روز حیض کی عادت ہے۔ یعنی دن نمبر ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰ حیض اب ۵۸ روز طہر رہا اس کے بعد تین روز یعنی دن نمبر ۵۹، ۶۰، ۶۱ خون آیا حیض کی عادت کے ایام میں صرف دو روز یعنی دن ۵۹، ۶۰ خون آیا جو کہ نصاب حیض سے کم ہے اور ایک روز عادت کے بعد خون آیا تو اب حیض میں تعداد ایام (یعنی پانچ کی بجائے تین) زمانہ دونوں کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم لگے گا۔ اور طہر میں صرف تعداد کی تبدیلی کا۔ (منہل الوار دین ۲۴)

گیارھویں مثال :۔ عادت ۵ روز حیض اور ۵۵ روز طہر کی ہے موافق عادت ۵ روز خون دیکھا خلاف عادت ۶۴ روز طہر اور سات روز خون دیکھا۔

حکم :۔ ۵ روز پہلے حیض ۶۴ روز طہر اور ۷ دن حیض شمار ہوگا۔ طہر میں تعداد کے اعتبار سے اور حیض میں تعداد اور زمانہ دونوں کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم دیا جائے گا۔

وضاحت :۔ عادت ۵۵ روز طہر کے بعد ۵ روز (یعنی دن نمبر ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰) حیض کی ہے اب ۶۴ روز طہر رہا تو حیض کے ایام عادت سے کسی روز بھی خون نہ آیا تو حیض کی تبدیلی کا حکم باعتبار تعداد ایام (یعنی ۵ کی بجائے ۷ روز) اور زمانہ لگایا جائے گا کیونکہ خون دس دن سے بھی کم رہا اور طہر میں صرف تعداد کے اعتبار سے۔ (منہل الوار دین ۲۴ مع زیادت)

بارھویں مثال :۔ عادت ۵ روز حیض ۵۵ روز طہر کی ہے موافق عادت ۵ روز خون آیا خلاف عادت ۶۴ دن طہر رہا اور گیارہ روز خون آیا۔

حکم :۔ پہلے پانچ دن حیض پھر ۱۴ دن طہر پھر ۵ روز حیض اور ٦ دن استحاضہ ہے۔ طہر میں صرف تعداد ایام اور حیض میں صرف زمانہ کے اعتبار سے تبدیلی کا حکم دیا جائے گا۔

وضاحت :۔ ۱۴ روز طہر کے بعد ۱۱ دن خون حیض کے زیادہ سے نصاب (۱۰ روز) سے زائد ہے لہٰذا عادت کے موافق ایام حیض شمار ہوگا اور باقی استحاضہ۔ یعنی ۵ روز حیض اور ٦ روز استحاضہ۔

مسئلہ :۔ ایام حیض میں عمومًا خون جاری ہوتا ہے جس سے اس کی شناخت ہو جاتی ہے لیکن معتادہ کے لئے کبھی حیض کا شرعًا حکم ہوتا ہے لیکن ابھی تک خون شروع نہیں ہوتا اسی طرح خون بظاہر ختم ہو جاتا ہے لیکن شرعًا حیض ابھی ختم نہیں ہوتا اور کبھی تو یوں بھی ہوتا ہے شرعی طور پر حیض کی حالت ہوتی ہے۔ اور اس تمام عرصہ میں خون جاری نہیں ہوتا۔ ملاحظہ ہو قانون حیض کی مزید وضاحت کے لئے مثال نمبر ۳۔

فصل ـــــ حیض و نفاس کے منقطع ہونے کے مسائل

مسئلہ :۔ حیض کی صورت میں خون پورے دس روز (زیادہ سے زیادہ مدت حیض) حقیقی طور پر یا حکمی طور پر اسی طرح نفاس کا خون حقیقی یا حکمی طور پر چالیس روز (زیادہ سے زیادہ مدت نفاس) پر ختم ہوا تو عورت کے حیض یا نفاس سے پاک ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اس کے خاوند کے لئے غسل حیض و نفاس سے قبل بھی مجامعت جائز ہے لیکن غسل کے بعد تک موخر کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ :۔ زیادہ سے زیادہ مدت حیض یا نفاس کے بعد ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ کسی فرض نماز کا اتنا حصہ باقی ہے کہ اس میں صرف لفظ "اللہ" کہہ سکتی ہے تو اس نماز کی قضا اس کے ذمہ لازم ہے اگر فرض نماز کا اتنا وقت باقی ہے کہ

غسل کر کے نماز ادا کر سکتی ہے تو اس پر نماز ادا کرنا واجب ہے۔ (ایسی صورت میں نماز قضا کرنے سے گناہ گار ہو گی) اگر اتنا وقت باقی نہ ہو تو پہلی صورت میں نماز کی قضا واجب نہیں اور دوسری صورت میں ادا کرنا واجب نہیں بلکہ قضا کرے اور اس قضا پر اسے گناہ نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ کسی کو زیادہ سے زیادہ مدت حیض یا نفاس کے پورا ہونے کے بعد فجر کا وقت شروع ہونے سے صرف ایک گھڑی پہلے پاک ہوئی تو رمضان المبارک میں اگلے روز کا روزہ رکھے نیز عشاء کی نماز قضا کرے کیونکہ عشا کے وقت کے اندر وہ پاک ہوئی اگر فجر کے وقت شروع ہونے کے متصل یا اس کے بعد پاک ہوئی تو اگلے روز رمضان المبارک کا روز درست نہ ہوگا اور نہ ہی نماز عشا کی قضا اس کے ذمہ ہے۔

مسئلہ :۔ نماز کی قضا واجب ہونے یا نہ ہونے کے لئے آخر وقت کا اعتبار ہے اگر بقدر تحریمہ فرض نماز کا وقت باقی ہے تو قضا واجب ہے ورنہ نہیں یہی حکم بلوغ اسلام، سفر، اقامت کے لئے ہے، بچہ بالغ ہوا، کافر مسلمان ہوا فرض نماز کا وقت صرف اس قدر باقی ہے کہ تحریمہ کہہ سکتا ہے تو نماز کی قضا ہے۔ مسافر ایسے وقت میں مقیم ہوا تو پوری نماز ادا کرنا واجب ہے نماز قصر نہیں پڑھ سکتا اور اگر مقیم تھا اور ایسے وقت میں سفر شروع کیا تو قصر ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ :۔ اکثر مدت حیض و نفاس سے قبل خون منقطع ہوا اور وہ خون ایام عادت سے کم نہ تھا تو نماز کے بارے میں اس کے لئے حکم یہ ہے کہ طاہر ہونے کے بعد اگر نماز فرض ہونے کے وقت سے اس قدر باقی ہو کہ وہ غسل کر کے تحریمہ کہہ سکتی ہو تو اس کے ذمہ اس نماز کی قضا ہے اگر غسل پر قدرت نہیں بلکہ عاجز ہے تو تیمم اور تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت کا باقی ہونا نماز کی قضا کے واجب ہونے کے لئے شرط ہے۔

وضاحت :۔ حیض یا نفاس اکثر مدت پر منقطع ہوئے تو نماز کی قضا کے واجب

ہونے کے لئے فرض نماز کے وقت کا صرف اتنا باقی ہونا شرط ہے جس سے تحریمہ کہہ سکتی ہو۔ بخلاف مسئلہ ہذا کی صورت سکے۔

مسئلہ :۔ حیض و نفاس کی اکثر مدت سے قبل خون منقطع ہونے کی صورت میں غسل یا تیمم سے فراغت سے قبل اس کی طہارت کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ غسل یا تیمم کے لئے صرف شدہ وقت بھی حیض یا نفاس میں شامل سمجھا جائے گا۔ جونہی غسل یا تیمم مکمل ہوگا اس کی طہارت کا حکم نافذ ہوگا۔ غسل یا تیمم کے بعد اگر اتنا وقت باقی نہ رہا کہ وہ تحریمہ کہہ سکتی تو اس پر قضا واجب نہ ہوگی اس طرح روزہ کے درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ غسل یا بصورت عذر تیمم کرنے اور تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار کے برابر رات کا وقت طلوع فجر سے پہلے ہو۔

مسئلہ :۔ غسل کرنے کے برابر وقت سے مراد اتنا وقت ہے جس میں پانی بھر سکے' لوگوں کی نظروں سے پردہ کر سکے' کپڑے اتار سکے اور غسل میں صرف فرائض ادا کر سکے۔ مسنون طریقہ سے غسل کا وقت مراد نہیں۔

مسئلہ :۔ اکثرت مدت سے قبل خون منقطع ہوا تو خاوند کے لئے اس سے وطی کرنا جائز نہیں جب تک غسل یا بصورت معذوری تیمم کر کے نماز ادا نہ کر لے اور اگر وہ غسل یا تیمم کر کے نماز ادا نہ کر سکی اور طہارت کے بعد ایک نماز کا وقت گذر گیا اور نماز اس کے ذمہ قضا واجب ہو گئی تو وطی کر سکتا ہے اگرچہ اس کی بیوی نے غسل نہ کیا ہو اگرچہ بہتر یہ ہے کہ وطی غسل کے بعد ہو۔

مثال نمبرا :۔ اکثر مدت سے قبل خون طلوع شمس سے تھوڑا سا پہلے منقطع ہوا کہ وقت نماز فجر کا اتنا تنگ ہے کہ غسل اور اس کے مقدمات (یعنی پانی بھرنا' کپڑے اتارنا اور ستر وغیرہ) اور نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کا وقت باقی نہیں نماز ظہر بھی وہ ادا نہ کر سکی۔

حکم :۔ خاوند کے لئے اس سے وطی جائز نہیں جب تک نماز عصر کا وقت داخل نہ ہو جائے۔

وضاحت :۔ نماز فجر وقت کی تنگی کے باعث اس پر واجب نہیں کیونکہ وہ غسل کے بعد تحریمہ کہنے سے بھی وقت تنگ ہے اس کے بعد زوال تک کسی نماز کا وقت نہیں فجر کے بعد اگلی نماز ظہر ہے اگر غسل کر کے ادا کر لیتی تو خاوند کے لئے وطی جائز تھی چونکہ وہ غسل کر کے نماز ادا نہ کر سکی اور اس کا وقت گذر گیا

اور نماز عصر کا وقت داخل ہو گیا اور ظہر کی نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو گئی تو اب اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

مثال نمبر ۲ :۔ اکثر مدت سے قبل خون اس وقت منقطع ہوا جب مغرب کی نماز کا بہت کم وقت باقی تھا کہ وقت کی کمی کے باعث غسل سے فارغ ہو کر تحریمہ نہ کہہ سکتی تھی رات بھر وہ غسل نہ کر سکی اور نماز عشاء قضا ہو گئی۔

حکم :۔ فجر کی نماز کا وقت داخل ہونے سے قبل خاوند وطی نہیں کر سکتا اگر عشاء کی نماز غسل یا بصورت معذوری تیمم سے ادا کر لیتی تو خاوند کے لئے رات ہی کو وطی کی اجازت تھی۔

وضاحت :۔ نماز مغرب وقت کی کمی کے باعث اس پر واجب نہیں اگلی نماز کا وقت طلوع فجر تک ہے۔ اس عرصہ میں وہ غسل یا تیمم کر کے نماز عشاء ادا نہ کر سکی اور فجر کی نماز کا وقت ہو گیا عشاء کی نماز اس کے ذمہ قضا ہو گئی تو اب اس سے وطی کر سکتا ہے فجر سے پہلے نہیں۔ کیونکہ نماز اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوئی۔

مسئلہ :۔ معتادہ کا خون حیض یا نفاس ایام عادت سے قبل منقطع ہو گیا لیکن حیض کی صورت میں کم از کم تین دن خون آیا وہ خون ایسے وقت منقطع ہوا کہ فرض نماز کا اتنا وقت باقی ہو کہ غسل کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو وہ نماز اس پر واجب ہو گی اور رمضان المبارک کا روزہ بھی رکھے گی اگر وقت اس سے کم ہو تو

واجب نہ ہوگی لیکن خاوند کے لئے اس سے وطی جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہوں۔

مثال نمبرا:۔ کسی کی عادت دس دن حیض ہے اسے تین دن حیض آیا اور خون منقطع ہو گیا چھ روز بعد میں بھی خون نہ آیا۔

حکم:۔ تین دن حیض کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھے لیکن جب تک عادت کے ایام (دس روز) نہ گذر جائیں خاوند کے لئے وطی کرنا جائز نہیں۔

مثال نمبر۲:۔ کسی کی عادت نفاس چالیس روز ہے ولادت کے بعد بیس روز تک خون جاری رہا اب اس کے بعد انیس دن سے خون منقطع ہے۔

حکم:۔ انقطاع خون کے بعد نماز پڑھے رمضان المبارک ہو تو روزے بھی رکھے لیکن خاوند کے لئے وطی جائز نہیں جب تک ایام عادت (چالیس روز) مکمل نہ ہو لیں۔

مسئلہ:۔ مبتداہ یا معتادہ کو خون جاری ہوا تین روز سے قبل منقطع ہو گیا نماز کے وقت مستحب کے آخر تک انتظار کرنا اس پر واجب ہے اگر دوبارہ خون جاری نہ ہو تو وضو کرے اور نماز ادا کرے۔ اس طرح خون اگر رات کو ختم ہو تو دن کو رمضان میں روزہ رکھے اور اگر دن میں ختم ہو تو دن کا باقی حصہ روزہ داروں کی مشابہت میں کھانے پینے سے اجتناب کرے اگر خون اس کے بعد دوبارہ جاری ہو جائے تو نماز اور روزہ چھوڑ دے اس کی طہارت کا حکم باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ مبتداہ یا معتادہ کا خون تین دن کے بعد ختم ہو لیکن عادت سے پہلے ختم ہوا تو بھی نماز پڑھے اور رمضان شریف ہو تو روزے رکھے اب نماز کی ادائیگی وضو سے درست نہیں بلکہ غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

مسئلہ:۔ معتادہ کا خون عادت پر یا اس کے بعد لیکن دس روز سے پہلے ختم ہوا

تو نماز کے مستحب وقت کے آخر تک انتظار واجب نہیں مستحب ہے۔ اس کے بعد غسل کرے اور نماز ادا کرے اگر دس دن کے اندر دوبارہ خون جاری ہو گیا اور خون دس روز سے زائد جاری نہ رہا نیز اس کے بعد کامل (پندرہ روز) طہر رہا تو اس کی طہارت کا حکم باطل ہو جائیگا خون اگر دس روز سے زائد جاری رہا یا دس روز پر ختم ہو گیا۔ لیکن مابعد طہر کامل نہ رہا دونوں صورتوں میں اس کے ایام عادت حیض شمار ہو گا اگر متداہ ہو تو دس دن حیض ہو گا۔

مسئلہ :۔ حیض میں کسی کی عادت اس طرح ہے کہ ایک روز خون ایک روز طہر دس روز تک یہی اس کی عادت ہے اس کا حکم یہ ہو گا کہ پہلے روز جب خون دیکھا نماز اور روزۂ رمضان ترک کرے اور طہر کے روز وضو سے نماز ادا کرے اور روزہ رکھے تیسرے روز پھر نماز اور روزہ ترک کرے اور چوتھے روز غسل کر کے نماز ادا کرے اور روزہ رکھے۔

آخر عشرہ تک یہی کرے یعنی خون کے دن نہ نماز پڑھے اور نہ ہی روزہ رکھے۔ طہر کے روز غسل کر کے نماز ادا کرے اور روزہ رکھے۔

مسئلہ :۔ نفاس کا خون جب بھی منقطع ہو غسل کرے اور نماز ادا کرے۔ اور روزہ رکھے۔ چالیس دن کے اندر اگر خون دوبارہ آئے تو طہارت کا حکم باطل ہو جائے گا۔ لہٰذا انقطاع پر دوبارہ غسل کرے چالیس دن کے اندر جتنی دفعہ جاری ہو طہارت کا حکم باطل ہو جائے گا۔ اور جتنی دفعہ منقطع ہو غسل کر کے نماز ادا کرے اور روزہ بھی رکھے۔

فصل ـــــ خون کے لگاتار جاری رہنے کے مسائل

مسئلہ :۔ معتادہ کو مسلسل خون شروع ہو گیا تو اس کا حیض اور طہر وہی شمار ہو گا جو اس کی عادت ہے بشرطیکہ اس کے طہر کی عادت چھ ماہ سے کم ہو اگر اس عادت طہر میں چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو تو حیض کی عادت برقرار رہے گی اور طہر ہر حیض کے بعد دو ماہ شمار کیا جائے گا۔ا

مسئلہ :۔ مبتداہ کو مسلسل خون شروع ہوا اگر وہ حاملہ نہیں تو اس کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) بالغ ہوتے ہی خون شروع ہوا اور مسلسل جاری رہا۔
(۲) ایک دم صحیح اور طہر صحیح کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔
(۳) ایک دم فاسد اور طہر فاسد کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔
(۴) ایک دم صحیح اور طہر فاسد کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا۔

مسئلہ :۔ پہلی صورت میں خون کے شروع ہونے سے دس دن تک حیض شمار ہو گا اور اس کے بعد بیس دن طہر ہو گا۔ پھر جب تک خون جاری رہے اسی طرح اس کا حیض اور طہر شمار ہو گا۔ اس کا نفاس چالیس روز شمار ہو گا اور اس کے بعد بیس روز طہر پھر دس روز حیض اور بعد میں اسی طرح اس کا حیض اور طہر شمار ہو گا (یعنی دس روز حیض اور بیس روز طہر)۔

مسئلہ :۔ دوسری صورت میں کہ متبداہ نے دم صحیح اور طہر صحیح گزارا پھر مسلسل خون جاری ہو گیا تو وہ معتادہ شمار ہو گی اور جو حکم معتادہ کا بیان ہوا اس کے حق میں نافذ ہو گا۔

ا حاکم شہید کا یہی مختار ہے۔ فِی الْبَحْرِ عَنِ النِّهَایَةِ وَالْعِنَایَةِ وَالْفَتْحِ اِنَّ مَا اِخْتَارَهُ الْحَاکِمُ الشَّهِیْدُ عَلَیْهِ الْفَتْوٰی لِاَنَّهٗ اَیْسَرُ عَلَی الْمُفْتِیْ وَالنِّسَاءِ انتہی۔ (منہل الواردین ص ۲۸)

مثال:۔ مراہقہ (قریب البلوغ) تھی پانچ دن خون آیا پھر چالیس دن رہا پھر خون مسلسل جاری ہو گیا۔

حکم:۔ یہ معتادہ شمار ہو گی استمرار خون کے زمانہ میں یہی اس کی عادت متصور ہو گی یعنی خون کے تسلسل کی ابتداء سے لے کر پانچ دن حیض شمار ہو گا لہٰذا ان ایام میں وہ نماز ادا نہ کرے، روزہ نہ رکھے، نہ خاوند اس سے جماع کرے تمام احکام حیض، ۲ ان پانچ دنوں میں اس پر جاری رہیں گے پھر چالیس روز اس کا طہر ہو گا۔ نماز ادا کرے روزۂ رمضان شریف رکھے نیز خاوند اس سے وطی کر سکتا ہے۔

مسئلہ:۔ تیسری صورت کہ ایک دم فاسد اور ایک طہر فاسد کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا اس صورت کی دو قسمیں ہیں کیونکہ طہر کبھی پندرہ دن سے کم ہونے کے باعث فاسد ہوتا ہے اور کبھی اس لئے فاسد ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ خون ملا ہوتا ہے اگر طہر کا فساد پندرہ روز سے کم رہنے کے باعث ہو تو ایسی عورت کا حکم وہی ہو گا جو اس عورت کا ہے جسے ابتداء ہی سے مسلسل خون جاری ہو گیا۔ یعنی وقت استمرار سے دس دن تک حیض اور بیس دن طہر پھر اسی طرح اس کا حیض اور طہر شمار کیا جائے گا۔

مثال:۔ مراہقہ کو گیارہ دن خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر مسلسل خون شروع ہو گیا۔

حکم:۔ پہلا دم فاسد ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ مدت حیض (دس روز) سے زائد ہے اور طہر بھی فاسد ہے کیونکہ پندرہ دن سے کم ہے۔ لہٰذا دم اور طہر دونوں فاسد ہوئے۔ دم فاسد اور طہر فاسد عادت مقرر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور طہر فاسد، جاری خون کی مانند ہوتا ہے تو استمرار پہلے خون سے شمار ہو گا جو گیارہ روز جاری رہا پہلے دس روز حیض شمار ہو گا۔ ان میں نماز روزہ نہ کرے پھر بیس

۲۔ احکام حیض مفصل ایک مستقل فصل میں مذکور ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ

گیارہ روز خون کا + چودہ دن طہر کے + پانچ روز استمرار کے) طہر شمار کرے ان میں نماز ادا کرے یہی اس کا آئندہ حیض اور طہر ہو گا۔

مسئلہ :۔ تیسری صورت کی دوسری قسم کہ دم فاسد کے ساتھ طہر تو تام ہے لیکن اس کے ساتھ خون ملا ہوا ہونے کے باعث اس میں فساد پیدا ہو گیا ایسے طہر کو

صحیح فی الظاہر اور فاسد فی المعنی کہتے ہیں اس قسم کی دو شکلیں ہو سکتی ہیں۔

شکل اول :۔ دم فاسد اور طہر فاسد کا مجموعہ تیس روز سے تجاوز نہ کرے تو اس کا حکم پہلی صورت کا سا ہے یعنی دس دن حیض اور بیس روز طہر شمار ہو گا۔

مثال :۔ گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ روز طہر رہا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ پہلے دس روز حیض شمار ہو گا ان ایام میں نماز ادا نہ کرے اور نہ روزہ رکھے اور نہ ہی مرد اس سے جماع کرے۔ اس کے بعد بیس روز (ایک روز پہلے خون کا + ۱۵ روز طہر + پہلے چار روز مسلسل خون کے = ۲۰) طہر ہو گا جس میں نماز روزہ کرے گی پھر دس روز حیض اور بیس روز طہر شمار ہو گا۔ اور یہی اس کا حیض و طہر میں حکم رہے گا جب تک خون جاری ہے۔

شکل دوم :۔

دم فاسد اور طہر فاسد کے ایام کا مجموعہ تیس روز سے تجاوز کر جائے۔ اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو جائے تو ایسی صورت میں آغاز خون اول کے دس دن بعد تک حیض شمار ہو گا پھر جتنے دن پاک رہی طہر شمار ہو گا اس کے بعد استمرار خون کے زمانہ میں پہلے دس دن حیض پھر بیس دن طہر شمار ہوتا رہے گا۔

مثال :۔ گیارہ دن خون دیکھا اس کے بعد بیس روز طہر رہا ازاں بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔

حکم:۔ پہلے دس روز حیض پھر ۲۱ روز طہر مسلسل خون جاری رہنے کی مدت میں پہلے دس دن حیض پھر بیس روز طہر شمار ہوتا رہے گا

وضاحت:۔ تیسری صورت کی دونوں قسموں میں طہر کو اس کی ایسی عادت قرار نہیں دیا جا سکتا جس کا اعتبار استمرار خون کے زمانہ میں کیا جائے کیونکہ پہلی قسم کا طہر پندرہ دن سے کم ہونے کے باعث فاسد ہے۔ جو عادت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا دوسری قسم میں طہر تو تام ہے یعنی پندرہ سے زائد ہے لیکن اس طہر کے ساتھ ایک روز (خون کا گیارہواں دن) خون ملا ہوا ہے جو طہر میں شمار ہوتا ہے بدیں وجہ یہ طہر فاسد ہے اور واضح ہے کہ طہر فاسد عادت نہیں قرار دیا جا سکتا طہر صحیح عادت قرار دیئے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور طہر کے صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) طہر پندرہ دن سے کم نہ ہو۔

(۲) اس کے ساتھ خون ملا ہوا نہ ہو۔

(۳) دو صحیح خون کے درمیان میں واقع ہے ان شرائط میں سے کسی ایک کے بغیر طہر فاسد ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ چوتھی صورت ۔ دم صحیح اور طہر فاسد کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا تو استمرار خون کے زمانہ میں عادت کے تقرر کے لئے دم صحیح کا اعتبار کیا جائے گا۔ یعنی اس کے ایام کے برابر حیض شمار ہو گا۔ طہر چونکہ فاسد ہے اس کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ جب تک خون جاری رہے گا عادت کے موافق حیض کے ایام وضع کرنے کے بعد مہینے کے جتنے دن باقی بچیں گے وہ طہر شمار کیا جائے گا خواہ طہر کا فساد ظاہر اور معنی دونوں جہتوں سے ہو یا صرف معنی کی جہت سے اس میں فساد ہو ظاہر کے اعتبار سے طہر کے ایام پورے ہوں۔

مثال نمبر ۱:۔ یہ طہر کے ظاہر اور معنی کے اعتبار سے فاسد ہونے کی مثال ہے۔ پانچ دن خون آیا اس کے بعد چودہ دن طہر کے گذرے تھے کہ مسلسل خون جاری

ہو گیا۔

حکم:۔ پہلے پانچ دن حیض ہے اس کے بعد پچیس روز طہر ہے یعنی چودہ دن طہر کے بعد مسلسل خون کے ابتدائی گیارہ دن طہر شمار ہو گا ان ایام میں نماز پڑھے اور رمضان شریف ہو تو روزے بھی رکھے۔ اسی طرح ان کے بعد پانچ دن حیض کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے پھر پچیس دن استحاضہ ہو گا۔

مثال نمبر۲:۔ یہ طہر کے صرف معنی کے اعتبار سے فاسد ہونے کی مثال ہے۔ تین دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر کے بعد ایک دن خون آیا پھر پندرہ روز طہر رہا اور بعدہ مسلسل خون جاری ہو گیا۔

حکم:۔ پہلے تین دن کا خون حیض ہے اور خون مسلسل جاری رہنے تک کے سارے ایام (۱۵ دن طہر + ۱ دن خون + ۱۵ دن طہر = ۳۱ دن) کے طہر کے ہیں ان تمام ایام طہر میں نماز پڑھے اس کے بعد تین دن حیض اور ستائیس دن طہر شمار ہو گا استمرار خون کے زمانہ میں اس کا حیض اور طہر اسی طرح شمار ہو گا۔

وضاحت:۔ پہلے پندرہ دن طہر کے بعد ایک دن خون کو حیض شمار نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی ممکن نہیں کہ اگلے طہر سے پہلے دو ایام میں حکماً خون جاری شمار کر کے ان کو ایک خون والے دن میں شامل کر کے حیض کا کم از کم نصاب مکمل کر لیا جائے کیونکہ اگلا طہر بھی تام (پندرہ روزہ) ہے۔ اور طہر تام کو حکماً جاری خون میں داخل نہیں کر سکتے لہٰذا دوسرا طہر پہلے ایک روزہ خون اور اپنے مابعد مسلسل خون کے درمیان فاصل ٹھہرا اور درمیانی ایک روزہ خون طہر میں شامل ٹھہرا اب ظاہر کے اعتبار سے یہ طہر (۱۵ دن طہر + ایک دن خون + پندرہ دن طہر = ۳۱ دن) کامل ہے لیکن معنی کے اعتبار سے فاسد ہے کیونکہ اس میں ایک دن خون بھی شامل ہے واضح رہے کہ خون طہر کا اول حصہ میں ٹھہرے یا درمیان میں یا آخر میں بہرصورت طہر فاسد ٹھہرے گا اور طہر فاسد عادت بننے میں قابل اعتبار نہیں ہے۔

مثال نمبر ۳:۔ طہر کے ظاہر اور معنیً ہر دو اعتبار سے فاسد ہونے کی ایک اور وضاحتی مثال۔ تین دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا اور پھر چودہ دن پاک رہی اور بعد میں مسلسل خون جاری ہو گیا۔

حکم:۔ پہلے تین دن حیض پھر پندرہ دن طہر پھر تین دن حیض اور پندرہ دن طہر مسلسل خون کے زمانہ میں اسی طرح اس کا حیض اور طہر شمار ہو گا۔

وضاحت:۔ پہلے پندرہ روز کے بعد ایک دن خون اور پھر چودہ روزہ طہر اور مابعد استمرار دم ۔ دوسرا طہر جو کہ چودہ روزہ ہونے کے باعث ہے دو خون کے مابین فاصل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ خود یہ جاری خون کے حکم میں ہے لہٰذا پہلے طہر کے بعد ایک روز خون کے ساتھ دو دن حکمی خون کے شامل کر کے عادت کے مطابق حیض شمار ہو گا پھر پندرہ دن (طہر ثانی کے باقی ۲ دن + ۱۳ دن استمرار خون کے) طہر شمار ہو گا ان ایام میں نماز ادا کرے گی اس کے بعد تین روز حیض کے شمار ہوں گے۔ لہٰذا نماز ادا کرنے سے رک جائے گی۔

وضاحت:۔ پہلا تین روزہ خون دم صحیح ہے۔ اس کے بعد پندرہ روزہ طہر، طہر صحیح ہے کیونکہ اس کے ساتھ خون ملا ہوا نہیں لہٰذا یہ عادت بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر ایک طہر صحیح گزارا پھر مسلسل خون شروع ہو گیا اور طہر سے پہلے حیض نہ آیا تھا (جس طرح مراہقہ جو حمل کے باعث بالغ ہو گئی) تو استمرار خون سے آغاز کر کے دس دن حیض شمار ہو گا۔ پھر پہلے طہر صحیح کے ایام کے برابر طہر شمار کیا جائے گا۔ اور جب تک خون جاری رہے اسی طرح سے اس کا حیض اور طہر شمار ہوتا رہے گا۔

مثال:۔ مراہقہ (قریب البلوغ) حمل ہونے کے باعث بالغ قرار پائی ولادت کے بعد چالیس روز خون آیا پھر پندرہ روز طہر رہا اس کے بعد مسلسل خون شروع ہو گیا۔

حکم :۔ استمرار خون کے آغاز سے دس روز حیض شمار ہو گا پھر پندرہ دن طہر مسلسل خون کے ایام میں اسی طرح اس کا حیض اور طہر شمار کیا جائے۔

وضاحت :۔ ایک کامل طہر جو استمرار خون سے قبل تھا۔ اسی کو عادت شمار کر کے استمرار کے ایام میں اسی مقدار کو طہر شمار کیا جائے گا۔ مثال میں طہر کی مقدار پندرہ ایام بیان کی گئی۔ اگر اس سے زائد مدت تک طہر رہا تو وہی عادت شمار ہو گی۔

مسئلہ :۔ ایک طہر غیر تام گذار پھر مسلسل خون شروع ہو گیا اور طہر غیر تام سے قبل حیض نہ آیا (مراہقہ کو حمل ٹھہر جانے کے باعث بالغ قرار دے دیا گیا) تو استمرار خون کے آغاز سے دس دن تک حیض اور بیس روز طہر شمار ہو گا۔ استمرار خون کے عرصہ میں اسی طرح حیض اور طہر شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ مراہقہ جو حمل سے بالغ ہو ئی کے ہاں بچہ ہونے کے بعد خون چالیس ایام سے زائد جاری رہا پھر طہر تام گزرا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا تو استمرار اور نفاس کے درمیان طہر کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ درمیانی طہر کے ایام بیس یا اس سے زائد ہوں تو استمرار خون سے لے کر دس دن تک حیض شمار ہو گا اور اس کے بعد بیس روز طہر۔ استمرار خون کے ایام میں اسی طرح اس کا حیض اور طہر شمار ہوتا رہے گا۔

مثال :۔ پہلی ولادت کے بعد خون پینتالیس، چھیالیس روز تک جاری رہا پھر پندرہ روز طہر اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ طہر بظاہر تام ہے لیکن معنی کے اعتبار سے فاسد ہے کیونکہ اس کے اول میں پانچ یا چھ دن (چالیس روز نفاس کے بعد) طہر میں شامل ہیں اور طہر فاسد عادت شمار کرنے میں معتبر نہیں لہٰذا استمرار خون سے دس روز حیض اور بیس روز طہر شمار ہوتا رہے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ درمیانی طہر کے ایام بیس روز سے کم بنتے ہوں تو درمیانی طہر کے ایام بیس پورے کئے جائیں گے۔ (استمرار خون کے ایام سے گنتی پوری کرنے کے لئے مطلوبہ ایام طہر میں شمار کئے جائیں گے) اس کے دس حیض اور بیس طہر استمرار کے ایام میں شمار ہوتا رہے گا۔

مثال :۔ مراہقہ بالغہ بالحمل کے ہاں ولادت کے بعد ۴۳ روز خون آیا پھر پندرہ روز طہر رہا پھر مسلسل خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ ولادت کے بعد چالیس روز نفاس پھر بیس روز طہر (۳ دن نفاس زائد خون + ۱۵ روز طہر + استمرار خون کے پہلے دو روز = ۲۰ روز) شمار ہو گا۔ اس کے بعد استمرار خون کے تمام وقت میں دس دن حیض اور بیس روز طہر شمار ہوتا رہے گا ایام حیض میں نماز روزہ نہ کرے اور ایام طہر میں نماز پڑھے رمضان شریف ہو تو فرضی روزے رکھے۔

فصل ---- استحاضہ کے خون کا بیان

مسئلہ :۔ استحاضہ کے خون کو دم فاسد بھی کہتے ہیں آٹھ طرح کا خون استحاضہ کا خون ہوتا ہے۔

مسئلہ :۔ پہلی قسم چھوٹی بچی جس کی عمر نو سال سے کم ہو کو جو خون آئے گا استحاضہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ دوسری قسم آئسہ ایاس کی عمر میں جو خون دیکھے گی وہ استحاضہ ہو گا بشرطیکہ وہ سیاہ اور خالص سرخ رنگ کا نہ ہو آئسہ کو اگر سیاہ اور خالص سرخ رنگ کا خون آئے وہ حیض شمار ہو سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ تیسری قسم، حاملہ کو جو خون ولادت کے بغیر آئے وہ استحاضہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ چوتھی قسم متبداۃ کو اکثر مدت حیض یا نفاس سے زیادہ خون آیا وہ

استحاضہ ہو گا خواہ دو حیض کے درمیان ہو یا نفاس اور حیض کے مابین ہو۔

مسئلہ :۔ پانچویں قسم۔مدت حیض میں تین دن (کم از کم مدت حیض) سے خون کم آیا تو حیض نہیں استحاضہ شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ چھٹی قسم معتادہ کی عادت سے زائد خون استحاضہ شمار ہو گا بشرطیکہ خون دس روز سے متجاوز نہ ہو جائے۔

وضاحت :۔ خون عادت سے متجاوز ہو گیا لیکن دس روز سے زیادہ نہیں تو یہ عادت سے متجاوز خون استحاضہ نہیں بلکہ حیض شمار ہو گا اور جتنے دن خون حیض کا آیا آئندہ وہی عادت شمار ہو گی۔

مثال :۔ عادت ہر ماہ کے آغاز پر ۵ روز حیض ہے۔ ۵ روز یا ۳ روز خون جاری رہا پھر کچھ وقت پاک رہنے کے بعد مسلسل حیض تک خون جاری رہا۔

حکم :۔ عادت کے بعد دوسرے حیض تک جو خون آیا سارے کا سارا استحاضہ شمار ہو گا۔

مسئلہ :۔ ساتویں قسم معتادہ کو خلاف عادت' اپنی عادت کے بعض ایام میں خون آیا لیکن یہ خون کم از کم نصاب حیض سے کم ہے اور خون دس ایام سے متجاوز ہو گیا تو عادت کے ایام کے بعد کا خون استحاضہ ہو گا۔

مثال :۔ عادت پانچ روز حیض تھی ان پانچ ایام سے قبل ایک روز خون آیا پھر تین دن (ایام عادت سے) پاک رہی پھر سات روز یا اس سے زائد خون آیا۔

حکم :۔ عادت کے مطابق پانچ روز حیض شمار ہو گا تعداد ایام اور زمانہ ہر دو اعتبار سے عادت برقرار رہے گی اور باقی خون (یعنی ایام عادت سے پہلے ایک دن اور ایام عادت سے بعد کا خون) استحاضہ شمار ہو گا۔

وضاحت :۔ ایام عادت میں اگر بقدر نصاب خون آگیا تو وہی حیض شمار ہو گا اور عادت کی تبدیلی کا حکم نافذ ہو گا۔

مسئلہ:۔ آٹھویں قسم-نفاس کا خون عادت سے اتنا متجاوز ہو جائے اور چالیس دن سے زیادہ آئے تو ایام عادت سے زائد استحاضہ شمار ہو گا۔

مسئلہ:۔ استحاضہ کا خون کبھی کبھی حکمی ہوتا ہے۔ سابقہ فصلوں میں اس کی کئی ایک مثالیں گزر چکی ہیں۔

فصل ——— مضلہ کی اقسام

مسئلہ:۔ مضلہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مضلہ بہ اضلال عام:۔ وہ جسے حیض کے ایام کی تعداد اور وقت کہ پہلے عشرہ، دوسرے عشرہ یا تیسرے عشرہ میں آتا ہے دونوں بھول چکے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ یہ ہر روز حیض اور طہر میں متردد ہوتی ہے۔

(۲) مضلہ بہ اضلال قریب بہ اضلال عام:۔ وہ ہے جسے حیض کے ایام کی تعداد تو یاد ہو لیکن پورے مہینہ میں اس وقت کو بھول جائے کہ کون کون سے ایام میں آتا ہے اس کا حکم بھی اضلال عام کی مانند ہوتا ہے یعنی ایسی عورت ہر روز حیض اور طہر میں متردد ہوتی ہے۔

مضلہ بہ اضلال خاص:۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) حیض کے ایام کی تعداد تو یاد ہو لیکن چند دنوں میں اس کے تعین کا وقت بھول جائے۔ مثلاً یہ تو یاد ہے کہ حیض کے ایام کی تعداد سات ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے عشرہ میں آتا ہے لیکن ان دس روز میں سے کون کون سے سات دن حیض آتا ہے بھول گئی۔

(ب) پہلے، دوسرے، تیسرے، عشرہ میں سے تعین کا یاد ہے کہ کون سے عشرہ میں حیض آتا ہے لیکن حیض کتنے دن آتا ہے یاد نہ رہا۔ مضلہ بہ اضلال خاص صرف چند دنوں کے حیض یا طہر ہونے میں متردد ہوتی ہے۔

فصل ---- مضلہ کے عمومی احکام

مسئلہ :- ہر عورت پر شرعاً واجب ہے کہ اپنے حیض اور نفاس کی عادت کو یاد رکھے کہ خون کتنے ایام جاری رہتا ہے۔ نیز اس کے آنے کا وقت بھی یاد رکھے کہ مہینہ کے اول میں آتا ہے یا آخر میں۔

مسئلہ :- عورت کو پاگل پن یا بے ہوشی یا سستی کے باعث اپنی عادت (تعداد ایام خون اور زمانہ خون) یاد نہ رہی اور خون مسلسل جاری ہو گیا تندرست ہونے یا سستی پر نادم ہونے کے بعد اس پر غور و فکر کرنا واجب ہے اگر غور و فکر کے بعد حیض کے وقت اور ایام کے متعلق پختہ ظن حاصل ہو گیا تو استمرار خون کی مدت میں اس پر عمل کرے اگر پختہ ظن حاصل نہ ہو تو جن ایام کے حیض یا طہر ہونے کا ظن غالب ہو اس پر عمل کرے یعنی ایام حیض میں نماز ادا نہ کرے روزہ نہ رکھے وغیرہ احکام حیض پر عمل کرے۔ اور ایام طہر میں طہر کے احکام پر عمل پیرا رہے۔ اور اگر غلبہ ظن حاصل نہ ہو بلکہ تردد ہو تو احتیاطاً نماز بھی پڑھے اور رمضان شریف ہو تو روزے بھی رکھے۔

مسئلہ :- جس عورت کو عادت بھول گئی غور و فکر کے باوجود عادت کے بارے میں پختہ ظن حاصل نہ ہوا ہو اور مسلسل خون جاری ہو جائے تو وہ۔

(۱) مسجد میں داخل نہ ہو۔

(۲) طواف قدوم ادا نہ کرے کیونکہ وہ سنت ہے طواف زیارت اور طواف صدر ادا کرے کیونکہ طواف زیارت حج کا رکن ہے اور طواف صدر طاہر عورت پر واجب ہے طواف زیارت ادا کرنے کے دس روز بعد اس کا اعادہ کرے اس طرح ایک طواف یقیناً حالت طہر میں ادا ہو گا اور طواف صدر کا اعادہ نہ کرے کیونکہ پہلی دفعہ کیا ہوا طواف حالت طہر میں ادا ہوا تو وجوب سے عہدہ برآ ہو گئی اور اگر حالت حیض تھی تو اس پر واجب ہی

نہ تھا ان کے علاوہ کوئی طواف وہ ادا نہ کرے۔

(۳) قرآن مجید کو وہ نہ چھوئے۔

(۴) خاوند اس سے حالت استمرار خون میں کبھی بھی جماع نہیں کر سکتا۔

(۵) نماز نفل اور روزہ نفل ادا نہ کرے۔

(۶) نماز کے علاوہ اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے۔

(۷) فرض' واجب اور سنت موکدہ نمازیں ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت ساتھ ملائے فرض کی آخری ایک دو رکعتوں میں صرف فاتحہ شریف پڑھے۔

(۸) وتروں میں دعائے قنوت پڑھے۔

(۹) تمام دعائیں' اذکار' درود پاک وغیرہ پڑھ سکتی ہے۔

فصل --- مفلہ کے احکام نماز

مسئلہ :- جن ایام میں تردد ہو کہ ایام طہر ہیں یا حیض کے ایام داخل ہو چکے ہیں ان میں ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کر کے نماز ادا کرے۔ جن ایام میں طہر اور حیض سے خروج میں تردد ہو ان میں ہر نماز غسل کرنے کے بعد ادا کرے پھر اگلی نماز غسل کے بعد ادا کرنے سے پہلے پہلی نماز (پہلے وقت میں ادا شدہ نماز) کی قضا کرے۔

وضاحت :- ہر پہلی نماز کی قضا دوسری وقتی نماز سے پہلے اس لئے واجب ہے کہ ممکن ہے جس وقت پہلی نماز ادا کر رہی تھی حالت حیض میں تھی اور وہ وقت ختم ہونے سے پہلے حیض کا وقت ختم ہو گیا ہو حیض کے ختم ہونے پر غسل واجب ہے نماز کے وجوب یا عدم وجوب کے لئے وقت کے آخری حصے کا اعتبار ہے۔

مثال :- اتنا یاد ہے کہ حیض مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور نصف اخیر میں

منقطع ہوتا ہے۔

حکم:۔ (۱) مہینہ کے نصف اوّل میں طہر اور دخول وقت حیض میں متردد ہے لہذا ہر نماز کے وقت پر نیا وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

(۲) مہینہ کے نصف اخیر میں طہر اور خروج از حیض میں متردد ہے۔ لہذا ہر نماز کے وقت پر غسل کرے اور نماز ادا کرے۔ اگلی نماز کے وقت میں غسل کر کے پہلے پچھلی ادا شدہ نماز کو قضا کرے۔ اور اس کے بعد وقتی نماز ادا کرے۔

مثال:۔ کچھ یاد نہیں کہ حیض مہینہ میں کتنی بار آتا ہے اور نہ ہی یاد ہے کہ کب منقطع ہوتا ہے۔

حکم:۔ ایسی عورت کا حکم اس عورت کی مانند ہے۔ جو طہر اور حیض سے خروج میں متردد ہو یعنی ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کر کے نماز ادا کرے اور اگلی نماز کے وقت کے لئے نیا غسل کرے اول پہلے وقت کی ادا شدہ نماز کی قضا کرے پھر وقتی پڑھے استمرار خون کے عرصہ تک یہی حکم نافذ رہے گا۔

مسئلہ:۔ جس کو حیض یا نفاس کی عادت بھول گئی اور مسلسل خون جاری ہو جائے اس نے آیت سجدہ سنی اسی وقت سجدہ کر لیا تو اس سے وہ سجدہ ساقط ہو گیا کیونکہ اگر وہ طاہرہ تھی تو اس کی ادائیگی ہو گئی اور اگر حیض کی حالت میں تھی تو اس پر سجدہ لازم ہی نہ تھا اور کچھ وقفہ کے بعد سجدہ تلاوت ادا کیا تو اس کے ذمہ دس دن کے بعد اعادہ ہے کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے طہر میں آیہ سجدہ سنی اور حیض میں سجدہ کیا جب دس روز کے بعد اعادہ کرے گی تو یقیناً ایک دفعہ کیا ہوا سجدہ حالت طہر میں ہو گا۔ اس لئے کہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے۔

مسئلہ:۔ ایسی عورت نے استمرار خون کے دوران گذشتہ عمر کی کوئی قضا نماز ادا کی تو دس دن کے بعد اور پندرہ روز سے پہلے دوبارہ اس کی قضا کرے۔

فصل ــــ احکام مفلہ متعلقہ رمضان المبارک

مسئلہ :۔ مفلہ کو رمضان شریف میں روزہ ترک کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ ہر روز اس کی طہارت کا احتمال ہے مسئلہ رمضان المبارک سے متعلقہ مفلہ کے احوال کی چوبیس صورتیں ممکن ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) مفلہ کو یاد ہو گا کہ حیض مہینہ میں ایک بار آتا ہے یا یاد نہ ہو گا۔

(ب) ہر حال کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں اسے یاد ہو گا کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو یا اسے یاد نہ ہو گا کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو اس طرح دو کو تین سے ضرب دینے سے چھ حالتیں ہوئیں۔

(ج) ان چھ حالتوں میں سے ہر ایک کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں کہ رمضان شریف تیس روز کا ہو گا یا انتیس ۲۹ روز کا (دو کو چھ سے ضرب دینے سے بارہ احوال ہوئے۔)

(د) ان بارہ احوال میں سے ہر ایک دو حال سے خالی نہیں قضا رمضان شریف کے متصل بعد کرے گی یا وقفہ کے بعد اسی طرح مفلہ کے ممکنہ احوال چوبیس ہوئے جن میں سے ہر ایک کا تفصیلی حکم درج ذیل ہے۔

مسئلہ :۔ اسے یاد نہیں کہ حیض مہینہ میں ایک بار آتا ہے یا دوبارہ نیز اسے یاد نہیں کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو یا اسے یاد ہے کہ حیض کی ابتداء دن کو ہوتی ہے رمضان المبارک تیس کا ہو اور حیض کے احتمال کے باعث ممکنہ فاسد روزوں کی قضا رمضان المبارک کے متصل بعد کرے تو ۳۲ روزے رکھے۔

وضاحت :۔ مفلہ کو اگر یاد نہ ہو کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو تو احوط اور اصح یہ ہے کہ اس صورت میں اس کا آغاز دن سے شمار کیا جائے۔

وضاحت :۔ حیض کے متعلق ان صورتوں میں تین احتمال ہو سکتے ہیں۔

پہلا احتمال :۔ ایک مہینہ میں حیض دو دفعہ آتا ہو اور اس کا آغاز چاند کی پہلی تاریخ سے ہوتا ہو۔ تو اس صورت میں رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو دن کے وقت حیض کا آغاز شمار ہوگا اور گیارہ تاریخ دن کے وقت اس کا اختتام شمار ہوگا۔ اور ان ایام میں رکھے ہوئے روزے احتمال حیض کے باعث فاسد شمار کیے جانے چاہیں۔ پھر ایام طہر میں سے چودہ روزے صحیح اور مابعد پانچ روزے پھر حیض کے احتمال کے باعث فاسد شمار ہونے چاہیں اسی طرح فاسد روزوں کی تعداد ۱۱ + ۵ = ۱۶ ہوگی جن کی قضا اس کے ذمہ واجب ٹھہری۔

دوسرا احتمال :۔ حیض ایک مہینہ دو دفعہ شمار ہو لیکن احتمال اول کے برعکس رمضان المبارک کے پہلے پانچ روزے حیض کے باعث فاسد پھر چودہ طہر کے باعث درست اور آخر کے گیارہ روزے پھر حیض کے باعث فاسد شمار ہونے چاہیں اس طرح فاسد شدہ روزوں کی تعداد اس احتمال کے مطابق بھی سولہ بنتی ہے۔ ۵ اول کے + ۱۱' آخر کے ان دونوں احتمالات کی رو سے اگر ۳۲ روزے (۱۶ + ۱۶ = ۳۲) قضا میں رکھے تو یقینی طور پر ممکن فاسد روزوں کی قضا سے عہدہ برآ ہوسکتی ہے۔

تیسرا احتمال :۔ حیض مہینہ میں ایک بار آتا ہو تو ایسی صورت میں فاسد روزوں کی تعداد گیارہ ہوسکتی ہے۔ لیکن احتیاط یہی ہے کہ پہلے دو احتمالات کے مطابق ۳۲ روزوں کی قضا کا حکم دیا جائے۔

وضاحت :۔ رمضان کے متصل بعد سے مراد شوال کی دوسری تاریخ ہے۔ کیونکہ شوال کی پہلی تاریخ کو عیدالفطر ہوتی ہے۔ جس میں روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہوتا ہے۔

وضاحت :۔ شوال کی دوسری تاریخ سے قضا شروع کرے اور ۳۲ روزے رکھے نیت یہ کرے کہ جو ممکن فاسد روزے رمضان المبارک کے میرے ذمہ ہیں ان کی قضا کرتی ہوں۔

مسئلہ :۔ مسئلہ بالا کی صورتوں میں رمضان المبارک گزرنے کے متصل بعد اگر قضا نہ کی بلکہ کچھ دنوں کے بعد قضا شروع کی تو اس کے ذمہ ۳۸ روزے قضا رکھنا واجب ہے۔

وضاحت :۔ اس صورت میں احتمال ہے کہ اس کی قضا کا آغاز اس روز سے ہو جو حیض کی ابتداء کا دن ہے تو گیارہ دن کے قضا رکھے ہوئے روزے درست نہ ہوئے پھر طہر میں سے چودہ دن کے روزے درست اس کے بعد پھر گیارہ دن کے روزے فاسد پھر دو دن کے روزے درست ٹھہرے۔ اسی طرح کل دن اڑتیس بن گئے۔ (۱۱ + ۱۴ + ۱۱ + ۲ = ۳۸)

وضاحت :۔ دراصل ۳۸ روزے اس صورت میں واجب ٹھہرتے ہیں۔ جبکہ عید اور قضا کے آغاز میں وقفہ اس کے طہر میں رکھے ہوئے درست روزوں (چودہ دن) کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر وقفہ چودہ روز سے کم ہو تو اس کے ذمہ قضا روزوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس حساب کی مشقت سے بچنے کے لئے ۳۸ روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا ہے۔ ہاں جو حساب پر قادر ہو اسے حساب کے مطابق کم روزے رکھنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ :۔ درج بالا صورتوں میں اگر رمضان المبارک ۲۹ دن کا ہو تو رمضان المبارک کے متصل بعد قضا شروع کرنے کی صورت میں ۳۲ روزے رکھے اور وقفہ کے بعد قضا کرنے کی صورت میں ۳۷ روزے رکھے۔

وضاحت (۱) :۔ رمضان المبارک میں یقینی طور پر درست ادا شدہ روزوں کی کم از کم تعداد چودہ ہے۔ جو اس کے طہر میں رکھے گئے اب اس کے ذمہ پندرہ روزوں کی قضا ہے اور پندرہ روزوں کی قضا سے تبھی عہدہ برآ ہو سکتی ہے جبکہ ۳۲ روزے عید کے متصل بعد رکھے۔

وضاحت (۲) :۔ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ سے اس کے حیض کا آغاز اگر شمار کیا جائے تو عید کا دن اس کے حیض کا پانچواں دن ہو گا۔ مابعد چھ دن مزید

حیض کا احتمال ہو گا اس کے بعد طہر میں رکھے گئے چودہ روزے درست شمار ہوں گے۔ پھر گیارہ دن کے روزے فاسد اور ایک دن کا روزہ صحیح شمار ہو گا۔ اس طرح ۳۲ دن کے روزے ہوئے۔ عید کے مابعد چھ دن + چودہ دن + گیارہ دن + ایک دن = بتیس دن)

وضاحت (۳) :۔ اگر وقفہ کے بعد قضا شروع کی تو احتمال ہے کہ جس روز وہ قضا شروع کرے اس کے حیض کی ابتداء کا دن ہو۔ تو اس احتمال کے مطابق گیارہ دن کے قضا میں رکھے ہوئے روزے درست نہ ہوئے پھر چودہ دن کے صحیح شمار ہوں گے۔ اس کے بعد گیارہ روز کے فاسد بعدہ ایک روز کا روزہ درست شمار ہو گا اس طرح پندرہ روزوں کی قضا سے یقینی طور پر عہدہ برآ ہونے کے لئے ۳۷ روزے رکھے (۱۱ + ۱۴ + ۱۱ + ۱ = ۳۷ ایام)

مسئلہ :۔ مضلہ کو اپنی عادت میں سے صرف یہ معلوم ہے کہ اس کے حیض کا آغاز رات کو ہوتا ہے اور یہ یاد نہیں کہ حیض مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے یا دو مرتبہ اگر رمضان شریف تیس روزہ ہو تو عید کے بعد متصل دوسرے دن یا وقفہ کے بعد ہر دو صورتوں میں قضا شروع کرے تو پچیس روزے رکھے۔

وضاحت :۔ رمضان شریف میں حیض اور طہر کے ایام میں دو احتمال ہیں۔

احتمال اول :۔ یکم رمضان المبارک سے حیض شروع ہوا تو پہلے دس روزے فاسد ٹھہرے پھر پندرہ روزے ایام طہر کے صحیح اور مابعد رمضان شریف کے ایام حیض کے باعث فاسد ہوئے۔ اس طرح پندرہ روزے صحیح ٹھہرے اور پندرہ روزے فاسد۔ عید کے دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے جو کہ حیض کا چھٹا روز ہے۔ اس کے بعد اس نے روزے رکھنے شروع کئے تو پہلے روزے حیض کے باعث فاسد ٹھہرے اور مابعد پندرہ دن کے روزے صحیح ٹھہرے تو اس احتمال کی رو سے انیس دن کے روزے رکھنے کے بعد وہ یقینی طور پر روزوں کے رکھنے سے عہدہ برآ ہو گئی۔

احتمال ثانی :۔ احتمال اول کے برعکس کہ یکم رمضان المبارک کو حیض کا چھٹا دن شمار کیا جائے تو رمضان المبارک کے رکھے ہوئے پہلے پانچ روزے فاسد ٹھہرے پھر پندرہ روزے ایام طہر کے باعث صحیح ٹھہرے اور آخری دس روزے پھر فاسد ٹھہرے اس طرح عید کے روز اس کے طہر کا پہلا دن ہوا اس کے بعد رکھے ہوئے چودہ روزے صحیح ٹھہرے پھر دس روز کے روزے فاسد ہوئے مابعد ایک دن کا روزہ رکھنے سے وہ یقینی طور پر رمضان المبارک کے فاسد روزوں کی قضا سے عہدہ برآ ہو گئی اور ایام کی تعداد پچیس ہوئی۔ (۱۴+ ۱۰ + ۱ = ۲۵)

وضاحت (۲) :۔ احتمال ثانی کے اختیار کرنے میں زیادہ احتیاط ہے لہٰذا مسئلہ ہذا میں یہی معتبر ہے۔

وضاحت (۳) :۔ درج بالا دو وضاحتیں اس صورت کی تھیں جبکہ قضا عید کے متصل بعد دوسرے روز یعنی ۲ شوال کو شروع کی اگر کچھ وقفہ کے بعد قضا شروع کرے تو بھی احتیاطاً پچیس روزوں کی قضا کا حکم دیا جائے گا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قضا کے آغاز کے دن اس کے طہر کا پہلا دن ہو۔

مسئلہ :۔ مضلہ کو اپنی عادت سے صرف اتنا یاد ہے کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے اور یہ یاد نہیں کہ حیض مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے یا دو مرتبہ اگر رمضان شریف انتیس روز کا ہو تو عید کے متصل بعد قضا کی صورت میں بیس روزے رکھے۔ اور وقفہ کے بعد روزے رکھنے کی صورت میں چوبیس۔

وضاحت :۔ اس صورت میں تین احتمال ہیں۔

احتمال اول :۔ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ سے حیض شروع ہو تو دس روزے پہلے فاسد ہوئے پھر پندرہ روزے صحیح اور اس کے بعد چار روزے فاسد اس طرح اس کے فاسد روزوں کی تعداد چودہ ہے۔ (۱۰ + ۴ = ۱۴) تو عید کے روز اس کے حیض کا پانچواں دن ہو گا اس کے بعد رکھے ہوئے پانچ روزے ایام حیض کے باعث فاسد پھر چودہ روزے رکھے تا کہ رمضان المبارک کے فاسد شدہ

روزے ادا ہو جائیں اس احتمال کے باعث انیس روزے ہونے چاہیں۔

احتمال ثانی :۔ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ حیض کا چھٹا دن ہو تو پہلے پانچ فاسد ہوئے پھر پندرہ صحیح اور مابعد تو فاسد اس صورت میں بھی فاسد روزوں کی تعداد چودہ ہے۔ اس صورت میں عید کا دن حیض کا آخری دن ہو گا۔ قضا کا آغاز طہر سے ہو گا اس طرح چودہ روزے رکھنے سے رمضان المبارک کے فاسد شدہ روزوں کی قضا سے عہدہ برآ ہو جائے گی اس صورت میں چودہ روزوں کی قضا کا حکم ہونا چاہیے۔

تیسرا احتمال :۔ رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ رات کے وقت حیض شروع ہوا تو اس کے بعد دس روزے فاسد ہوئے۔ (۶ تا ۱۵ رمضان شریف) اس کے مابعد چودہ روزے درست ہوئے۔ اور عید کا دن اس کے طہر کا آخری دن ہو گا قضا کا پہلا دن اس کے حیض کا پہلا دن ہو گا اس طرح دس روزے فاسد اور اس کے بعد دس روزے رکھنے سے رمضان المبارک کے فاسد شدہ روزے ادا ہو گئے اس صورت میں بیس دن قضا کا حکم ہونا چاہیے۔

وضاحت (۲) :۔ تیسرے احتمال پر عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے لہذا بیس روزوں کی قضا کا حکم دیا جائے گا۔

وضاحت (۳) :۔ وقفہ کے بعد قضا شروع کرنے کی صورت میں رمضان شریف کے فاسد روزوں کی تعداد احتیاطاً چودہ شمار کی جائے گی۔ اور اس صورت میں احتمال ہے کہ قضا کا پہلا دن حیض کا پہلا دن ہو اس طرح دس دن کے رکھے ہوئے روزے فاسد ہوں لیکن اس کے بعد چودہ دن کے روزوں سے رمضان شریف کے فاسد شدہ روزوں کی قضا ہو جائے گی اس طرح اس کو چوبیں روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ :۔ معلہ کو یہ یاد ہے کہ حیض ہر مہینہ میں ایک بار آتا ہے نیز اسے یہ بھی علم ہے کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا اسے یاد نہیں کہ آغاز دن کو ہوتا

ہے یا رات کو تو رمضان المبارک کے بعد متصل قضا کرے یا کچھ دنوں کے وقفہ سے قضا کا آغاز کرے ہر دو صورتوں میں بائیس روزے قضا کرے۔ اور اگر یہ یاد ہو کہ حیض کا آغاز رات کو ہوتا ہے تو بیس روزے قضا کرے رمضان المبارک ۲۹ کا ہو یا تیس کا۔

وضاحت (۱) :۔ پیچھے مذکور ہو چکا کہ اگر اسے یاد نہ ہو کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو تو احتیاطاً اس کا آغاز دن سے شمار کیا جائے گا۔

وضاحت (۲) :۔ حیض کا آغاز دن سے ہو تو فاسد روزے گیارہ بنتے ہیں جیسے مذکور ہو چکا ہے۔

وضاحت (۳) :۔ جب قضا شروع کرے گی تو احتمال ہے کہ اس کی قضا کا پہلا حیض کا پہلا دن ہو تو یہ گیارہ فاسد ہوئے اس کے مابعد گیارہ صحیح ہوں گے تو اس طرح بائیس روزے اس کے ذمہ واجب ہوئے۔

وضاحت (۴) :۔ جب حیض کا آغاز دن کی بجائے رات کو ہو تو فاسد روزوں کی تعداد دس ہو گی تو اس سے دوگنے قضا کرے ملاحظہ ہو مسئلہ ہذا کی وضاحت (۳)

وضاحت (۵) :۔ درج بالا مسئلہ کی صورت میں یہ حکم اس وقت ہو گا جب کہ اسے ایام حیض اور طہر کی تعداد یاد نہ ہو اگر تعداد یاد ہو تو احکام گزر چکے ہیں۔

مسئلہ :۔ مسئلہ کو یاد ہے کہ ہر مہینہ اس کو نو دن حیض آتا ہے اور باقی ایام طہر رہتا ہے۔ اگر اسے یاد ہو کہ حیض کی ابتدا رات کو ہوتی ہے تو قضائے وصل و فصل دونوں صورتوں میں اٹھارہ روزے قضا کرے اور اگر اسے یاد ہو کہ حیض کی ابتدا دن کو ہوتی ہے یا اسے یاد نہیں کہ دن کو ہوتی ہے یا رات کو تو متصل بعد از رمضان قضا کرے یا کچھ وقفہ کے بعد بیس روزے قضا کرے۔ رمضان شریف ۲۹ روز کا ہو یا ۳۰ روز کا۔

وضاحت (۱) :۔ یہ حکم اس وقت ہے جب اسے اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو کہ مہینہ کی کس تاریخ سے شروع ہوتا ہے اگر یہ یاد ہو تو درج بالا صورت میں وہ مضلہ نہ رہے اور اس کے احکام مذکور ہو چکے۔

وضاحت (۲) :۔ درج بالا صورت میں سے اگر رات کو حیض کا آغاز ہوا تو اس کے فاسد روزوں کی تعداد نو ہو گی اور اس کے ذمہ اٹھارہ روزوں کی قضا ہو گی ملاحظہ ہو مسئلہ سابقہ کی وضاحت (۳)

وضاحت (۳) :۔ حیض کا آغاز اگر دن کو ہو یا دن سے شمار کیا جائے تو نو دن کے حیض میں فاسد شدہ روزوں کی تعداد دس بنتی ہے۔ اور اس کے ذمہ بیس روزوں کی قضا واجب ہوتی ہے۔ کیونکہ احتمال ہے کہ قضا کا پہلا دن حیض کا پہلا دن ہو۔

مسئلہ :۔ مضلہ کو اپنے حیض کے ایام کی تعداد مثلاً" تین دن یاد ہے لیکن طہر کی عادت یاد نہیں تو اس صورت میں اس کا طہر کم از کم یعنی پندرہ روز شمار ہو گا اگر یہ یاد ہو کہ حیض کا آغاز رات سے ہوتا ہے اور رمضان شریف تیس دن کا ہو تو قضا بعد از رمضان متصل یا وقفہ سے شروع کرے ہر دو صورتوں میں نو روزوں کی قضا کرے گی)۔

وضاحت (۱):۔ اسے حیض کے ایام کی تعداد تو یاد ہے لیکن اس کا وقت یاد نہیں لہذا احتمال ہے رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو اسے حیض شروع ہو گیا تو پہلے تین روزے فاسد ٹھہرے پھر پندرہ دن طہر کے روزے صحیح ٹھہرے انیس رمضان سے پھر حیض شروع ہو گا اور تین (۱۹، ۲۰، ۲۱ تاریخوں کے) روزے فاسد شمار ہوں گے اس کے بعد بائیس رمضان سے طہر شمار ہو گا اور آخر تک کے روزے صحیح شمار ہوں گے۔ طہر کی دسویں روز عید ہو گی۔ رمضان میں فاسد روزوں کی تعداد چھ ہو گی اس کے بعد قضا شروع کرے تو پانچ روز کے روزے درست ہوئے پھر تین دن حیض کے فاسد اور مابعد ایک صحیح اس طرح (۵ + ۳ + ۱ = ۹) نو دن روزے قضا کرنے سے یقینی طور پر رمضان المبارک کے ممکنہ چھ فاسد روزوں کی قضاء

سے عہدہ برآ ہو جائے گی۔

وضاحت نمبر۳:۔ قضا اگر وقفہ سے شروع کرے تو احتمال ہے قضا کا پہلا دن حیض کے آغاز کا دن ہو اس طرح تین روزے فاسد شمار ہوں پھر طہر شروع ہو گا تو اس کی چھ دن کے رکھے ہوئے روزے درست شمار ہوں گے اس طرح بھی ۹ دن روزے رکھنے سے یقینی طور پر رمضان المبارک کے فاسد روزوں کی قضا سے عہدہ برآ ہو جائے گی۔

مسئلہ:۔ مسئلہ سابقہ کی صورت میں رمضان المبارک اگر انتیس روز کا ہو تو اگر عید کے اگلے دن سے قضا شروع کرے تو چھ روزے اس کے ذمہ واجب ہوں گے اور اگر کچھ وقفہ کے بعد شروع کرے تو نو روزے رکھے۔

وضاحت (ا):۔ عید کے اگلے روز قضا کرنے کی صورت میں چونکہ رمضان شریف کے دوسرے طہر کے نویں دن عید ہو گی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مسئلہ سابقہ کی وضاحت (ا)) تو اس کے بعد رکھے ہوئے چھ روزے طہر میں واقع ہونے کے باعث صحیح شمار ہوں گے۔

وضاحت (۲):۔ وقفہ سے قضا شروع کرنے کی صورت میں نو روزے رکھنے ہوں گے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مسئلہ سابقہ کی وضاحت (۲)

مسئلہ:۔ مضلہ کو اپنے حیض کے ایام کی تعداد مثلاً" تین یاد ہے لیکن طہر کے ایام کی تعداد یاد نہیں تو اس کا طہر کم از کم نصاب یعنی پندرہ دن شمار ہو گا اگر اسے یاد ہو کہ حیض کا آغاز دن سے ہوتا ہے یا اسے یاد نہیں کہ دن سے ہوتا ہے یا رات کو اور رمضان المبارک ۳۰ یا ۲۹ دن کا ہو تو متصل بعد یا وقفہ کے بعد قضا کی چاروں صورتوں میں بارہ روزے قضا رکھے۔

وضاحت (ا):۔ احتمال ہے کہ یکم رمضان المبارک دن کو حیض شروع ہوا اس طرح تین روزہ ، حیض میں چار روزے فاسد ٹھہرے پھر پندرہ روزہ طہر میں چودہ روزے صحیح شمار ہوئے پھر ایام حیض کے احتمال کے باعث فاسد اس طرح چاروں

صورتوں میں آٹھ روزے فاسد ہوئے۔

وضاحت (۲) :۔ رمضان المبارک اگر ۳۰ دن کا ہو تو عید کے بعد پانچ روز طہر ثانی کے باقی ایام کے باعث پانچ روزے صحیح ہوئے پھر تین دن حیض کے باعث چار روزے فاسد ٹھہرے اس کے بعد طہر میں تین روزے رکھنے کے باعث وہ یقینی طور پر اپنے حیض کے باعث فاسد ہونے والے رمضان المبارک کے روزوں کی قضا سے عہدہ برآ ہو گئی اگر عید کے بعد کچھ روز کے وقفہ کے بعد قضا شروع کی تو ممکن ہے کہ اس کے قضا کے پہلے دن حیض شروع ہو گیا تو پہلے چار روزے فاسد ٹھہرے پھر ایام طہر کے آٹھ روزے درست ہوئے اس طرح بھی اسے بارہ روزے بطور قضا رکھنے ہوں گے۔

وضاحت (۳) :۔ رمضان المبارک اگر ۲۹ روز کا ہو تو عید کے بعد طہر ثانی کے چھ روز باقی ہوں ان میں رکھے ہوئے روزے صحیح ٹھہریں گے پھر حیض کے باعث چار دن کے روزے فاسد شمار ہوں گے اور اس کے بعد دو روزے درست ہوں گے اس طرح بارہ قضا روزے رکھنے پر رمضان المبارک کے ممکنہ فاسد روزوں کی قضا یقینی طور پر ادا ہو جائے گی اور کچھ وقفہ کے بعد قضا شروع کرے تو اسی مسئلہ کی وضاحت (۲) کی روشنی میں رمضان المبارک کے ممکنہ طور پر فاسد روزوں کی قضا بارہ روزے رکھنے سے یقینی طور پر ادا ہو جائے گی۔

فصل

رمضان شریف کے روزہ توڑنے اور قتل کے کفاروں سے متعلق مضلہ کے احکام :۔

مسئلہ :۔ مضلہ اگر حالت استمرار خون اور نسیان عادت میں رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑ دے تو اس پر کفارہ لازم نہ آئے گا قضا لازم ہو گی اور اس

گناہ پر توبہ و استغفار کرے۔

مسئلہ :۔ قتل کے کفارہ میں واجب روزے رمضان کے روزہ توڑنے کے کفارہ کی مانند مسلسل دو ماہ روزے رکھنے لازم ہیں ورنہ کفارے ادا نہ ہوں گے۔

مسئلہ :۔ مغلہ پر رمضان المبارک کا روزہ عمدًا توڑنے یا قتل کا کفارہ لازم ہو اور وہ اسی حالت میں کفارہ ادا کرنا چاہے تو اگر اسے یاد ہو کہ حیض کی ابتداء رات کو ہوتی ہے نیز حیض مہینہ میں صرف ایک بار آتا ہو تو مسلسل نوے دن کے روزے رکھے۔

وضاحت :۔ ایک مہینہ یعنی ۳۰ دن میں اگر اسے صرف ایک حیض آتا ہو تو بیس روزے ٹھہرے اس طرح نوے روزے رکھے تو یقینی طور پر ساٹھ روزے ادا ہو جائیں گے۔

مسئلہ :۔ اگر اسے یاد ہو کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا یاد نہ ہو کہ آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو تو ۱۰۴ روزے رکھے۔

وضاحت :۔ احتمال ہے کہ روزے کے آغاز کے دن حیض کا آغاز ہو جائے۔ اس طرح گیارہ روز کے روزے فاسد پھر ۱۹ روزے درست پھر گیارہ فاسد اس کے بعد انیس صحیح پھر گیارہ فاسد اور انیس صحیح پھر اس کے نوے روزے مکمل ہوئے۔ لیکن صحیح ان میں سے ستاون ٹھہرے۔ اس کے بعد گیارہ روزے بوجہ حیض فاسد اور بعد کے تین درست شمار ہوں گے اس طرح رکھے ہوئے روزوں کی تعداد ایک سو چار ہو گی جن میں سے ساٹھ یقینی طور پر درست ہوں گے۔

مسئلہ :۔ اگر اسے علم نہ ہو کہ حیض مہینہ میں ایک بار آتا یا زائد بار لیکن یہ جانتی ہو کہ آغاز حیض رات کو ہوتا ہے تو ایک سو روزے رکھے۔

وضاحت :۔ اس صورت میں حیض دس روز اور طہر پندرہ دن شمار ہوتا ہے۔ اس طرح پچیس روزوں سے پندرہ روزے صحیح شمار ہوئے۔

درست روزوں کے لئے (۲۵ x ۴ = ۱۰۰) سو روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ :۔ اگر نہ جانتی ہو کہ حیض مہینہ میں ایک بار آتا ہے یا زیادہ بار اور نہ ہی یہ جانتی ہو کہ آغاز دن کو ہوتا ہے یا رات کو تو ایک سو پندرہ روزے مسلسل رکھے۔

وضاحت :۔ اس صورت میں پہلے گیارہ روز احتمال حیض کے باعث فاسد اور چودہ درست شمار ہوں گے۔ چار مرتبہ ایسا ہونے سے (۱۱ + ۱۴) x ۴ = ۱۰۰ روزے رکھے گئے جن سے ۱۴ x ۴ = ۵۶ درست ہوئے اس کے بعد گیارہ روز حیض کا احتمال ہونے کے باعث روزے فاسد ٹھہرے اور مابعد چار روزے رکھنے سے ساٹھ صحیح روزوں کی تعداد پوری ہو گئی اور اس طرح سے ایک سو پندرہ روزے ادا کرنا پڑے۔

فصل ---- قسم کے کفارہ سے متعلق مفلہ کے احکام

قسم توڑنے کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین میں سے جس طرح چاہے کفارۂ قسم ادا کرے اور ان تین میں سے کسی چیز پر قدرت نہ رکھتا ہو تو متواتر تین روزے رکھے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ :۔ مفلہ کو اگر یاد ہو کہ حیض کی ابتداء رات کو ہوتی ہے تو دو طرح سے قسم کا کفارہ ادا کر سکتی ہے۔

(۱) مسلسل پندرہ روزے رکھے۔

(۲) تین روزے رکھے پھر دس دن افطار کرے پھر تین دن روزے رکھے۔

وضاحت (۱) :۔ پہلی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پہلا روزہ رکھنے کے دن اس کے طہر کا چودھواں روز ہو تو طہر کے چودھویں اور پندرھویں دن کا روزہ

اگرچہ درست ہوتا ہے لیکن کفارہ قسم کے طور پر مسئلہ کے حق میں درست شمار نہ ہوں گے کیونکہ اس کے بعد اس کے ایام حیض شروع ہو جائیں گے اور کفارہ قسم میں مسلسل تین روزے رکھنا ضروری ہیں۔ اس طرح ان دو روزوں کے بعد دس دن کے روزوں کے احتمال حیض کے باعث فاسد ہونے کا احتمال ہے اور اس کے بعد تین روزے درست شمار ہوں گے۔

اس طرح اسے پندرہ (۲ + ۱۰ + ۳ = ۱۵) روزے رکھنے ہوں گے۔

وضاحت :۔ (۲) دوسرے طریقہ سے کفارہ ادا کرنے کی صورت میں کوئی سے تین روزے (پہلے یا آخری) یقینی طور پر طہر میں واقع ہوں گے۔

مسئلہ :۔ اگر اسے حیض کے آغاز کا رات کو ہونے کا علم نہ ہو یعنی معلوم ہو کہ دن کو حیض کا آغاز ہوتا ہے یا معلوم نہ ہو کہ رات کو آغاز ہوتا ہے یا دن کو تو سولہ روزے مسلسل رکھے یا تین۔۲ روزے رکھے پھر نو دن افطار کرے پھر چار روزے رکھے یا پہلے۔۳ چار روزے رکھے پھر نو روز افطار کرے پھر تین روزے رکھے۔

وضاحت :۔ (۱) پہلی صورت میں احتمال ہے کہ اس کے پہلے روزے کے دن سے لے کر اس کے طہر کے دو دن باقی ہوں یہ دو روزے کفارہ قسم میں کفایت نہیں کرتے۔ کیونکہ کفارۂ قسم میں تتابع شرط ہے پھر گیارہ روزے احتمال حیض کے باعث فاسد ہوئے۔ اورزاں بعد تین روزے صحیح ٹھہرے اس طرح اسے سولہ (۲ + ۱۱ + ۳ = ۱۶) روزے رکھنے ہوں گے۔

وضاحت :۔ (۲) دوسری صورت میں احتمال ہے کہ اس کا تیسرا روزہ اس کے حیض کے آغاز کے دن ہو تو یہ فاسد ٹھہرا اور پہلے دو بھی کفارہ کے لئے ناکافی ہوئے۔ اس طرح اس دن کو شامل کر کے گیارہویں دن کا روزہ فاسد ہونے کا احتمال ہے جو آخری چار روزوں سے پہلے روزہ ہے اور مابعد تین درست ٹھہرے۔

وضاحت :۔ (۳) تیسری صورت میں پہلے چار میں سے تین اور نو دنوں کے بعد کے تین میں سے کوئی سے تین یقینی طور پر حالت طہر میں واقع ہوں گے۔

فصل ---- قضاء رمضان سے متعلق احکام مضلہ

مسئلہ :۔ مضلہ کے ذمہ دس روزوں کی قضا ہے اسے اپنے ایام حیض کی تعداد یاد نہیں اور یاد ہے کہ حیض کا آغاز رات کو ہوتا ہے نیز حیض مہینہ میں صرف ایک بار آتا ہے تو قضا میں اس پر بیس روزے رکھنے لازم ہیں۔ اسے اختیار ہے بیس مسلسل رکھے یا ایک مہینہ میں پہلا عشرہ روزے رکھے اور اگلے مہینہ میں دوسرا عشرہ اگر حیض کے متعلق یاد ہو کہ دن کو اس کا آغاز ہوتا ہے یا یاد نہ ہو کہ دن کو آغاز ہوتا ہے یا رات کو تو اکیس روزے مسلسل رکھے۔

وضاحت :۔ (۱) احتمال ہے کہ قضا کے آغاز کا دن حیض کے شروع ہونے کا دن ہو تو حیض کا آغاز اگر رات کو ہوا تو یہ دس روزے فاسد ٹھہرے اور اگر دن کو آغاز ہوا تو گیارہ روزے فاسد ٹھہرے اس کے بعد دس روزے رکھ لے۔

وضاحت :۔ (۲) اگر دو ماہ میں قضا کرے تو ان دو عشروں سے کوئی ایک عشرہ یقینی طور پر طہر ہوگا۔

مسئلہ :۔ اگر اسے یاد ہو کہ حیض مہینہ میں ایک سے زائد مرتبہ آتا ہے تو اس کے لئے درج بالا دو صورتوں کے علاوہ یہ بھی جائز ہے کہ وہ دس روزے رکھے پھر پندرہ روز افطار کرے اور پھر دس روزے رکھے۔

مسئلہ :۔ اگر اس کے ذمہ دس سے کم دن کی قضا ہو تو پھر اس پر بیس روزے رکھنے لازم ہیں اس طرح رکھے کہ ایک ماہ کے پہلے عشرہ مکمل روزے رکھے اور اگلے مہینہ کے دوسرے عشرے کے روزے رکھے۔

وضاحت :۔ دس سے کم قضا کی صورت میں اس سے دوگنا روزے مسلسل

رکھنے سے قضا سے یقینی طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتی مثلاً کسی کے ذمہ نو روزوں کی قضا ہے اگر اٹھارہ رکھے۔ تو پہلے دس احتمال حیض کے باعث فاسد ٹھہرے اور باقی آٹھ درست ٹھہرے حالانکہ اس کے ذمہ نو روزے ہیں اور آٹھ روزوں کی قضا اس کے ذمہ ہے تو سولہ روزے مسلسل رکھنے کی صورت میں دس روزے فاسد ہونے کا احتمال ہے اور چھ روزے درست ٹھہرے۔ علی ھذالقیاس سات' چھ' پانچ وغیرہ کی صورت میں بھی اس طرح قضا سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ :۔ اگر اسے حیض کے ایام کی تعداد یاد ہو لیکن وقت یاد نہ ہو کہ مہینہ کے اول میں آتا ہے یا آخر میں یا وسط میں تو اس صورت میں اس پر واجب روزوں سے دوگنا روزے اس پر واجب ہیں اور اسے اختیار ہے کہ وہ مسلسل روزے رکھے یا ایک مہینہ کے پہلے عشرہ میں قضا شدہ روزوں کے برابر روزے رکھے۔ اور اگلے مہینہ کے دوسرے عشرہ میں اتنے ہی روزے رکھ لے۔

مثال :۔ مضلہ کو اپنے حیض کے ایام کی تعداد یاد ہے کہ چار ہے اور وقت حیض یاد نہیں۔

حکم :۔ مسلسل آٹھ روزے رکھ لے یا ایک مہینہ کے پہلے عشرہ میں چار رکھے اور اگلے مہینہ کے دوسرے عشرہ میں چار اور رکھے اسی طرح اس کی عادت اگر پانچ یا چھ دن کی ہو تو پہلے مہینہ کے پہلے عشرہ میں پانچ یا چھ اور اگلے مہینہ کے دوسرے عشرہ میں اتنے روزے رکھ لے۔

فصل ـــــ اضلال عام اور اضلال خاص

نوٹ :۔ اضلال عام اور خاص کی تعریف اگرچہ "اصطلاحات متعلقہ حیض" کی فصل میں گذر چکی ہے لیکن سہولت اور وضاحت کی خاطر دوبارہ ان کو تحریر کرنا مناسب ہے۔

مسئلہ :۔ اضلال کی تین قسمیں ہیں (۱) اضلال عام، (۲) اضلال قریب بہ اضلال عام، (۳) اضلال خاص۔

مسئلہ :۔ اضلال عام یہ ہے کہ عورت کو اپنے حیض کے ایام کی تعداد اور وقت یاد نہ رہا ہو یعنی یاد نہ ہو کہ ہر مہینہ میں کتنے دن حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد نہ ہو کہ پورے مہینہ کے کس حصہ میں حیض آتا تھا پہلے عشرہ میں یا دوسرے عشرہ میں یا تیسرے عشرہ میں۔

مسئلہ :۔ اضلال قریب بہ اضلال عام یہ ہے کہ اسے اپنے حیض کے ایام کی تعداد تو یاد ہو کہ تین دن آتا ہے یا پانچ دن لیکن یہ یاد نہ ہو کہ پورے مہینہ کے کس عشرہ میں آتا ہے۔ پہلے یا دوسرے یا تیسرے عشرہ میں۔

مسئلہ :۔ اضلال عام اور اضلال قریب بہ اضلال عام میں عورت مہینہ کے ہر دن کے بارے مین متردد ہوتی ہے کہ یہ دن حیض کا دن ہے یا طہر (استحاضہ) کا۔

مسئلہ :۔ اضلال خاص دو طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) عورت کو اپنے ایام حیض کی عادت یاد ہو کہ کتنے دن ہر مہینہ میں حیض آتا ہے لیکن مقرر بعض ایام میں ان کی تعیین فراموش ہو چکی ہے۔ مثلاً اسے یاد ہو کہ حیض پانچ دن آتا ہے۔ اور یہ بھی یاد ہے کہ پہلے عشرہ میں آتا ہے لیکن یہ یاد نہیں کہ اس عشرہ کے کون کون سے پانچ دن حیض آتا ہے۔

(۲) تعداد ایام حیض میں اپنی عادت بھول چکی ہے اور بعض ایام مہینہ میں اس کی تعیین بھی فراموش کر چکی ہے۔ مثلاً اسے یاد ہے کہ پہلے دس میں اسے حیض آتا تھا لیکن کتنے دن آتا تھا بھول گئی۔

فصل ـــــ اضلال خاص نمبر (۱) سے متعلقہ مسائل نماز

وضاحت :۔ اضلال خاص نمبرا سے مراد یہ ہے کہ عورت کو اپنے ایام حیض کی

تعداد تو معلوم ہے لیکن مہینہ کے بعض ایام میں ان کی تعیین بھول چکی ہے مزید وضاحت کے لئے متصل سابق فصل نیز اصطلاحات والی فصل ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ :۔ ایام حیض سے دو گنا یا ان سے زائد ایام میں حیض کی تعیین بھول گئی تو ان تمام ایام میں کسی میں بھی حیض ہونا یقینی نہ ہوگا۔

مثال :۔ کسی کی عادت حیض تین روزے ہے لیکن مہینہ کے چھ یا ان سے زائد دنوں میں اس کی تعیین بھول گئی۔

حکم :۔ ان چھ یا ان سے زائد دنوں میں کسی ایک دن کو حیض کا دن یقینی طور پر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہر دن کے حیض ہونے یا نہ ہونے کا شک ہوگا۔

مسئلہ :۔ ایام حیض سے دو گنا ایام سے کم ایام میں حیض کی تعیین بھول گئی تو ان ایام سے بعض کا ایام حیض ہونا یقینی ہوگا۔

مثال :۔ عادت تین روزہ حیض کی ہے لیکن پانچ دنوں میں ان کی تعیین فراموش ہوگئی۔

حکم :۔ تیسرا دن یقینی طور پر حیض کا دن ہے کیونکہ یا تو یہ پہلا یوم حیض ہے یا درمیانہ یوم حیض ہے یا آخری یوم حیض ہے۔ لہٰذا وہ صرف تیسرے دن نماز ادا نہیں کرے گی۔

نوٹ :۔ درج بالا دو مسئلوں کی مزید وضاحت کے لئے چند مثالیں اور ان کے مفصل احکام درج ذیل ہیں۔

مثال :۔ (ا) عادت حیض مثلاً تین روز یاد ہے اتنا یاد ہے کہ حیض ہر مہینہ کے آخری عشرہ میں آتا ہے لیکن ان دس ایام میں حیض کے ایام کون کون سے ہیں بھول چکی ہے اور حیض کے ختم ہونے کے وقت کی عادت بھی یاد نہیں رہی کہ دن کے کس حصہ (مثلاً ظہر یا عصر یا فجر وغیرہ) میں ختم ہوتا ہے۔

حکم :۔ ہر مہینہ کے آخری عشرہ کے پہلے تین دن میں ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اس کے بعد عشرہ کے باقی ایام کی ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے اور پھر نمازیں ادا کرے۔

وضاحت :۔ پہلے تین دن کے حیض اور طہر ہونے میں شک ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے لئے وضو کفایت کرے گا۔

(۲) باقی ایام کے حیض اور حیض کے اختتام کے بعد طہر ہونے میں شک ہے اور اختتام حیض کے بعد نماز کی ادائیگی کے لئے غسل ضروری ہے۔ نماز کے ہر وقت کے آغاز پر حیض کے اختتام کا احتمال ہے لہٰذا غسل ہر نماز کے وقت کے لئے ضروری ہے۔

مثال (۲) :۔ مثال (۱) کی صورت میں کہ مہینہ کے آخری عشرہ میں کوئی سے تین دن حیض ہونا یاد ہے لیکن حیض کے ختم ہونے کے وقت کی عادت معلوم ہے مثلاً اسے اتنا یاد ہے کہ عصر کے وقت حیض ختم ہونے کی عادت ہے۔

حکم :۔ عشرہ مذکورہ کے پہلے تین دن ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور عشرہ کے باقی ایام میں ہر روز عصر کے وقت کی نماز غسل سے ادا کرے۔ اور باقی نمازوں کے تمام اوقات کے لئے الگ الگ تازہ وضو کرے اور اس وضو سے نوافل و فرائض جو چاہے ادا کرے۔

وضاحت :۔ (۱) پہلے تین ایام میں حیض یا طہر میں تردد ہے لہٰذا ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے۔

(۲) عشرہ کے باقی ایام میں حیض ختم ہو جانے یا حیض ہونے میں تردد ہے۔ اور یاد ہے کہ عصر کو حیض ختم ہوتا ہے لہٰذا ہر روز عصر کے وقت کے لئے غسل کرے اور عصر ادا کرے کیونکہ حیض اور اس سے خروج میں شک ہے اور باقی نمازوں مغرب، عشاء، فجر اور ظہر میں سے ہر ایک کے وقت کے لئے وضو کرے کیونکہ حیض اور طہر ہونے میں شک ہے۔

مثال نمبر ۳:۔ یاد ہے کہ حیض ہر ماہ کے آخری عشرہ میں چار دن آتا ہے لیکن وہ چار دن کون سے ہیں بھول گئی۔

حکم:۔ ہر ماہ کے آخری عشرہ کے پہلے چار دنوں کی تمام نمازوں کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور باقی چھ دنوں میں ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ غسل کرے۔

وضاحت:۔ پہلے چار دن ایسے ہیں جن میں حیض شروع ہو جانے یا طہر ہونے میں تردد ہے۔ لہٰذا ان ایام میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے۔
(۲) اس کے تمام ایام ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کے متعلق تردد ہے کہ حیض جاری ہے یا حیض سے پاک ہو چکی ہے اور یہ تردد ہر نماز کے وقت کے لئے ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

مثال:۔ (۴) یاد ہے کہ ہر ماہ کے آخری عشرہ میں پانچ روز حیض آتا ہے لیکن ان کی تعیین بھول گئی۔

حکم:۔ پہلے پانچ روز میں ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور نماز ادا کرے عشرہ کے باقی ایام میں ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

وضاحت:۔ مثال ۱،۲،۳ کی وضاحتوں کو دوبارہ دیکھ لیں۔

مثال:۔ (۵) یہ یاد ہے کہ آخری عشرہ میں چھ روز حیض آتا ہے مگر ان کی تعیین بھول گئی۔

حکم:۔ عشرہ مذکورہ کے پانچویں اور چھٹے دن نماز پڑھے پہلے چار ایام میں ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور آخری چار ایام میں ہر نماز کے لئے غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

وضاحت:۔ حیض کو عشرہ کے اول سے شمار کریں یا آخری چھ دن حیض شمار

کریں یا درمیان میں سے کوئی سے چھ دن حیض شمار کریں تمام صورتوں میں پانچواں اور چھٹا روز حیض قرار پاتا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں دن یقینی طور پر حیض کے دن ہیں اس لئے ترک نماز کا حکم ہے۔

(۲) پہلے چار ایام میں حیض شروع ہونے یا نہ ہونے میں تردد ہے لہٰذا ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے۔

(۳) آخری چار ایام میں ہر نماز کے وقت حیض ہونے یا حیض کے ختم ہونے کا احتمال ہے۔ حیض کے اختتام پر غسل واجب ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے۔ اور نماز ادا کرے۔

مثال :۔ (۶) آخری عشرہ ہر ماہ میں سات دن حیض آنا اپنی عادت ہے۔ لیکن وہ سات دن کون سے ہیں بھول گئی۔

حکم :۔ پہلے تین دن ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے پھر چار روز نماز نہ پڑھے اور آخری تین دن ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے۔ اور نماز ادا کرے۔

وضاحت :۔ حیض کو عشرہ کے اول سے شمار کریں یا آخری سات دن حیض شمار کریں یا درمیان سے کوئی سے سات دن حیض شمار کریں ساری صورتوں میں چھوتھا، پانچواں، چھٹا اور ساتواں دن حیض کے ایام بنتے ہیں لہٰذا ان چار ایام میں نمازیں ادا نہ کرے۔

(۲) آغاز کے تین اور آخری تین کی حیثیت وہی ہے جو مثال ۵ کے بالترتیب پہلے چار ایام اور آخری چار ایام کی ہے لہٰذا مثال مذکور کے حکم کی وضاحت ۳،۲ ملاحظہ کریں۔

مثال :۔ (۷) ہر ماہ کے آخری عشرہ میں آٹھ دن حیض ہونا یاد ہے لیکن ان کی تعیین بھول چکی ہے۔

حکم :۔ پہلے دو دن ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے پھر درمیان کے چھ دن نماز ادا نہ کرے اور آخری دو دن میں ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

وضاحت (۱) :۔ تیسرے۔۱، چوتھے۔۲، پانچویں۔۳، چھٹے۔۴، ساتویں۔۵ اور آٹھویں۔۶ چھ دن کا حیض ہونا یقینی ہے۔ ملاحظہ ہو مثال نمبر۶ کی وضاحت (۱)

(۲) پہلے دو دن اور آخری دو دن کی حیثیت وہی ہے جو مثال (۶) میں پہلے تین اور آخری تین ایام کی ہے۔

مثال :۔ (۸) ہر مہینے کے آخری عشرہ سے ۹ دن حیض ہونا یاد ہے لیکن ان کی تعیین بھول چکی ہے۔

حکم :۔ عشرہ مذکورہ کے پہلے دن ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے پھر آٹھ دن نماز ادا نہ کرے اور آخری دن کی تمام نمازوں کے وقت کے لئے غسل کر کے نماز ادا کرے۔

وضاحت :۔ سابقہ مثالوں کی وضاحتوں کو بغور ملاحظہ فرمالیں۔

فصل ۔۔۔۔ اضلال خاص۔۲ متعلقہ احکام نماز

وضاحت :۔ اضلال خاص (۲) سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنے ایام حیض کی تعداد بھول جائے لیکن اسے اتنا یاد ہو کہ مہینے کے فلاں فلاں بعض چند ایام کے دوران حیض آتا ہے مثلاً یہ یاد ہے کہ آخری عشرہ میں حیض آتا ہے لیکن ایام حیض کی تعداد یاد نہیں۔

مثال :۔ (۱) خون مسلسل جاری ہے یہ یاد ہے کہ مہینہ کے آخری ایام میں حیض آتا ہے اور مہینہ کے اختتام پر وہ پاک ہو جاتی ہے حیض کے ایام کی تعداد یاد

نہیں۔

حکم :۔ ایسی عورت مہینہ کے پہلے بیس روز اپنے آپ کو پاک یقین کرے ان ایام میں خاوند سے ہم بستری بھی جائز ہے۔ ابتدائی بیس روز کے بعد سات دن تک ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے۔

آخری تین دن نماز ادا نہ کرے۔ مہینہ کے اختتام پر غسل کرے۔

وضاحت :۔ جب اسے یاد ہے کہ مہینہ کے آخری دن وہ پاک ہوتی ہے تو پہلے بیس دن یقیناً طہر کے ہیں کیونکہ حیض کا زیادہ سے زیادہ نصاب دس روز ہے۔

(۲) بیس دن کے بعد سات دن ایسے ہیں جن میں تردد ہے کہ سابقہ طہر جاری ہے یا حیض شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

(۳) اسے یاد ہے کہ مہینہ کے آخر میں وہ حیض سے فارغ ہو جاتی ہے۔ اور کم از کم نصاب حیض تین دن ہے۔ لہٰذا مہینہ کے آخری تین دن یقیناً حیض ہے۔

(۴) حیض کے اختتام پر غسل فرض ہے۔

مثال :۔ (۲) خون مسلسل جاری ہے اتنا یاد ہے کہ عادت اس کی یہ ہے کہ اکیسویں تاریخ کو حیض کا آغاز ہوتا ہے۔ لیکن اسے یاد نہیں کہ کتنے دن حیض جاری رہتا ہے۔

حکم :۔ بیس تاریخ کے بعد تین دن نماز نہ پڑھے پھر مہینہ کے آخر تک ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کرے اور نماز پڑھے۔

وضاحت :۔ کم از کم مدت حیض تین دن ہے۔ لہٰذا بیس تاریخ کے بعد تین دن یقینی طور پر حیض ہے۔ لہٰذا ان ایام میں نماز نہ پڑھے۔

(۲) حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے لہٰذا تین دن کے بعد ہر روز یہ شک ہے کہ حیض جاری ہے۔ یا حیض سے پاک ہو چکی ہے اور یہ احتمال ہر نماز

کے وضع سے متعلق ہے۔ لہٰذا اس پر حیض سے پاک ہونے کا احتمال کی بنا پر ہر نماز کے وقت کے لئے غسل واجب ہے اور نماز بھی۔

فصل ـــــ اضلال نفاس کے مسائل

مسئلہ :۔ نفاس کی عادت یاد نہ رہی کہ کتنے دن وضع حمل کے بعد خون اسے جاری رہتا ہے اگر خون چالیس روز سے متجاوز نہ ہو یعنی چالیس یوم رہا یا اس سے کم تو جتنے دن خون رہا نفاس شمار ہو گا یعنی ان ایام میں نماز نہ پڑھے اور روزہ بھی نہ رکھے۔

مسئلہ :۔ خون اگر چالیس یوم سے زیادہ جاری رہا تو اب خوب سوچے اور ذہن پر دباؤ ڈال کر نفاس کی عادت یاد کرے اگر یاد نہ آئے یا ظن غالب میں کوئی تعداد ایام نفاس کی نہ آئے تو چالیس روز کے بعد اگرچہ خون جاری ہے نماز پڑھنا شروع کر دے اور یہ نماز خون جاری رہنے کے ایام تک اس طرح ادا کرے جس طرح استحاضہ والی ادا کرتی ہے کیونکہ وہ مستحاضہ ہے نیز چالیس یوم کی نمازوں کی قضا کرے۔

وضاحت :۔ نفاس کے خون کی کم از کم جاری رہنے کی مدت مقرر نہیں ایک گھڑی بھی ہو سکتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ یہ چالیس دن خون نفاس کی بجائے استحاضہ ہوں لہٰذا چالیس یوم کی نمازوں کی قضا اس کے ذمہ واجب ہے۔

مسئلہ :۔ درج بالا چالیس یوم کی قضا اگر ان ایام میں کی کہ خون مسلسل جاری تھا تو چالیس یوم کے دس دن کی مزید قضا کرے۔

وضاحت :۔ ممکن ہے کہ چالیس یوم کی قضا کے دوران دس دن حیض کی حالت ہو۔

فصل

حیض اور نفاس کے اضلال کی صورت میں مسائل صوم رمضان

مسئلہ :۔ خون جاری ہے حیض اور نفاس ہر دو کے ایام کی عادت بھول گئی رمضان شریف کی پہلی تاریخ رات کو اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو اس کے لئے حکم ہے کہ رمضان شریف کے باقی روزے رکھے۔ پھر اگر رمضان المبارک ۳۰ دن کا ہو اور اسے یہ یاد ہو کہ حیض اسے رات کو شروع ہوتا ہے تو عید کے دن کے بعد ۴۹ روزے قضائے رمضان کی نیت سے رکھے۔

وضاحت :۔ نفاس کی کم از کم مدت ایک ساعت بھی ہو سکتی ہے تو رمضان شریف کے باقی ایام میں اس کے جاری خون میں دو احتمال ہیں (۱) نفاس (۲) استحاضہ استحاضہ ہونے کے احتمال کے باعث وہ رمضان شریف کے باقی روزے رکھے۔
(۲) رمضان شریف میں نفاس کے جاری رہنے کا احتمال بھی ہے۔ لہٰذا ان کی قضا اس پر واجب ہے۔ (کیونکہ عبادات میں احتیاط واجب ہے)
(۳) عید کے بعد دوسرے روز قضا شروع کرے گی تو عید کے بعد نو دن تک نفاس کا احتمال ہے۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ نفاس چالیس روز ہوتا ہے لہٰذا ان نو روزوں کے درست نہ ہونے کا احتمال ہے پھر پندرہ روز یقینی طور پر طہر ہے۔ لہٰذا وہ درست ہوئے پھر دس روز حیض کا احتمال ہے لہٰذا ان کے درست نہ ہونے کا احتمال ہے پھر پندرہ دن یقینی طہر ہے لہٰذا یہ درست ہوں گے اس طرح ۹ + ۱۵ + ۱۰ + ۱۵ = ۴۹ روزے رکھے گی۔ جن میں سے ۳۰ یقینی طور پر درست ہوں گے۔

مسئلہ :۔ خون جاری ہے عادت حیض و نفاس ہر دو فراموش کر چکی ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ حیض کا آغاز دن کو ہوتا ہے یا اسے یاد نہیں کہ دن کو اس کا آغاز ہوتا ہے یا رات کو یکم رمضان المبارک دن کو اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی تو رمضان المبارک کے روزے بدستور رکھے اور عید کے دن کے بعد ۴ روزے بہ

نیت قضاء رمضان رکھے جبکہ رمضان المبارک ۳۰ دن کا ہو۔

وضاحت :۔ ولادت سے قبل خون استحاضہ جاری ہے ممکن ہے ولادت کے بعد ایک گھڑی نفاس کے بعد پھر استحاضہ کا خون ہو لہٰذا رمضان شریف کے روزے رکھے۔

(۴) ولادت کے بعد خون میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ نفاس کا خون ہو تو عید کے دن کے بعد دس دن تک قضا میں رکھے گئے روزے احتمال نفاس کے باعث درست نہ ہوئے پھر مابعد پچیس روزوں سے چودہ روزے درست ہوئے اور گیارہ میں حیض کا احتمال ہے (کیونکہ حیض دن کو شروع ہے تو دن ہی کو ختم مانا جائے گا۔ اس طرح گیارہ روزے نا درست ٹھہریں گے۔) پھر اسی طرح اگلے پچیس (طہر امکان حیض) میں چودہ درست اور گیارہ میں احتمال ہے۔ اس کے دو روزے مزید رکھے۔ اس طرح کل ۱۰ + ۲۵ + ۲۵ + ۲ = ۶۲ روزے ہوئے جن میں سے ۱۴ + ۱۴ + ۲ = ۳۰ یقینی طور پر درست ٹھہرے اور وہ قضا رمضان سے عہدہ برآ ہوئی۔

فصل

اضلال حیض و نفاس کی ایک اور صورت کے مسائل

وضاحت (۱) فصل سابق میں اضلال حیض و نفاس کی جس صورت کے احکام مندرج ہیں اس میں اضلال سے مراد یہ ہے کہ حیض و نفاس ہر دو کے ایام کی تعداد یاد نہیں یا حیض کے ایام کا وقت یاد نہ ہو یعنی یہ یاد نہ ہو کہ پہلے یا دوسرے یا تیسرے عشرہ میں آتا ہے فصل ھذا میں اضلال حیض و نفاس سے مراد یہ ہے کہ خون میں تعیین نہ ہو سکے کہ حیض کا خون ہے یا نفاس کا۔

وضاحت (۲) سابقہ فصلوں میں مذکور ہوا کہ بچہ ایسی حالت میں پیدا ہوا کہ اس کے کچھ اعضاء جیسے بال، ناخن، ہاتھ پاؤں، انگلیاں وغیرہ بن چکے ہوں تو وہ بچے کے حکم میں ہوگا اور اس کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس ہوگا اور اگر کوئی

عضو ظاہر نہ ہو تو وہ بچے کے حکم میں نہ ہوگا اور اس کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس نہ ہوگا بلکہ حیض یا استحاضہ ہوگا۔

مثال :۔ (ا) عورت کو اسقاط حمل ہوا اور بچے کے متعلق معلوم نہ ہو سکا۔ا کہ اس کے اعضاء ظاہر ہو چکے تھے یا نہیں اس سے پہلے اس کے حیض' طہر اور نفاس کی عادت بالترتیب دس' بیس اور چالیس دن تھی اور اسقاط حمل اس روز ہوا جب کہ عادت کے مطابق اس کے حیض کے آغاز کا دن تھااور خون مسلسل جاری ہے۔

حکم :۔ اسقاط کے بعد دس دن نماز ترک کرے پھر غسل کرے اور آئندہ بیس روز تک ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کر کے نماز ادا کرے پھر دس دن نماز ترک کرے پھر غسل کرے اس کے بعد بیس روز تک اگر خون جاری رہے تو مستحاضہ کی طرح ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور نمازیں ادا کرے استمرار خون کے زمانہ میں دس دن حیض شمار کرے اور نمازیں ادا نہ کرے اور بیس روز استحاضہ شمار کرے اور بدستور نمازیں ادا کرے۔

وضاحت (۱) چونکہ بچے کے اعضاء کے ظاہر ہونے یا نہ ہونے کا علم نہ ہو سکا۔ لہٰذا اس اسقاط کے بعد جاری ہونے والے خون میں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ حیض ہے یا نفاس دونوں کا احتمال ہے۔

(۲) پہلے دس روز نمازیں نہ پڑھے کیونکہ جس دن اسقاط حمل ہوا عادت کے مطابق اس دن حیض کا آغاز ہوتا تھا اب دن حیض کا ہو یا نفاس کا نماز دونوں صورتوں میں ترک کرے۔

(۳) اس کے بعد غسل کا حکم اس لئے کہ اگر دس دن حیض کے ہوں تو اس کے اختتام پر غسل واجب ہے۔

(۴) اگلے بیس روز میں احتمال ہے کہ طہر ہو یا نفاس ہو لہٰذا احتیاطاً نماز ادا کرے۔ اور ہر نماز کے وقت کے لئے وضو تازہ کرے گی۔

(۵) ان سے اگلے دس دن میں حیض یا نفاس کا احتمال ہے لہٰذا نمازیں ترک کرے۔ نفاس کی مدت ان دس روز کے ختم ہونے پر ختم ہو جائے گی۔
چنانچہ اگلے بیس روز یقیناً نہ حیض ہے نہ نفاس اس لئے نماز اس کے ذمہ فرض ہے۔

مثال :۔ (۴) حیض کی عادت دس دن، طہر کی بیس دن اور نفاس چالیس دن ہے۔ اسے عادت کی مانند دس روز خون آیا دس روز کا خون ختم ہونے کے بعد اسے اسقاط حمل ہو گیا یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے اعضاء بن چکے تھے یا نہیں اسقاط کے بعد خون مسلسل جاری ہے۔

حکم :۔ اگر اسے حاملہ ہونے کا علم ہے تو اسقاط سے پہلے دس روز ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور نمازیں ادا کرے اور اگر اسے اپنے حاملہ ہونے کا اس وقت علم نہ تھا اسقاط کے وقت پتہ چلا وہ حاملہ تھی تو ان ایام میں نمازیں ترک کرے پھر ان کی قضا کرے ان دس ایام کے بعد غسل کرے اسقاط کے بعد بیس روز تک ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور نمازیں ادا کرے ازاں بعد دس روز تک نماز نہ پڑھے ۔ دس روز کے اختتام پر غسل کرے پھر دس روز تک ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے ساتھ نمازیں پڑھے ان دس روز کے گزرنے پر پھر غسل کرے پھر بیس روز ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور نماز ادا کرے اور ان کے اختتام پر غسل کرے۔

وضاحت :۔ (ا) حمل کے اعضاء ظاہر ہونے یا نہ ہونے کا علم نہیں اس لئے اسقاط سے پہلے دس دن کا خون حیض تھا ہے یا استحاضہ لہٰذا حمل کا علم ہونے کی صورت میں نمازیں پڑھے اور ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے اور اگر حاملہ ہونے کا علم نہ ہو تو حیض سمجھ کر نماز نہ پڑھے۔ جب اسقاط ہوا تو ظاہر ہوا کہ اس خون کو حیض یقین کرنا صحیح نہ تھا ممکن ہے وہ استحاضہ ہو لہٰذا بعد میں ان نمازوں کو قضا کرے ان دس ایام کے حیض ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے اس پر

ان کے اختتام پر احتیاطاً غسل واجب ہے۔

(۲) اسقاط کے بعد بیس روز میں دو احتمال ہیں۔ (الف) طہر جس میں خون استحاضہ جاری ہے جب کہ بچے کے اعضا ظاہر نہ ہوں۔ (ب) نفاس بچے کے اعضاء اگر ظاہر ہو چکے ہیں لہٰذا احتیاطاً نماز ادا کرے گی لیکن ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے گی۔

(۳) اس کے دس دن تک نمازیں نہ پڑھے کیونکہ بیس روز طہر کے بعد یہ یا تو ایام حیض ہیں یا بیس روز نفاس کے ساتھ یہ بھی نفاس کے ایام ہیں ان کے اختتام پر غسل کرے کیونکہ حیض ہونے کی صورت میں اس پر یہ غسل فرض ہے۔

(۴) اگلے دس روز یا تو طہر کے پہلے دس دن ہیں جن میں استحاضہ کا خون جاری ہے یا نفاس کے آخری دس دن ہیں نفاس کے احتمال کے باعث ان دس دنوں کے اختتام پر نفاس کی عادت پوری ہونے کے باعث اس پر غسل واجب ہے ان ایام میں ہر نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

(۵) اس کے دس روز طہر کے، بیس عادت کے دنوں سے آخری دس دن ہیں جن میں استحاضہ کا خون جاری ہے لہٰذا ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کرے اور نمازیں ادا کرے۔

(۶) ازاں بعد دس روز میں دو احتمال ہیں یا تو بیس روز طہر کے بعد یہ ایام حیض ہیں یا نفاس کے اختتام پر یہ دوسرا عشرہ طہر کا ہے جن میں استحاضہ کا خون جاری ہے لہٰذا ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرے اور نمازیں ادا کرے نیز ان کے اختتام پر غسل کرے۔

فصل ---- حیض و نفاس کے مشترک احکام

وضاحت:۔ حیض کے متعلق بارہ احکام ذیل میں درج ہیں۔ ان میں پہلے آٹھ احکام میں نفاس بھی شریک ہے جو اس فصل میں بیان کئے جائیں گے یعنی جس

طرح یہ احکام حیض کے ہیں اسی طرح نفاس کے بھی ہیں۔ باقی چار کا تعلق صرف حیض سے ہے نفاس سے نہیں جو اس سے اگلی فصل میں بیان ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حکم نمبرا حرمت نماز

مسئلہ :۔ حیض اور اسی طرح نفاس میں ہر قسم کی نماز یعنی فرض' واجب' سنت' نفل اور سجدۂ واجبہ اور سجدۂ تلاوت یا سجدۂ غیر واجبہ جیسے سجدۂ شکر ادا کرنا یا قضا کرنا حرام ہے۔ نمازیں اسے معاف ہیں اور ان کی قضا بھی اس کے ذمہ نہیں۔

مسئلہ :۔ حیض یا نفاس والی اگر آیۂ سجدہ کی تلاوت کرے (جو اس کے لئے جائز نہیں) یا کسی سے سنے ہر دو صورتوں میں اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ حیض اور اسی طرح نفاس والی عورت کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز فرض کا وقت ہو جائے تو وضو کرے اور جتنا وقت اس نماز کی ادائیگی میں صرف ہوتا ہے اتنا وقت مسجد بیت یا اپنے مصلّٰی پر تسبیح و تحمید (اور درود پاک) میں مصروف رہے اس کے نامۂ اعمال میں بہترین پڑھی ہوئی نماز لکھی جائے گی۔

مسئلہ :۔ نماز کی حرمت اور اس کے معاف ہونے میں ہر وقت کے آخری حصہ کا اعتبار ہے۔ جس میں تکبیر تحریمہ میں سے صرف اللہ کہہ سکے اگرچہ پوری تکبیر اللہ اکبر نہ کہہ سکے۔

وضاحت :۔ (۱) وقت کی نماز ادا نہ کر سکی یہاں تک کہ وقت کی آخری جزو رہ گئی اتنی کہ صرف اللہ کہہ سکتی ہے اور حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو اس کے ذمہ وہ نماز فرض نہ رہی اور نہ ہی اس کے ذمہ قضا ہے۔

وضاحت :۔ (۲) حیض یا نفاس جاری تھا وقت کے آخری حصہ میں صرف اللہ کہہ سکتی ہے۔ میں پاک ہو گئی اگر حیض اپنی زیادہ سے زیادہ مدت یعنی دس روز پورے کرنے کے بعد منقطع ہوا تو اس کے ذمہ وہ نماز فرض ہو گئی غسل کے بعد

اس کو قضا کرے اور اگر حیض دس دن سے پہلے ختم ہو گیا تو وہ نماز اس کے ذمہ تب فرض ہو گی جب اختتام خون کے بعد اتنا وقت باقی ہو کہ غسل سے وقت کے اندر فارغ ہو لے۔۲

مسئلہ :۔ مبتداہ یا معتادہ جونہی خون دیکھے نماز نہ پڑھے اس طرح معتادہ جس کی عادت دس روز سے کم ہو جب اس کا خون ایام عادت سے تجاوز کرے نماز نہ پڑھے اگر دس دن سے تجاوز کر جائے غسل کے بعد نمازیں پڑھنا شروع کرے حالت استمرار میں نماز کے وقت کے لئے تازہ وضو کرے۔ نیز ایام عادت کے علاوہ زائد ایام کی نمازوں کی قضا کرے۔

مسئلہ :۔ معتادہ اگر ایام عادت سے پہلے خون دیکھے تو بھی نماز ترک کر دے لیکن خون اگر ایام طہر میں اس وقت شروع ہوا کہ باقی ایام طہر کو اگلی عادت کے ایام حیض میں جمع کیا جائے تو وہ دس دن سے بڑھ جائیں تو اس کے طہر کی عادت تک اسے نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ ان ایام میں نماز ادا کرے اگرچہ خون جاری ہو۔ بشرطیکہ بقیہ ایام طہر کم از کم نصاب حیض اور طہر کے برابر نہ ہوں اگر بقیہ ایام طہر کم از کم نصاب حیض اور کم از کم نصاب طہر کے مجموعہ کے برابر ہوں تو نماز ترک کرے گی۔ اگر خون تین دن یا زائد جاری رہا تو حیض شمار ہو گا اگر تین دن سے کم ہو تو نمازیں قضا کرے۔ اسی طرح اگر دس دن سے تجاوز کر جائے تو ایام عادت سے زائد ایام کی نمازیں قضا کرے۔

مثال :۔ (ا) حیض کی عادت سات دن اور طہر کی بیس دن ہے۔ طہر کے پندرہ دن گزرنے پائے تھے کہ خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ بیس روز تک نماز ادا کرے اور پھر عادت حیض کے ایام میں نماز ترک کرے۔

وضاحت :۔ پانچ روز ایام طہر کا خون اور سات دن حیض کا خون کل بارہ روز خون

شمار ہوا اور جب خون زیادہ سے زیادہ نصاب حیض سے متجاوز ہو جائے تو عادت کے ایام حیض شمار ہوتے ہیں اور باقی استحاضہ

مثال :۔ (۲) حیض کی عادت تین دن اور طہر کی عادت چالیس دن ہے۔ بیس دن گذرے کہ خون شروع ہو گیا۔

حکم :۔ اگر یہ خون تین دن تک جاری رہے تو یقیناً یہ حیض ہے کیونکہ اس کے ماقبل طہر تام موجود ہے اور مابعد بھی طہر تام یعنی ۱۷ دن باقی ہیں۔

مثال :۔ (۳) عادت حیض و طہر مطابق مثال (۱) یعنی سات دن حیض اور بیس روز طہر ہے لیکن طہر کے سترہ دن کے بعد خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ جونہی خون دیکھے نماز ترک کرے۔

وضاحت :۔ (۱) عادت اس کی سات دن حیض ہے اور تین روز اس سے پہلے خون دیکھا اس طرح دس دن حیض شمار ہو گا اور عادت حیض کی تبدیلی کا حکم دیا جائے گا (تبدیلی عادت حیض کے قانون اور اس کی مثالوں پر مشتمل فصل دوبارہ ملاحظہ فرمالیں تو فائدہ ہو گا)

وضاحت :۔ (۲) یہاں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ تین دن جو ایام عادت سے قبل خون دیکھا استحاضہ شمار کرنا پڑے گا اس طرح کہ ایام عادت کے بعد ممکن ہے مزید خون آ جائے یہ احتمال بعید ہے لہذا یہ حکم کی بنیاد نہیں بن سکتا۔

حرمت روزہ

حکم (۲) حرمت روزہ

مسئلہ:۔ حائضہ کے لئے ہر قسم کا روزہ رکھنا فرض ہو یا نفلی حرام ہے۔ فرضی روزہ اور وہ روزہ جو اس کے ذمہ واجب ہو جائے، کی قضا کرے گی۔

وضاحت:۔ نفلی روزہ رکھا تھا کہ حیض کے باعث فاسد ہو گیا وہ اس کے ذمہ واجب ہو گیا کیونکہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:۔ دن میں ایک ساعت بھی خون دیکھا خواہ وہ دن کی آخری گھڑی ہو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ فرض روزہ ہو خواہ نفل۔ دونوں کی قضا اس کے ذمہ ہے۔

مسئلہ:۔ وقت کی فرض نماز شروع کی تھی کہ حیض دوران نماز شروع ہو گیا یہ نماز اسکے ذمہ سے ساقط ہو گئی لہذا اس کی قضا نہیں لیکن اگر نفل یا سنت نماز ادا کر رہی تھی کہ خون جاری ہو گیا۔ یہ نماز بھی فاسد ہو گئی مگر اس کی قضا اس کے ذمہ واجب ہے۔

مسئلہ:۔ کسی معین دن اس نے نماز نفل یا روزہ رکھنے کی منت مانی تھی لیکن اس دن حیض آگیا تو حیض کے بعد ان کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ کسی نے منت مانی کہ حیض کے ایام میں روزے رکھوں گی یا نماز پڑھوں گی تو اس کی یہ نذر درست نہیں اور اس پر کچھ واجب نہیں۔

حکم نمبر (۳) حرمت قرأت قرآن مجید

مسئلہ:۔ حائضہ کے لئے قرآن مجید اگرچہ ایک آیت سے کم ہو حرام ہے حرمت جب ہے۔ کہ تلاوت قرآن کے قصد سے پڑھے اگر دعا کی نیت سے قرآنی دعائیں، برکت کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا شکر کے لئے الحمد للہ پڑھے تو

حرج نہیں۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کو ثناء کے قصد سے پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ معلمہ قرآن بچوں کو تعلیم دینے کے وقت ایک ایک کلمہ کا الگ الگ تلفظ کرے۔

مسئلہ:۔ حائضہ وغیرہ کے لئے تورات، انجیل اور زبور آسمانی کتب پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ حائضہ وغیرہ کلی کر لے تب بھی اس کے لئے قرأت قرآن جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ دھولے پھر بھی اسے چھونا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ کلام اللہ شریف کے علاوہ تمام اذکار، دعائیں حائضہ پڑھ سکتی ہے اس طرح دعائے قنوت پڑھنا بھی جائز ہے۔ اذکار وغیرہ کے لئے وضو کر لینا مستحب ہے۔ قرآن مجید کو دیکھنا بھی جائز ہے۔ جب کہ نہ پڑھے اور نہ ہاتھ لگائے۔

حکم (۴):۔ پوری آیت کے چھونے کی حرمت

مسئلہ:۔ قرآن مجید کو کتابت کی جگہ، خالی چھوڑی ہوئی جگہ یا جلد جو کہ اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہو سے چھونا حائضہ کے لئے جائز نہیں۔ قرآن مجید کے علاوہ دیگر اشیاء جن پر قرآن مجید کی کوئی آیت تحریر ہو جیسے دیوار، درہم، تختی، کتب تفسیر، حدیث، فقہ، اور شروح نحو وغیرہ کو چھونا جائز ہے۔ لیکن قرآن مجید کی آیت جس حصہ پر تحریر ہو اسے نہیں چھو سکتی اگر قرآن مجید کو یا دیگر کتب وغیرہ میں مقام تحریر کو کسی حائل کے ساتھ چھوا تو جائز ہے۔

مسئلہ:۔ حائضہ کو قرآن مجید لکھنا جائز نہیں اسی طرح کتاب کی کتابت کرنا جس کی بعض سطروں میں آیات قرآنی ہوں جائز نہیں اگرچہ زبان سے نہ پڑھتی ہو۔

حکم نمبر (۵) مسجد میں داخل ہونے کی حرمت:۔

مسئلہ:۔ حائضہ کے لئے مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ اگرچہ اس میں نہ ٹھہرے صرف گذر جائے۔

مسئلہ :۔ ضرورت کی بنا پر مسجد میں داخل ہونا حائضہ کے لئے جائز ہے۔ جیسے درندے' چور کا خوف' سردی اور پیاس اس صورت میں اولیٰ یہ ہے کہ تیمم کرے پھر داخل ہو۔

مسئلہ :۔ عید گاہ' جناز گاہ میں داخل ہونا اور زیارت قبور حائضہ کے لئے جائز ہیں۔

وضاحت :۔ عید گاہ اور جناز گاہ کا حکم مسجد کی مانند نہیں لیکن صحت اقتداء میں ان میں حکم مسجد کا سا ہے یعنی جس طرح مسجد میں اگر نمازیوں کی صفیں متصل نہ ہوں تو بھی اقتداء درست ہے۔ اسی طرح عید گاہ اور جناز گاہ میں امام کی اقتداء درست ہے اگرچہ صفوں میں زیادہ فاصلہ ہو۔

حکم نمبر(۶) طواف کعبہ معظمہ کی حرمت :۔

مسئلہ :۔ حائضہ کے لئے طواف کرنا حرام ہے اگر حالت حیض میں طواف کیا گناہ گار ہو گی لیکن طواف ادا ہو جائے گا۔ اور کفارہ کے لئے ایک اونٹ کی قربانی دینا پڑے گی۔

حکم نمبر(۷) جماع اور ناف سے گھٹنے تک کے درمیان نفع حاصل کرنے کی حرمت :۔

مسئلہ :۔ حائضہ کے ساتھ جماع کرنا حرام ہے۔

مسئلہ :۔ عورت اگر عفیفہ ہے اس نے خاوند کو بتایا کہ حیض مجھے آگیا ہے۔ اسی وقت سے حرمت کا حکم نافذ ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر غیر عفیفہ عورت نے بتایا اور اس کے سچا ہونے کا گمان غالب ہے اگر سچا ہونے کا گمان غالب نہیں مثلاً اس وقت خبردی جب کہ حیض کے دن نہ تھے تو حرمت کا حکم نافذ نہ ہو گا۔

مسئلہ :۔ حالت حیض میں جماع کیا اگر میاں بیوی دونوں رضامند تھے تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ اگر ایک رضامند اور دوسرا مجبور تو رضامند گنہگار ہو گا۔ ان پر

توبہ اور استغفار لازم ہے۔ اگر اوائل حیض میں جماع کیا تو مرد پر ایک دینار اور اگر درمیاں یا اواخر میں کیا تو نصف دینار صدقہ کرنا مستحب ہے۔ اس کا معرف وہی جو زکوۃ کے مصارف ہیں۔

حکم نمبر(۸) وجوب غسل یا تیمم :۔

مسئلہ :۔ حیض یا نفاس سے فراغت پر غسل واجب ہے اگر غسل پر قدرت نہیں تو تیمم کرے۔

وضاحت مکرر :۔ مندرجہ بالا آٹھ احکام حیض اور نفاس ہر دو کے لئے ہیں لہٰذا مسائل میں جہاں صرف حائضہ یا حیض کا حکم بیان ہے نفاس یا نفاس والی عورت کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل --- حیض سے مختص احکام

حکم (۱) :۔ عدت کا پورا ہونا

مسئلہ :۔ مطلقہ عورت کی عدت' اگر وہ حاملہ نہیں تو تین حیض ہے جونہی تیسرا حیض ختم ہوگا عدت ختم ہو جائے گی۔

مسئلہ :۔ حاملہ کی عدت طلاق وضع حمل ہے جونہی بچے کی پیدائش ہو گئی عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ خون نفاس نہ دیکھے

مسئلہ :۔ عورت کو خاوند نے کہا جب تو بچہ جنے تجھے طلاق۔ تو اس صورت میں بچہ کی پیدائش کے بعد تین حیض عدت ہے۔ وضاحت طلاق چونکہ وضع حمل کے بعد مؤثر ہوگی لہٰذا تین حیض عدت ہوگی۔

حکم (۲) استبراء :۔ اس حکم کا تعلق لونڈیوں کے ساتھ ہے اسلام کی برکات سے یہ بھی ہے کہ ان کا رواج بتدریج ختم ہو چکا ہے لہٰذا اس کی وضاحت نہیں

کی جاتی

حکم نمبر(۳) بلوغ کا اثبات :-

مسئلہ :- حیض کے آغاز سے عورت کو بالغ قرار دیا جائے گا اگر وہ حاملہ ہوئی تو بھی بالغ ٹھہرے گی۔

حکم (۴) طلاق سنت اور طلاق بدعت میں فرق :-

مسئلہ :- حیض یا نفاس میں طلاق دینا طلاق بدعی ہے طلاق سنت یہ ہے کہ طہر میں طلاق دے اور دوسری طلاق حیض گذرنے کے بعد دے۔

فصل ——— استحاضہ کے احکام

مسئلہ :- استحاضہ' نکسیر کی مانند حدث اصغر ہے اس سے صرف وضو ٹوٹتا ہے۔

وضاحت :- (ا) حدث اصغر کے تین احکام ہیں جو بے وضو ہونے کی تمام صورتوں کو شامل ہیں جن میں استحاضہ بھی شامل ہے۔

حکم (۱) نماز اور سجدہ کی حرمت

مسئلہ :- بے وضو نماز پڑھنا فرض' واجب' سنت' نوافل سب حرام ہے اسی طرح سجدہ واجب ہو جیسے تلاوت کا سجدہ یا غیر واجب حرام ہے۔

حکم (۲):- قرآن مجید کو چھونے کی حرمت

مسئلہ :- بے وضو قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتی اسی طرح جس جگہ دیوار سکہ' کاغذ وغیرہ پر جہاں آیت پوری لکھی ہو ہاتھ نہیں لگا سکتی صرف ہاتھ دھو لینے سے قرآن کریم کا چھونا جائز نہیں ہو جاتا جب تک پورا وضو نہ کرے۔

مسئلہ :- بچے اگرچہ بے وضو ہوں انہیں قرآن مجید ہاتھوں میں دینا جائز ہے گناہ نہیں۔ بچے کو پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ رو کرنا' شراب یا اور کوئی حرام

مشروب پلانا، کم سن بچے کو ریشم کے کپڑے پہنانا گناہ ہے۔

مسئلہ :۔ کتب حدیث، فقہ اور اذکار کو وضو سے چھونا مستحب ہے۔ بغیر وضو انہیں ہاتھ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔

حکم نمبر (۳) طواف کی حرمت :۔

مسئلہ :۔ طواف میں باوضو ہونا واجب ہے۔

مسئلہ :۔ قرآن مجید کی تلاوت اور مسجد میں داخل ہونا بے وضو کے لئے جائز ہے۔

فصل ـــــ معذوروں کے احکام

مسئلہ :۔ کسی فرض نماز کے پورے وقت میں حدث لاحق رہا اس طرح پورے وقت میں بھی حدث سے فاقہ نہ رہا کہ وضو کر کے نماز ادا کر سکے۔ تو ایسی حالت کو عذر کہتے ہیں اور جسے یہ لاحق ہو وہ معذور یا صاحب عذر کہلاتا ہے۔

مسئلہ :۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں کیا ہوا وضو اس حدث کے جاری رہنے سے نہیں ٹوٹتا جب اس فرض کا وقت ختم ہو گا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ :۔ کسی نے نماز عید کے لئے وضو کیا اس سے نماز ظہر ادا کر سکتا ہے۔

وضاحت :۔ نماز عید واجب ہے فرض نہیں لہذا اس کے وقت کے خارج ہونے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ کیونکہ فرض نماز کے خارج ہونے پر وضو ٹوٹتا ہے۔ اگر نماز ظہر تک وضو باقی ہے تو اس سے ظہر اور ظہر کے وقت میں باقی نمازیں (قضا فرض سنن و نوافل) ادا کر سکتا ہے۔ نماز ظہر کا وقت ختم ہو گا تو اس کا وضو ٹوٹے گا۔

مسئلہ :۔ معذور جس نماز کے وقت میں وضو کرے اس وقت میں جو نماز چاہے

فرض وقتی یا قضا' نوافل اور واجبات ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ معذور نے پاؤں دھو کر موزے پہنے اگر پاؤں دھوتے وقت عذر (حدث) موجود تھا یا پہنتے وقت عذر (حدث) موجود تھا تو وقت کے اندر ان پر مسح جائز ہے وقت گزرنے کے بعد نہیں اگر پاؤں دھوتے اور پہنتے دونوں وقتوں میں وہ حدث منقطع تھا تو موزوں کے مسح کی مدت کے مطابق مسح کرے۔

مسئلہ :۔ جب عذر ایک دفعہ ثابت ہو جائے تو آئندہ ہر نماز کے وقت میں صرف ایک دفعہ پائے سے وہ بدستور معذور رہے گا۔ مسلسل حدث کا پایا جانا شرط نہیں۔

مسئلہ :۔ کسی فرض نماز کے پورے وقت حدث نہ پایا گیا تو عذر ساقط ہو جائے گا۔ اور جس وقت سے حدث منقطع ہوا عذر ساقط شمار ہو گا۔

مثال (۱) :۔ صاحب عذر تھی ایک نماز مثلاً ظہر کا وقت شروع ہو گیا' ظہر کے لئے وضو کے دوران یا نماز ادا کرنے کے دوران حدث منقطع ہو گیا اور عصر کا وقت گذر گیا اس عرصہ میں اسے حدث لاحق نہ ہوا۔

حکم :۔ ایک فرض نماز (عصر) کے کامل وقت میں وہ حدث سے پاک رہی لہٰذا وہ معذور نہ رہی اس کے عذر کے ختم ہونے کا حکم انقطاع حدث سے ہے اس کا حدث چونکہ دوران وضو یا دوران نماز ظہر منقطع ہوا لہٰذا پہلی صورت میں اس کا وضو نہ ہوا تو اس سے ادا کردہ نماز بھی نہ ہوئی اور دوسری صورت میں نماز نہ ہوئی۔ اب نماز عصر کے وقت گذرنے کے بعد نماز ظہر کی قضا اس کے ذمہ لازم ہے۔

مثال (۲) :۔ صاحب عذر تھی اور ایک نماز مثلاً ظہر کا وقت شروع ہو گیا اس کے وضو کے درمیان یا نماز کے درمیان حدث ختم ہوا نماز عصر کا وقت پورا نہ گذرا تھا کہ وہی حدث دوبارہ لاحق ہو گیا۔

حکم :۔ وہ بدستور معذور ہے لہٰذا نماز ظہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو گئی۔ نہ اس کی قضا اس کے ذمہ ہے نہ عصر کی۔

وضاحت :۔ (اس وضاحت کا تعلق فصل ھذا میں مندرجہ بالا مسائل سے ہے۔)

(۱) عذر ثابت اس وقت ہو گا جب ایک کامل وقت نماز فرض میں حدث اس طرح لگاتار رہے کہ وضو کر کے نماز ادا کرنے کی مہلت نہ مل سکے یعنی حدث کا استیعاب پورے وقت پر رہے۔

(۲) عذر ثابت ہونے کے بعد جب تک وہ حدث نماز فرض کے پورے وقت میں صرف ایک دفعہ بھی پایا جائے معذور شمار ہو گی۔

(۳) عذر ختم ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ فرض نماز کا ایک کامل وقت حدث سے خالی رہے۔

مسئلہ :۔ وقت نماز شروع ہوا اس کا کچھ حصہ گزرا نماز ابھی ادا نہ کی تھی کہ مسلسل حدث لاحق ہو گیا اسے وقت کے آخر تک انتظار کرنا چاہئے اگر حدث ختم نہ ہو تو وقت کے آخر حصہ میں وضو کرے اور نماز ادا کر لے اگر اس سے اگلے وقت کے اندر حدث منقطع ہو جائے تو پہلے وقت کی نماز قضا کرے اور اگر اگلے پورے وقت میں منقطع نہ ہو تو قضا نہ کرے۔

وضاحت :۔ پورے وقت میں اگر حدث منقطع نہ ہو تو حدث شروع ہونے کے وقت سے معذور شمار ہو گی۔ لہٰذا اس کے ذمہ پچھلی نماز کی قضا نہ ہو گی۔ جب اگلے وقت کے اندر حدث ختم ہو جائے تو معذور شمار نہ ہوئی لہٰذا پہلی نماز قضا کرے کیونکہ بحالت حدث ادا کی تھی۔

مسئلہ :۔ معذور کا وضو خروج وقت سے ٹوٹ جاتا ہے۔ بشرطیکہ جب وضو کیا تو دوران وضو وہ حدث جاری تھا یا وضو کے بعد وقت کے اندر وہ حدث لاحق ہو اگر دوران وضو حدث منقطع رہا اور وضو کے بعد وہ حدث لاحق نہ ہوا تو وضو نہ

ٹوٹے گا۔

مسئلہ :۔ جس حدث کے باعث وہ معذور ہے مثلاً استحاضہ کے باعث وہ صاحب عذر ہے۔ اگر وہی حدث وقت میں پایا جائے تو وضو نہ ٹوٹے گا اگر اس حدث کے علاوہ کوئی اور حدث مثلاً پیشاب پاخانہ خارج ہو گیا تو اسی وقت وضو باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ معذور تھی ایک نماز کا وقت خارج ہوا لیکن وہ باوضو تھی جس حدث کے باعث وہ معذور ہے اس حدث کے علاوہ کوئی اور حدث پایا گیا اس نے وضو کیا پھر وہ حدث پایا گیا جس کے باعث وہ معذور ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثال (ا) :۔ معذور بوجہ استحاضہ نے بوقت عصر وضو کیا دوران وضو استحاضہ جاری نہ تھا اور نہ ہی عصر کے بقیہ وقت میں اسے استحاضہ آیا کہ وقت مغرب شروع ہو گیا وقت مغرب شروع ہونے کے بعد سے پیشاب آیا اور اس نے وضو کیا پھر اگر استحاضہ آیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

وضاحت (ا) :۔ پہلے بیان ہو چکا کہ خروج وقت سے اس معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جسے یا تو بوقت وضو عذر والا حدث لاحق ہو یا وضو کے بعد وقت کے اندر وہی حدث عود کرے ایسے آدمی کا وضو وقت کے اندر نہیں ٹوٹے گا۔ جب نیا وقت نماز داخل ہو گا وضو ٹوٹ جائے گا۔

وضاحت (۲) :۔ مغرب کے وقت کے دخول کے بعد اسے اولاً عذر والا حدث لاحق نہ ہوا یعنی استحاضہ کی بجائے اسے پیشاب آیا اور اس نے وضو کیا پھر اسے استحاضہ (عذر والا حدث) لاحق ہوا لہٰذا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثال (۲) :۔ دائیں نتھنے سے نکسیر مسلسل جاری ہونے کے باعث وہ معذور تھی اس نے وضو کیا کہ بائیں نتھنے سے خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔

وضاحت :۔ وہ ایک (دائیں) نتھنے سے خون جاری ہونے کے بعد معذور تھی جب دوسرے نتھنے سے خون جاری ہوا تو یہ ایک نیا حدث ہے لہٰذا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثال (۳) :۔ دو نتھنوں سے خون جاری رہنے کے باعث معذور تھی اس نے وضو کیا وقت کے اندر ایک نتھنے سے خون بند ہو گیا دوسرے سے بدستور جاری ہے۔

حکم :۔ جب تک اس نماز کا وقت باقی ہے اس کا وضو برقرار ہے۔

وضاحت :۔ اس کی طہارت دونوں نتھنوں سے خون جاری رہنے کے عذر کے باعث تھی وقت کے اندر حدث جاری رہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ایک نتھنے سے خون جاری رہنے کے باعث وہ بدستور صاحب عذر ہے۔

مثال (۴) :۔ متعدد پھوڑے پھنسیاں ہیں یا مختلف زخم ہیں جب وضو کیا بعض سے خون جاری تھا بعض ابھی تک بند تھے وضو کے بعد بعض بند پھوڑوں، پھنسیوں اور زخموں سے خون جاری ہو گیا۔

حکم :۔ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔

وضاحت :۔ جاری پھوڑوں پھنسیوں اور زخموں کے باعث وہ معذور تھی جو ابھی تک بند تھے اور وضو کے بعد جاری ہوئے وہ نیا حدث ہے لہٰذا وضو ٹوٹ گیا۔

مثال (۵) :۔ متعدد پھوڑے پھنسیاں یا زخم ہیں بوقت وضو سب سے خون جاری تھا جس کے باعث معذور تھی اور وضو کے بعد سب سے خون جاری رہا یا بعض سے بہنا وقت میں بند ہو گیا۔

حکم :۔ وہ بدستور باوضو ہے۔ جب تک وقت باقی ہے وقت کے اندر عذر والا حدث لاحق رہے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ :۔ معذور نے وقت نماز کے آخری حصہ میں وضو کیا اور نماز شروع کی دوران نماز، نماز کا وقت ختم ہو گیا نیا وضو کرے اور اس نماز کو نئے سرے سے ادا کرے وضو کے بعد پہلی نماز پر بنا نہیں کر سکتا۔

وضاحت :۔ غیر معذور دوران نماز بے وضو ہو جائے تو شرائط کے ساتھ (جو اپنے موقع پر بیان ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ) پہلی پڑھی ہوئی نماز پر بنا کر سکتا ہے کیونکہ غیر معذور پر حدث اس وقت طاری ہوا۔ معذور کی حالت ایسی نہیں حقیقی طور پر وہ حالت حدث (بے وضوگی کی حالت) میں ہے صرف خروج وقت تک اس سے حدث حکماً اور ضرورۃً مرتفع ہے۔ وقت کے خروج کے ساتھ وہ پہلا حدث جو حکماً مرتفع تھا ظاہر ہو گیا نیا حدث لاحق نہیں ہوا لہٰذا معذور اور غیر معذور کے حکم میں فرق ہے۔

مسئلہ :۔ اگر معذور نے آخری وقت میں وضو کیا مگر حدث اس وقت منقطع تھا پھر نماز شروع کی اور دوران نماز وقت نکل گیا لیکن اس کو حدث لاحق نہیں ہوا نہ اس کا وضو ٹوٹے گا اور نہ نماز فاسد ہو گی۔

مسئلہ :۔ معذور نے بغیر حاجت کے وضو کیا پھر عذر حدث عود کر آیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثال :۔ معذور نے وضو کیا بوقت وضو اس کا حدث منقطع تھا وقت ختم ہونے کے بعد تک وہ حدث منقطع رہا اگلے وقت میں وہ باطہارت تھا کہ اس نے وضو کر لیا وضو کے بعد وہ حدث عود کر آیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

وضاحت :۔ پہلا وضو وقت کے خروج کے بعد بھی برقرار تھا جیسا کہ پہلے واضح ہو چکا تو اس نے بحالت طہارت جو وضو کیا وہ بغیر حاجت کے تھا اس کے بعد حدث کے عود کر آنے کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ :۔ زخم پر پٹی باندھنے یا کسی اور طریقہ سے معذور اپنے عذر کو روک سکتا

ہو تو اسے ایسا کرنا لازم ہے۔ ایسا کرنے سے وہ معذور نہ رہے گا لیکن حیض اگر کپڑے وغیرہ سے روک دیا جائے تو وہ بدستور حائضہ رہے گی۔

مثال (۱) :۔ گلے یا سر میں زخم ہے سجدہ کرنے سے خون بہہ نکلتا ہے۔ سجدہ نہ کرے تو خون نہیں بہتا۔

حکم :۔ ایسا شخص بیٹھ کر یا کھڑا رہ کر نماز ادا کرے اور سجدہ کرنے کی بجائے اشارہ پر اکتفاء کرے۔

مثال (۲) :۔ معذور کا خون بحالت قیام جاری ہو جاتا ہے اگر بیٹھ کر پڑھے تو خون بہنا تھم جاتا ہے۔

حکم :۔ بیٹھ کر نماز ادا کرے یہی حکم اس شخص کا ہے۔ جو اگر کھڑا ہو تو قرأت پر قادر نہیں لیکن بیٹھ جائے تو قرأت کر سکتا ہے یعنی وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور قرأت کرے۔

مثال (۳) :۔ لیٹ کر نماز ادا کرے تو خون رک جاتا ہے۔ بیٹھنے یا قیام کرنے کی صورت میں خون جاری ہو جاتا ہے۔

حکم :۔ لیٹ کر نماز ادا نہ کرے بلکہ قیام سے نماز ادا کرے۔

وضاحت :۔ عذر کے بغیر لیٹ کر کوئی نماز درست نہیں عذر ہو تو درست ہے لیکن بغیر عذر کے بعض نماز بیٹھ کر جیسے نفل اور اشارہ کے ساتھ جیسے سواری پر نفل درست ہیں اب لیٹ کر پڑھنا یا بحالت قیام حدث کے ساتھ پڑھنا دونوں عذر کے ساتھ ہیں لیکن ان دونوں میں سے بہتر یہ ہے کہ قیام کے ساتھ نماز ادا ہو اگرچہ عذر کے ساتھ ہو۔

مسئلہ :۔ معذور کے کپڑے کو درہم کی مقدار کے برابر نجاست لگ گئی اگر دھونا مفید ہو تو اس پر دھونا واجب ہے۔ اگر دھونا مفید نہ ہو یعنی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی کپڑا دوبارہ نجاست آلود ہو جائے تو جائز ہے کہ نہ دھوئے۔ اسی

کپڑے سمیت نماز ادا کرے۔

فصل ـــــ جبیرہ کے احکام

وضاحت :۔ (۱) جبیرہ، جبر سے مشتق ہے جس کا معنی ہے اصلاح درستگی۔ جبیرہ لکڑی کے ان ٹکڑوں کو کہتے ہیں جو ٹوٹے ہوئے عضو پر بطور علاج باندھے جاتے ہیں تاکہ اس ٹوٹے ہوئے عضو کی اصلاح ہو جائے۔

(۲) ہر وہ چیز جو کسی عضو پر ضرورت کے لئے باندھی یا لگائی جائے جیسے فصد، پھوڑے، زخم، اپریشن کے مقام پر پٹیاں، دوا، پتے کا چڑہ، چربی اور موم وغیرہ سب جبیرہ کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ :۔ فصد لگائی، زخم ہوا یا کوئی عضو ٹوٹ گیا اسے کپڑے کی پٹیوں یا لکڑی کے ٹکڑوں سے باندھا اب نہ اس متاثرہ عضو کو دھو سکتا ہے نہ ہی (پٹیاں وغیرہ کھول کر) اس پر مسح کر سکتا ہے تو ان پٹیوں کے اکثر حصہ پر مسح کرنا واجب ہے۔ (نور الایضاح مراقی الفلاح ص ۷۲)

وضاحت :۔ (۱) سرد پانی سے دھونے میں نقصان ہوتا ہو اور گرم پانی سے دھونے میں نقصان نہ ہوتا ہو تو گرم پانی سے دھونا ضروری ہے۔ مسح کی اجازت نہیں۔ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۲)

(۲) زخم پر مسح کرنے سے ضرر نہ ہوتا ہو تو زخم کے اوپر مسح کرنا ضروری ہے اور اگر زخم پر مسح کرنے سے ضرر ہوتا ہو تو پھر پٹیوں پر مسح کی اجازت ہے۔ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۲)

(۳) سر کے زخم پر پٹی باندھی ہے اگر چوتھائی حصہ سر کے برابر پٹی سے خالی ہے تو سر پر مسح کرے ورنہ پٹی پر مسح کرے۔ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۳-۷۲)

(۴) باندھی ہوئی پٹی کے اکثر حصہ پر مسح کرنا واجب ہے ساری پٹی پر مسح

واجب نہیں (دھونے پر قیاس کر کے) اگر ساری پٹی پر مسح ضروری قرار دیا جائے تو اس سے تری زخم تک سرایت کر جائے گی جس سے زخم خراب ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا پٹی کے اکثر حصہ پر مسح واجب ہے۔ (مراقی الفلاح الطحطاوی ص ۷۳)

مسئلہ :۔ زخم، پھوڑے، فصد اور ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھی ہوئی پٹیوں کے درمیان جسم کا جو حصہ ننگا ہو اگر پٹی کھولنے سے زخم کو ضرر کا خطرہ ہو تو اس حصہ پر مسح کافی ہے۔ اگر پٹی کھولنے سے ضرر کا خطرہ نہ ہو تو پٹی کھول کر زخم کی جگہ پر مسح کرے اور صحیح جگہ کو دھوئے اور اگر زخم کی جگہ پر مسح ضرر کرے تو مسح ترک کر دے (اور صحیح جگہ کو دھو لے) نور الایضاح مراقی الفلاح ص ۷۳

مسئلہ :۔ پٹی کے نیچے جو جگہ زخمی نہیں اس کا دھونا واجب نہیں بشرطیکہ پٹی کا کھولنا زخم کو نقصان پہنچاتا ہو۔ اگر پٹی کا کھولنا نقصان نہ پہنچائے لیکن موضع زخم سے پٹی کا جدا کرنا زخم کو نقصان پہنچائے (جیسے کہ پٹی زخم کے مقام پر چپکی ہوئی ہو ہٹانے سے زخم دوبارہ کھل جائے گا) تو پھر پٹی کو کھول کر اتنی تندرست جگہ کو مزید دھونے سے زخم کو نقصان پہنچتا ہو اور پھر پٹی باندھ لے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۳

- اگر پٹی کا کھولنا نقصان نہ پہنچاتا ہو لیکن دھونے کے بعد پٹی خود نہ باندھ سکے اور نہ ہی کوئی دوسرا موجود ہو تو جو پٹی باندھے تو بھی مسح کی اجازت ہے ردالمحتار ص۔۱/۲۸۱

مسئلہ :۔ جس نے سر پر زخم کے باعث پٹی باندھ رکھی ہو اگر سر کا اتنا حصہ پٹی سے خالی ہو جس پر مسح ہو سکتا ہو (یعنی سر کا چوتھائی حصہ پٹی سے خالی ہو) تو اس خالی حصہ پر مسح کرے اور اگر اتنا حصہ بھی خالی نہ ہو تو پٹی پر مسح کرے۔ الدرالمختار ص۔۱/۲۷۸

اگر پٹی پر مسح نقصان پہنچائے تو مسح ساقط ہو جائے گا۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۳

مسئلہ :۔ جس کے سر میں درد ہو اور نہ وہ غسلِ جنابت کی حالت میں اسے دھو سکتا ہو اور نہ ہی حدث کی حالت میں اس پر مسح کر سکتا ہو تو اسے سر (کا دھونا اور اس پر مسح کرنا معاف ہے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۳

مسئلہ :۔ جبیرہ پر مسح اس عضو کو دھونے کی مانند ہے (یعنی جس عضو پر جبیرہ کی وجہ سے مسح کیا ایسا ہے جیسے اس عضو کو دھو لیا) جبیرہ پر مسح موزوں پر مسح کی مانند نہیں ہے۔ نور الایضاح مراقی الفلاح ص ۷۳

مسئلہ :۔ موزوں پر مسح کی مدت معین ہے جبیرہ پر مسح کی مدت معین نہیں جب تک عضو تندرست نہیں ہو جاتا مسح جائز ہے۔ الدرالمختار ص ۱/۲۸۰

مسئلہ :۔ جبیرہ پر مسح کرنے والا تندرست آدمیوں (جنہوں نے جبیرہ پر مسح نہ کیا ہو) کی امامت کرا سکتا ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔ ۱/۲۸۰

مسئلہ :۔ پٹی تبدیل کرنے یا اوپر والی پٹی (جس پر مسح کیا تھا) اتر جانے پر (مسح باطل نہ ہو گا لہٰذا) دوبارہ مسح کرنا واجب نہیں ہاں دوبارہ مسح کر لینا مستحب ہے۔ الدرالمختار ص۔ ۱/۲۸۰

مسئلہ :۔ ایک پاؤں پر پٹی باندھی ہے اور دوسرا پاؤں تندرست ہے پٹی والے پاؤں پر مسح کرے اور تندرست پاؤں دھوئے۔ الدرالمختار ص۔ ۱/۲۸۰

وضاحت :۔ اگر تندرست پاؤں پر موزہ پہنا ہو اور زخمی پاؤں پر پٹی باندھی ہو تو پٹی والے پاؤں پر مسح کرے اور دوسرے پاؤں پر سے موزہ اتار کر اسے دھونا ضروری ہے کیوں کہ جبیرہ پر مسح، دھونے کے حکم میں ہے اس طرح گویا ایک موزہ پر مسح اور دوسرے موزہ کو دھونا جمع ہو گئے جو درست نہیں۔ اگر پٹی والے پاؤں پر مسح نہ کر سکتا ہو تو اب موزہ والے پاؤں پر مسح کر سکتا ہے۔ ردالمختار ص۔ ۱/۲۸۰

مسئلہ :۔ غسل یا وضو کئے بغیر اگر پٹی باندھی تو اس پر مسح جائز ہے اگر پٹی پر

مسح نقصان پہنچائے تو مسح ساقط ہو جائے گا۔ پٹی پر مسح کے جواز کے لئے شرط ہے کہ (پٹی کھول کر) عضو پر مسح کرنے سے عاجز ہو۔ اگر پٹی کھول کر عضو پر مسح کرنے سے عاجز نہ ہو تو عضو پر مسح کرنا ضروری ہے پٹی پر مسح نہیں کر سکتا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔۱/۲۸۰

وضاحت :۔ دھونے کی جگہ کو دھونا لازم ہے۔ (سرد پانی نقصان دے) تو گرم پانی سے دھوئے بشرطیکہ گرم پانی پر قدرت ہو۔ اگر دھونا نقصان پہنچاتا ہو تو عضو پر مسح کرے اور اگر عضو پر مسح کرنے سے نقصان ہوتا ہو تو پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی پر مسح بھی نقصان پہنچاتا ہو تو مسح بالکل ساقط ہو جاتا ہے۔ الدرالمختار ص۔۱/۲۸۰

مسئلہ :۔ ناخن ٹوٹ گیا اس پر دوائی لگائی یا پاؤں میں بوائیاں (سردی خشکی کے باعث پھٹن کے زخم) ہیں ان میں دوا رکھی ہوئی ہے اگر پانی نقصان نہ دے تو دوا کے اوپر سے پانی بہا لے اور اگر پانی کا اس طرح بہانا نقصان دے تو مسح کر لے۔ اگر مسح بھی نقصان دہ ہو تو مسح کو ترک کر دے (یعنی مسح معاف ہے) الدرالمختار ۱/۲۸۱

مسئلہ :۔ پٹی زخم کے درست ہونے کے بعد اتری تو اس پر کیا ہوا مسح باطل ہو جائے گا اور اگر زخم ابھی درست نہیں ہوا اور پٹی اتر گئی تو مسح باطل نہ ہو گا۔ یہی حکم زخم پر لگائی گئی دوا کا ہے (یعنی زخم مندمل ہونے کے بعد دوا اتری تو مسح باطل ہے ورنہ نہیں) اور اگر زخم درست ہو گیا اور پٹی زخم کے اوپر ہی ہے تو بھی مسح باطل ہو جائے گا۔ الدرالمختار ۱/۲۸۱

وضاحت :۔ (ا) دوران نماز زخم کے اندمال کے بعد پٹی اتر گئی (تو نماز ٹوٹ گئی) کیوں کہ موضع زخم پر حدث کا حکم واپس آ گیا لہذا اس جگہ کو دھونے کے بعد نماز کو نئے سرے سے ادا کرے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۲۸۱

(۲) جبیرہ پر صرف ایک بار مسح کافی ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۲۸۲

مسئلہ:۔ پٹی پر مسح کیا پھر اس پٹی پر مزید پٹی باندھ لی تو اب اوپر والی پٹی پر مسح جائز ہے لیکن پاؤں پر موزے پہنے اور ان پر مسح کیا پھر ان موزوں پر اور موزے پہن لئے تو اب اوپر کے موزوں پر مسح نہیں کر سکتا بلکہ (اوپر کے موزوں کو اتار کے نیچے کے موزوں پر مسح کرنا واجب ہے) اگر اوپر کے موزوں پر مسح کیا تو جائز نہیں۔ ردالمختار ص ۲۸۲

مسئلہ:۔ زخم ٹھیک ہونے کے بعد پٹی اتری اگر باوضو ہے تو صرف پٹی کی جگہ کو دھونا واجب ہے (اس سے اس کا وضو مکمل ہو جائے اگر پورا وضو از سرنو کرے تو مستحب ہے) لیکن موزوں پر مسح کیا اور جب ان کے پہننے کی مدت ختم ہوئی اور باوضو ہے تو اب موزوں کو اتار کر پاؤں کو دھونا واجب ہے۔ ردالمختار ۱/۲۸۲

مسئلہ:۔ زخم مندمل ہونے کے بعد پاؤں سے پٹی اتر گئی (اور وہ باوضو ہے) لیکن شدت سرما کے باعث اس جگہ کو دھونے سے قاصر ہے تو تیمم کرے لیکن اگر پاؤں پر موزے پہن رکھے ہوں تو ان پر مسح کرنے کی مدت ختم ہو گئی اس کا وضو باقی ہے تو اب موزوں پر مسح کرے جب تک یہ عذر باقی ہے۔ ردالمختار ۱/۲۸۲

(۲) پٹی زخم پر ہے لیکن زخم مندمل ہو گیا ہے تو مسح کے باطل ہونے کا حکم اس صورت میں ہو گا جب کہ پٹی کا اتارنا مندمل مقام کو نقصان نہ دے۔ اگر پٹی کا اتارنا نقصان کا باعث ہے اس طرح سے کہ وہ متاثرہ مقام پر شدت سے چپکی ہوئی ہے تو مسح باطل نہ ہو گا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۲۸۱

(۳) آشوب چشم کی صورت میں اگر دوا آنکھوں میں ڈالی اور معالج نے آنکھیں دھونے سے منع کیا ہے تو آنکھوں کا حکم وہی ہے جو جبیرہ والے عضو کا ہوتا ہے۔ ردالمختار ۱/۲۸۱

مسئلہ :۔ جبیرہ اور اس کے توابع (جن کی تفصیل اس فصل کی ابتداء میں وضاحت نمبر ۲ میں مندرج ہے) پر مسح کے حکم میں مرد' عورت' بے وضو اور جنبی برابر ہیں۔ الدرالمختار ۔ ردالمختار ۱/۲۸۱

مسئلہ :۔ جبیرہ پر مسح میں استیعاب' تین بار تکرار اور نیت شرط نہیں۔ الدرالمختار ۱/۲۸۲

وضاحت :۔ (۱) جبیرہ کے اکثر حصہ پر مسح کافی ہے۔ الدرالمختار ۱/۲۸۲

فصل ۔۔۔ راکد یعنی ٹھہرے ہوئے پانی کے مسائل

وضاحت :۔ ٹھہرا ہوا پانی دو طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) قلیل (۲) کثیر

مسئلہ :۔ قلیل وہ پانی ہے جو دہ در دہ نہ ہو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر اس میں نجاست پڑ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے اگرچہ نجاست کا اثر اس میں ظاہر نہ ہو۔ کبیری ص ۹۴

مسئلہ :۔ پانی اگر دہ در دہ ہے تو کثیر ہے۔ دہ در دہ سے مراد دس ہاتھ ضرب دس ہاتھ یعنی ۱۰۰ مربع ہاتھ ہے اور ہاتھ چھ قبضہ یعنی ۲۴ انگشت کا ہوتا ہے۔ گہرائی کم از کم اتنی کہ اگر چلو پانی کا لیا جائے تو زمین نہ کھل جائے۔ عالمگیری ص۔۲۲، ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) اگر حوض دہ در دہ ہے لیکن پانی خشک ہو کر دہ در دہ سے کم رہ گیا تو کثیر نہ ہوگا۔

(۲) پانی کے کثیر ہونے کے لئے اس کا رقبہ ۱۰۰ مربع ہاتھ ہونا شرط ہے خواہ حوض مربع یا مدور یا مثلث وغیرہ ہو۔ شامی ص۔۱۹۳ ج۔۱

مسئلہ :۔ ٹھہرا ہوا کثیر پانی جاری پانی کے حکم میں ہوتا ہے اگر اس کے کسی طرف نجاست گر پڑے تو ناپاک نہیں ہوتا ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو جائے تو ناپاک ہوگا۔ عالمگیری ص۔۲۱ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) پانی کے علاوہ دیگر مائع اشیاء کا بھی یہی حکم ہے مثلاً پھل کے رس سے بھرے دہ در دہ حوض میں اگر پیشاب پڑ جائے تو جب تک اس کا اثر رس میں ظاہر نہ ہو ناپاک نہ ہوگا۔ درمختار مع ردالمختار ص۔۱۸۵ ج۔۱

(۲) نجاست کے اثر سے مراد اس کا مزہ یا رنگ یا بو ہے۔ شامی ص۔۱۹۱ ج۔۱

(۳) نجاست کے اثر ظاہر ہونے سے مراد اس کا رنگ یا بو یا مزہ ہے نہ کہ اس چیز کا رنگ یا بو یا مزہ جس میں نجاست مخلوط ہو جائے جیسا کہ سرکہ وغیرہ (میں پیشاب مل جائے اگر کثیر یا جاری پانی میں سرکے کی بو یا مزہ ظاہر اور پیشاب کا کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو پانی پاک رہے گا۔ شامی ص ۔۱۹۱ ج ۔۱ = ص ۔۱۸۸ ج ۔۱

مسئلہ :۔ بڑے (دہ در دہ) حوض میں اگر ناپاک پانی داخل ہوا تو حوض ناپاک نہ ہو گا اگرچہ ناپاک پانی حوض میں موجود پانی سے زائد ہو لیکن اگر نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔ شامی ص ۔۱۹۱ ج ۔۱

وضاحت :۔ بڑے حوض سے مراد حوض کا رقبہ نہیں بلکہ پانی کی مقدار یعنی دہ در دہ مراد ہے خواہ حوض میں ہو یا حوض سے باہر ہو۔

مسئلہ :۔ کسی حوض کا طول عرض سے بہت زیادہ ہو مثلاً طول پچاس ہاتھ ہو اور عرض دو ہاتھ ہو (تو رقبہ چونکہ دہ در دہ ہو گیا یعنی ۵۰x۲=۱۰۰) لیکن رقبہ دہ در دہ ہو گیا تو اس سے وضو جائز ہے اگرچہ اس میں نجاست پڑ جائے۔ شامی ص ۱۹۳' ج ۔۱ = سراجیہ علی ہامش قاضی خان ص ۔۱۲ ج ۔۱

وضاحت :۔ نجاست کا اثر اگر ظاہر ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ حوض کی بالائی سطح کا رقبہ دہ در دہ ہے اور نیچے سے کم' اس میں نجاست گر پڑے تو وضو اس سے جائز ہے جب تک پانی کی سطح دہ در دہ ہے اگر پانی کم ہو گیا اور دہ در دہ نہ رہا تو اب وضو جائز نہیں۔ درمختار مع شامی ص ۔۱۹۴ ج ۱

مسئلہ :۔ حوض کی بالائی سطح دہ در دہ سے کم ہے لیکن نیچے دہ در دہ ہے اگر اس میں نجاست پڑ جائے تو وضو اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ پانی کم ہو کر دہ در دہ تک نہ پہنچ جائے۔ جب پانی کی سطح دہ در دہ ہو جائے گی تو وضو جائز ہو گا۔ درمختار ۔ ردالمختار ص ۔۱۹۴ ج ۔۱

وضاحت :۔ درج بالا صورت میں حوض کا نچلا حصہ (جو دہ در دہ ہے) الگ حوض کے حکم میں ہے اور اوپر والا حصہ (جو دہ در دہ سے کم ہے) الگ حوض کے حکم میں ہے۔ جب تک پانی اوپر والے حصہ میں رہا اس کا حکم دہ در دہ سے کم حوض کا حکم رہا اور جب پانی کم ہو کر دہ در دہ تک پہنچ گیا تو اس کا حکم اپنا الگ ہو گیا اگر ایسے حوض میں نجاست پڑتی تو ناپاک نہ ہوتا۔ شامی ص۔ ۱۹۴ ج ۱۔

مسئلہ :۔ قلیل ناپاک پانی کثیر ہو جائے تو ناپاک ہی رہے گا۔

وضاحت :۔ (۱) قلیل سے مراد دہ در دہ سے کم اور کثیر سے مراد دہ در دہ ہے۔
(۲) قلیل کے کثیر ہو جانے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً (الف) ناپاک پانی کو جاری کر کے یا نکال کر کے دہ در دہ حوض میں ڈال دیا۔ ناپاک ہی رہے گا کیونکہ ناپاک پانی صرف جاری ہونے سے پاک نہیں ہو جاتا بلکہ اس وقت پاک ہو گا جب اتنا پاک پانی اس میں شامل ہو کر نہ بہے جس سے نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔
(ب) قلیل ناپاک پانی میں مزید ناپاک پانی پڑا اور دہ در دہ ہو گیا پھر بھی ناپاک ہی رہے گا۔

مسئلہ :۔ حوض دہ در دہ تھا پانی گھٹ جانے کے بعد دہ در دہ نہ رہا تو اس میں ہاتھ ڈال کر وضو نہ کیا جائے (اس سے پانی نکالنے کا برتن اگر موجود نہ ہو تو) چلو بھر کر ہاتھ دھوئے جائیں اور وضو کیا جائے۔ شامی ص۔ ۱۹۴ ج ۱۔

وضاحت :۔ بے وضو اگر اس پانی میں ہاتھ ڈال دیا جائے تو مستعمل ہو جائے گا جو اگرچہ پاک تو رہے گا لیکن وضو، غسل کے لئے کار آمد نہ رہے گا۔

مسئلہ :۔ بڑے حوض کی بالائی سطح کا پانی جم کر برف بن گیا۔ اس برف میں اگر سوراخ کر دیا جائے تو دیکھا جائے گا کہ اگر برف کی تہہ اور پانی کے درمیان خلا ہے تو نجاست گرنے سے وہ حوض ناپاک نہ ہو گا اگر خلا موجود نہیں اور سوراخ کا

رقبہ دہ در دہ ہے تو پھر بھی نجاست گرنے سے ناپاک نہ ہو گا اور اگر خلا موجود نہیں اور سوراخ کا رقبہ دہ در دہ سے کم ہے تو نجاست گرنے سے سوراخ کا پانی ناپاک ہو جائے گا اس سے وضو درست نہ ہو گا۔ شامی ص۔۱۹۴ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) برف اور پانی کے درمیان خلا نہ ہونے کی صورت میں اگر سوراخ کا رقبہ دہ در دہ سے کم ہے تو اس سوراخ کا حکم اس حوض کا سا ہو گا جس کا نچلا حصہ فراخ ہے اور دہ در دہ ہے لیکن اوپر سے تنگ ہو کر دہ در دہ سے کم ہو گیا ہے۔ ایسے حوض کا حکم پیچھے مذکور ہو چکا۔

(۲) اس سوراخ میں جس میں نجاست گری ہے کے علاوہ کہیں اور جگہ سے برف میں سوراخ کر لیا جائے اور پانی لے کر وضو کر لیا جائے تو جائز ہو گا۔ شامی ص۔۱۹۵ ج۔۱

(۳) برف میں اس چھوٹے سوراخ سے وضو کرنا درست نہیں اگرچہ اس میں نجاست نہ پڑی ہو کیونکہ بے وضو ہاتھ ڈالنے سے وہ پانی مستعمل ہو جائے گا۔ ایسے سوراخ سے برتن کے ذریعہ پانی حاصل کر کے وضو کریں اور برتن کی عدم موجودگی میں چلو سے ہاتھ دھوئیں پھر وضو کریں۔

(۴) اگر چلو سے ہاتھ دھو کر باقی وضو اس طرح کیا کہ مستعمل پانی سوراخ میں نہ جائے تو درست ہے۔ کبیری معہ منیہ ص۔۱۰۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ بڑے (دہ در دہ) حوض کے اوپر برف جمی ہوئی ہے پانی اور برف کے درمیان خلا نہیں برف میں دہ در دہ سے کم رقبہ کا سوراخ ہے۔ اس سوراخ میں بھیڑیا بکری گری اور مر گئی اس صورت میں حوض کا پانی اور سوراخ کا پانی دونوں پاک ہیں۔ شامی ص۔۱۹۵ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) سوراخ کا پانی ناپاک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ موت عموماً پانی میں ڈوب کر سوراخ سے نیچے چلے جانے کے بعد ہوتی ہے۔ اگر سوراخ کے پانی میں مر گئی تو اب سوراخ کا پانی ناپاک ہو گا کیونکہ یہ دہ در دہ سے کم ہے اور

حوض کا باقی پانی پاک ہے۔ شامی ص۔۱۹۵ ج۔۱

(۲) گرنے سے قبل اگر جانور کے جسم پر نجاست لگی ہوئی تھی تو سوراخ کا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ شامی ص۔۱۹۵ ج۔۱ = حوض کا باقی پانی دہ در دہ ہونے کے باعث پاک رہے گا۔

(۳) گرنے والا جانور اگر ایسا ہے جس کا جھوٹا یا لعاب دہن ناپاک ہوتا ہے جیسے کہ کتا تو بھی سوراخ کا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ شامی ص۔۱۹۵ ج۔۱

(۴) ایسے سوراخ میں کتے نے منہ ڈالا تو سوراخ کا پانی ناپاک ہو جائے گا سوراخ سے نیچے کا پانی پاک ہی ہو گا اگر دوسری جگہ سوراخ کر کے پانی حاصل کر لیا جائے تو وہ پاک ہو گا اس سے وضو جائز ہو گا۔ شامی ص۔۱۹۵ ج۔۱

(۵) وہ حوض جس کی بالائی سطح پر چھت ڈال دیا گیا ہو اور اس میں سوراخ رکھا گیا ہو اس کے احکام اسی حوض کی مانند ہیں جس پر سردی کے باعث برف جم گئی ہو۔

مسئلہ :۔ جوہڑ جو سردیوں میں خشک ہو جائے چوپائے وہاں گوبر کریں (اور آدمی پاخانہ میں پھریں) اس میں پانی داخل ہو گیا اور وہ جوہڑ بھر گیا (دہ در دہ ہو گیا) اگر نجاست پانی کے داخل ہونے کی جگہ میں تھی تو سارا پانی ناپاک ہے اور اگر وہ جم کر برف بن گیا تو پھر بھی ناپاک ہی رہے گا۔ اگر پانی کے داخل ہونے کی جگہ پر نجاست نہ تھی اور پانی جوہڑ میں داخل ہو کر دہ در دہ ہو گیا پھر پھیل کر نجاست کی جگہ پر آیا تو اب سارا پانی پاک ہے اگر یہ پانی جم کر برف بن جائے پھر بھی پاک رہے گا بشرطیکہ نجاست کا اثر اس میں ظاہر نہ ہو۔ قاضی خان ص۔۴ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) جاری پانی کا اکثر حصہ اگر نجاست سے مس ہو کر گذرے تو اس کا یہ حکم ہے جو مذکور ہوا اگر اکثر سے کم مس ہو کر گذرے تو پانی پاک ہو گا۔

مسئلہ :۔ پانی کے جوہڑ میں بانس کے جھنڈ اگے ہوئے ہیں اگر ان کی جڑوں میں آپس میں اتنی شدید پیوستگی ہے کہ ایک طرف کا پانی دوسری جانب ان کی رکاوٹ

کے باعث نہیں جا سکتا بلکہ پانی کے حصے ایک دوسرے سے جدا رہتے ہیں تو وہاں سے وضو جائز نہیں اگر کم پیوستگی ہے کہ ایک طرف کا پانی دوسری طرف جا سکتا

ہے تو وضو درست ہے۔ منیتہ المصلی مع کبیری ص۔۹۹

وضاحت :۔ (۱) پانی کا وہ حصہ جس سے وضو کر رہا ہے اگر دہ در دہ ہو تو وضو کے جائز ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اگر بانس کے تنوں کی شدید پیوستگی کے باعث پانی مختلف ٹکڑوں میں بٹا ہوا ہے اور وہ دہ در دہ سے کم ہیں تو وضو جائز نہیں کیونکہ جونہی پانی میں ہاتھ ڈالے گا وہ مستعمل ہو جائے گا۔ کبیری ص۔۹۹

(۲) پانی میں اگی ہوئی فصل کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک طرف کا پانی دوسری جانب جانے میں پودے رکاوٹ نہیں تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ منیتہ المصلی مع کبیری ص۔۹۹

مسئلہ :۔ حوض کی سطح پر کائی جمی ہوئی ہے۔ اگر پانی کو ہلانے سے وہ کائی متحرک ہوتی ہو تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں ۔

وضاحت :۔ (۱) کائی سبز رنگ کا دل دار جالا سا ہوتا ہے جو عموماً" اس پانی میں آ جاتا ہے جو عرصہ تک کھڑا رہے۔

(۲) پانی کو ہلانے سے اگر کائی ہل جائے تو اس امر کی علامت ہے کہ (پانی آپس میں متصل ہے) ایک طرف کا پانی دوسری جانب جا سکتا ہے اگر کائی میں حرکت نہ ہو تو اس امر پر دلیل ہے کہ وہ زمین پر جمی ہوئی ہے ایک طرف کا پانی دوسری جانب نہیں جا سکتا۔ کبیری ص۔۹۹

مسئلہ :۔ بڑے حوض کی سطح پر پتلی سی تہ برف کی جمی ہوئی ہے پانی کو حرکت دینے سے وہ ٹوٹ جاتی ہے تو اس سے وضو درست ہے اور اگر بڑے بڑے ٹکڑوں کی صورت میں ہو کہ پانی کو ہلانے سے ان میں حرکت پیدا نہ ہو تو اس سے وضو جائز نہ ہو گا۔ منیتہ المصلی مع کبیری' ص۔۹۹

وضاحت :۔ (۱) اگر وہ ٹکڑے پانی کو حرکت دینے سے حرکت نہ کریں تو پتھر کی چٹانوں کے حکم میں ہوں گے پانی متصل ہونے میں مانع ہوں گے۔ کبیری ص۔۹۹

فصل ------ جانداروں کے جھوٹے کے احکام

مسئلہ :۔ انسان کا جھوٹا پاک ہے۔ کنزالدقائق مع البحرالرائق ص۔۱۲۶ ج۔۱
اس کا لعاب دہن پاک ہے۔ البحرالرائق ص۔۱۲۶ ج۔۱ یعنی اس سے ناپاک اشیاء پاک ہو سکتی ہیں۔

وضاحت :۔ (۱) پاک، جنبی، حیض والی عورت، نفاس والی عورت، کمسن، معمر، مسلمان، کافر، مرد، عورت تمام انسانوں کا جھوٹا پاک ہوتا ہے۔ البحرالرائق ص۔۱۲۶ ج۔۱

(۲) عورتوں کا جھوٹا، مردوں کے لئے اور مردوں کا جھوٹا، عورتوں کے لئے اگرچہ پاک ہے لیکن زوجہ، زوج اور محرم مردوں اور عورتوں کے علاوہ دوسروں کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہ کراہت غیر محرم کے جھوٹے سے لذت حاصل کرنے کے باعث ہے۔ البحرالرائق و منحۃ الخالق ص۔۱۲۶ ج۔۱

(۳) امرد حجام سے حجامت بنوانا مکروہ ہے جب کہ سر منڈوانے والا اس کے امرد ہونے کے باعث لذت محسوس کرے۔ شامی ص۔۲۲۲ ج۔۱ امرد سے مالش کرانا ہاتھ پاؤں دبوانا بھی مکروہ ہے۔ شامی ص۔۲۲۲ ج۔۱

(۴) شرابی نے شراب پینے کے متصل بعد منہ لگا کر جھوٹا کیا تو اس کا جھوٹا ناپاک ہو جائے گا اگر شراب پینے کے بعد اتنا رکا رہا کہ اس کا منہ لعاب دہن سے دھل کر پاک ہو گیا تو اس کا جھوٹا پاک ہو گا۔ البحرالرائق مع منحۃ الخالق ص۔۱۲۶ ج۔۱

(۵) شرابی کے جھوٹے کی نجاست شراب کے باعث ہے جو کہ ناپاک ہے اسی طرح کسی اور وجہ سے اس کا منہ ناپاک ہو گیا مثلاً آدمی کے منہ میں زخم لگا

جس سے خون بہہ رہا ہے اگر اس حالت میں کسی چیز کو جھوٹا کیا وہ ناپاک ہو جائے گی۔ البحرالرائق ص۔۱۳۶ ج۔۱

(۶) جسم کے کسی عضو پر نجاست لگ گئی کسی نے اسے چاٹ لیا کہ نجاست کا اثر بدن سے زائل ہو گیا تو وہ عضو پاک ہو جائے گا۔ البحرالرائق ص۔۱۲۷ ج۔۱

نوٹ :۔ کسی صحیح العقل آدمی سے اس حرکت کی توقع نہیں کی جا سکتی بالفرض اگر کوئی دانستہ یا نادانستہ ایسا کر لے تو اس کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

(۷) بچہ نے ماں کے پستان پر قے کی پھر اسے چوسا کہ اس سے قے کا اثر زائل ہو گیا تو پستان پاک ہو گیا۔ البحرالرائق ص۔۱۲۷ ج۔۱

نوٹ :۔ قے ناپاک ہوتی ہے ماؤں کو چاہئے کہ ایسی صورت میں اپنے پستان پاک کر کے بچوں کو دودھ پلائیں۔ پاک و ناپاک' حرام و حلال اشیا کا بچے کے اخلاق اور مستقبل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔

(۸) شرابی کی مونچھیں لمبی ہوں (اور شراب نوشی کے وقت شراب سے آلودہ ہوں) اگرچہ دیر کے بعد پانی پئے تو پانی ناپاک ہو جائے گا کیونکہ مونچھوں کے لمبے بال زبان سے پاک نہیں ہوتے۔ البحرالرائق ص۔۱۲۷ ج۔۱

(۹) کافر اعتقادی لحاظ سے ناپاک ہیں قرآن مجید میں ہے **انما المشرکون نجس** اسی وجہ سے ان سے دوستانہ میل جول اور ان کے ہمراہ کھانے پینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۱۰) پاک جھوٹا مطلق پانی کے قائم مقام ہے۔ قاضی خان ص۔۱۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ گھوڑے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے کا جھوٹا پاک ہے۔ کنزالدقائق

وضاحت :۔ جن جانداروں کا گوشت پاک ہے ان کا جھوٹا بھی پاک ہے کیونکہ لعاب دہن گوشت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ انسان کا گوشت اس کے احترام اور

گھوڑے کا گوشت آلۂ جہاد ہونیکے سبب کھانے کی ممانعت ہے۔ یہ ممانعت گوشت کے ناپاک ہونے کے باعث نہیں۔ شرح نقایہ ملا علی قاری ص۔۵۶ ج۔۱

(۲) وہ چوپائے اور پرندے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جھوٹا پاک ہے۔

(۳) وہ جانور (جیسے کھلی مرغی، گائے، اونٹ، بکری وغیرہ) جو صرف نجاست ہی کھاتے ہوں ان کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے اگر غیر مکروہ پانی موجود ہو تو ان کا جھوٹا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں اگر یہ کھلے جانور پاک ناپاک دونوں طرح کی اشیاء کھاتے ہوں یا ان کو زیادہ تر پاک چارہ دیا جاتا ہو تو ان کا جھوٹا پاک ہے۔ مراقی الفلاح ۔ طحطاوی ص۔۱۸

(۴) گھوڑی کا دودھ حلال ہے۔ منحتہ الخالق علی ہامش الجرالرائق ص۔۷۲، ج۔۱ (۵) نجاست کھانے والے جانوروں کے منہ کی طہارت کا اگر یقین ہو تو جھوٹا پاک ہے اور اگر نجاست کا یقین ہے تو جھوٹا ناپاک ہے۔ شامی ص۔۲۲۳

(۶) اگر کثرت سے نجاسات کھانے کے باعث اس کے گوشت میں بدبو سرایت کر چکی ہو تو اس کا جھوٹا مکروہ ہے۔ ایسے جانور کا گوشت نہ کھایا جائے اور نہ دودھ پیا جائے۔ اس کی قربانی نہ کی جائے۔ اس حالت میں اس کی فروخت اور ہبہ مکروہ ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے قریب آنے سے بو آتی ہے۔ شامی ص۔۲۲۳، ج۔۱

(۷) بدبودار گوشت والے جانور کو باندھ کر رکھا جائے (یہاں تک کہ وہ بدبو ختم ہو جائے تو اس کا گوشت، دودھ، قربانی وغیرہ جائز ہو جاتی ہے) مرغی کو تین دن، بکری کو چار دن، گائے اور اونٹ کو دس دن باندھے رکھنے (اور وہیں انہیں خوراک دینے) سے بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ ردالمختار ص۔۲۲۳ ۔ مرغی کو باندھے رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے گوشت سے بدبو پیدا نہیں ہوتی۔ طحطاوی ص۔۱۸

مسئلہ :۔ شکاری پرندوں اور گھروں میں بسنے والے جانوروں کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے۔ در مختار مع ردالمختار ص۔ ۲۲۴

وضاحت :۔ (۱) شکاری پرندے جیسے شکرا' باز' چیل' گدھ اور کوا وغیرہ کیونکہ مردار اور نجاسات کھاتے ہیں اور اپنی چونچوں سے پانی پیتے ہیں جو پاک ہوتی ہے لہٰذا کھلی مرغی کی مانند ان کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے۔ نور الایضاح مع مراقی الفلاح ص۔۱۹ کیونکہ ہو سکتا ہے پانی پینے سے پہلے انہوں نے نجاست کھائی ہو۔ ردالمختار ص۔ ۲۲۴ ج۔۱

(۲) جس شکاری پرندے کی چونچ کے نجاست سے خالی ہونے کا یقین ہو اس کا جھوٹا پاک ہے۔ مراقی الفلاح ص۔۱۹ اگر شکاری پرندہ مردار نہ کھاتا ہو جیسے پالتو باز تو اس کے جھوٹے سے وضو جائز ہے۔ رد المختار ص۔ ۲۲۴ ج۔۱

(۳) گھر میں بسنے والے جانور (حشرات الارض) دو طرح کے ہیں (۱) جن میں بہنے والا خون ہوتا ہے (۲) جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا۔ وہ جانور جن میں بہنے والا خون ہوتا ہے جیسے چوہا' سانپ اور چھپکلی ان کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہوتا ہے اور وہ جانور جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا جیسے گبریلا' جھینگر اور بچھو وغیرہ ان کا جھوٹا پاک ہے۔ ردالمختار ص۔ ۲۲۴

(۴) ان جانوروں کے جھوٹے کے سوا وہ چیز مل سکتی ہو تو جھوٹا مکروہ ہے اگر نہ مل سکتی ہو تو مکروہ نہیں پاک ہے۔ در مختار مع ردالمختار ص۔۲۲۵

(۵) فقیر کے لئے ان جانوروں کی جھوٹی کی ہوئی چیزیں کھانے میں کوئی کراہت نہیں۔ درمختار مع ردالمختار ص۔۲۲۵

(۶) ان جانوروں کی جھوٹی چیز اگر کوئی مائع ہے تو اس ساری چیز کا یہی حکم ہے اور اگر وہ چیز جامد ہو تو اس جانور کے منہ لگانے کی جگہ کا حکم یہ ہے باقی حصہ پاک ہے۔ ردالمختار ص۔ ۲۲۵ ج۔۱

(۷) جس جانور کا جھوٹا مکروہ ہے اسے اٹھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ردالمختار ص۔۲۲۵ ج۔۱

(۸) جس کپڑے کو ایسا جھوٹا لگا ہو جو مکروہ ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ردالمختار ص۔۲۲۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ خنزیر، کتے اور درندے جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے۔ در مختار مع ردالمختار ص۔۲۲۵ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) درندے جانور وہ ہیں جو کینچلیوں سے شکار کرتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، تیندوا، چیتا، لومڑی، ہاتھی، بجو وغیرہ۔ ردالمختار ص۔۲۲۳ ج۔۱

(۲) خنزیر نجس العین ہے (یعنی اس کے تمام اجزاء ناپاک ہیں) اور کتا نجس العین نہیں۔ مراقی الفلاح و طحطاوی ص۔۱۸

(۳) شکاری اور غیر شکاری کتے کا حکم یکساں ہے۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۱۸

(۴) جنگلی بلی کا بھی یہی حکم ہے۔ ردمختار ص۔۲۲۳، مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۱۸

(۵) پالتو بلی کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ بغیر جھوٹا شدہ وہی چیز مل سکے اور جب اور نہ ملے تو کراہت نہیں۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۱۸

(۶) بلی کے منہ پر نجاست ہونے کا وہم ہو تو مکروہ ہے کہ کوئی آدمی اسے ہتھیلی چاٹنے دے۔ ایسی صورت میں نماز ادا کرنے سے پہلے اسے دھو لینا چاہئے ورنہ مکروہ ہے۔ اگر نجاست نہ ہونے کا یقین ہے تو اس کا چاٹنا مکروہ نہیں۔ مراقی الفلاح و طحطاوی ص۔۱۸

مسئلہ :۔ گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے۔ اگر اس پانی کے بغیر کوئی پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی اس کے بعد نماز ادا کرے۔ نور الایضاح مع مراقی الفلاح و طحطاوی ص۔۱۹

وضاحت :۔ (۱) گدھے سے مراد گھریلو گدھا ہے اس کا جھوٹا مشکوک ہے) نر اور مادہ اس حکم میں یکساں ہیں۔ درمختار مع ردالمختار ص۔۲۲۵ ج۔۱

(۲) وحشی گدھا (جسے گورخر کہا جاتا ہے) اس کا گوشت حلال ہے۔ اس کے جھوٹے میں کوئی شک نہیں (کہ وہ پاک ہوتا ہے) لہٰذا اس کے استعمال میں کوئی کراہت نہیں۔ ردالمختار ص۔۲۲۵' ج۔۱

(۳) خچر سے مراد وہ ہے جس کی ماں گدھی ہو اگر اس کی ماں گھوڑی ہو (اگرچہ باپ گدھا ہو) تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔ اسی طرح اگر کسی گائے کے پیٹ سے خچر پیدا ہو تو اس کا جھوٹا بھی پاک ہے (اور پاک کرنے والا ہے) درمختار مع ردالمختار ص۔۲۲۵

(۴) حیوانات میں بچہ ماں کے تابع ہوتا ہے (جس مادہ کا جھوٹا پاک ہے) اس کے بچے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔ اور جس مادہ کا جھوٹا ناپاک یا مشکوک ہے اس کے بچے کا بھی وہی حکم ہے) ردالمختار ص۔۲۲۶ ج۔۱

(۵) گدھے اور خچر کا لعاب دہن طاہر (پاک) ہے۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۱۹ (لہٰذا) ان کا جھوٹا بھی پاک ہے۔ درمختار مع ردالمختار ص۔۲۲۶ ج۔۱ شک ان کی طہوریت (پاک کرنے) میں ہے۔ تنویر الابصار مع درمختار و ردالمختار ص۔۲۲۶

(۶) وضو اور تیمم میں سے جو پہلے کرلے درست ہے۔ درمختار مع ردالمختار ص۔۲۲۷ لیکن افضل پہلے وضو کرنا ہے۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۔۱۹

(۷) احوط یہ ہے کہ اس جھوٹے سے وضو کرنے سے پہلے نیت کرنا واجب ہے۔ ردالمختار ص۔۲۲۷

(۸) ہر نماز میں تیمم و وضو کا ہونا شرط ہے (ہر نماز کے لئے نیا وضو اور تیمم شرط نہیں) اگر کسی نے ایسے جھوٹے سے وضو کیا اور نماز ادا کی پھر بے وضو ہوا اور تیمم کے بعد اس نماز کا اعادہ کرلیا تو جائز ہے اگر نماز ادا کرنے کے بعد بے وضو نہ ہوا تھا اور تیمم کرکے نماز ادا کرلی پھر بھی درست ہے۔ ردالمختار ص۔۲۲۷ ج۔۱

(۹) کسی نے مشکوک پانی سے وضو اور تیمم کرلیا ابھی نماز ادا نہ کی کہ غیر

مشکوک پاک پانی مل گیا تو پہلے پاک پانی سے وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے۔ ردالمحتار ص۔۲۲۷ ج۔۱

(۱۰) کسی کے پاس مشکوک پانی ہے اس نے صرف تیمم سے نماز ادا کر لی پھر وہ پانی گرا دیا تو اس پر دوبارہ تیمم کر کے نماز ادا کرنا لازم ہے۔ اگر اس نے پہلے پانی گرا لیا پھر تیمم کر کے نماز ادا کی تو اعادہ نہیں۔ درمختار مع ردالمختار ص۔۲۲۷ ج۔۱

(۱۱) (پانی نہ ہونے کے باعث) ایک شخص تیمم سے نماز ادا کر رہا ہے دوران نماز اسے مشکوک پانی مل گیا تو نماز مکمل کرے پھر اس سے وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ ردالمختار ص۔۲۲۷ ج۔۱

مسئلہ:۔ مکروہ جھوٹا اگر کپڑے یا بدن پر لگ گیا اگرچہ وہ کتنا زیادہ ہو اس کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کا کھانا پینا بھی مکروہ ہے نیز اس سے وضو کرنا بھی مکروہ ہے۔ منیتہ المصلی۔ کبیری ص۔۱۷۱

مسئلہ:۔ مشوک جھوٹا جسم یا کپڑے کو لگ گیا تو نماز اس کے ساتھ درست ہے۔ منیتہ المصلی۔ کبیری ص۔۱۷۱

وضاحت:۔ مشکوک جھوٹے کی طہارت میں کوئی شک نہیں شک اس کی طہوریت (پاک کر سکنے کی صفت) میں ہے۔ منیتہ المصلی کبیری ص۔۱۷۱ لہٰذا کپڑے اور بدن کو لگنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتے۔

مسئلہ:۔ نجس جھوٹا اگر درہم کی مقدار سے زائد بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو نماز درست نہ ہو گی۔ درہم کی مقدار یا اس سے کم ہو تو اسے دھو کر نماز ادا کرنی چاہئے۔ منیتہ المصلی و کبیری ص۔۱۷۱

مسئلہ:۔ ہر جانور کے پسینے کا وہی حکم ہے جو اس کے جھوٹے کا حکم ہے مگر گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے۔ منیتہ المصلی مع کبیری ص۔۱۷۱

وضاحت :۔ (۱) جس جانور کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ بھی پاک ہے۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔ کبیری ص ۱۷۱

(۲) گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے لیکن ان کا پسینہ پاک ہے۔ کبیری ص ۱۷۱

فصل ـــــــ مطلق اور مقید پانی

مطلق پانی :۔ وہ پانی ہے کہ جب لفظ پانی بولا جائے تو ذہن اس کی جانب سبقت کرے۔ اس میں نجاست نہ ملی ہوئی ہو نیز اس میں کوئی ایسی صفت نہ پائی جائے جس کے باعث اس سے وضو کر لینے کے باوجود نماز درست نہ ہو۔ ردالمختار ص ۱۷۹' ج ۱ البحرالرائق ص ۶۶' ج ۱

وضاحت :۔ عرف عام میں مطلق پانی وہ ہے کہ جس کو عام محاورہ میں پانی کہتے ہوں لیکن فقہاء کے نزدیک مطلق پانی وہ پانی ہے جس میں تین شرائط بیک وقت موجود ہوں۔

(۱) عام محاورہ اور بول چال میں اسے پانی کہتے ہوں۔ اگر عام عرف میں اسے پانی نہ کہتے ہوں بے شک اس کی صورت و شکل پانی کی سی ہو مطلق پانی اسے نہ کہیں گے جیسے شوربا' شربت' عرق' چائے وغیرہ

(۲) اس میں نجاست ملی ہوئی نہ ہو

(۳) اس سے وضو اور غسل کر لینے سے فریضہ وضو و غسل ادا ہو جاتا ہو اور نماز اس سے درست ہو

مطلق پانی کا حکم :۔ مطلق پانی خود پاک ہوتا ہے حدث سے جسم' کپڑے وغیرہ کو پاک کر دیتا ہے۔ نور الایضاح مراقی الفلاح طحطاوی ص ۱۳

وضاحت :۔ (۱) غسل کے فرض ہونے اور بے وضو ہونے کی حالت کو حدث

کہتے ہیں۔ غسل کی ضرورت کی حالت کو حدث اکبر اور بے وضو ہونے کی حالت کو حدث اصغر کہا جاتا ہے۔

(۲) نجاست، پیشاب، پاخانہ اور شراب وغیرہ کو خبث کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں (الف) نجاست مرئیہ وہ نجاست جس کا جرم یعنی جسم یا رنگ دکھائی دے جیسے پاخانہ وغیرہ (ب) نجاست غیر مرئیہ وہ نجاست جس کا جرم یا رنگ دکھائی نہ دے جیسے پیشاب خشک ہونے کے بعد

نوٹ :۔ نجاست کی مزید وضاحت کے لئے "نجاستوں کا باب" ملاحظہ ہو۔

مطلق پانی کی تقسیم :۔ (مطلق پانی) یعنی وہ پانی جس سے وضو (اور غسل) کیا جا سکتا ہے تین طرح کا ہے (۱) جاری پانی (۲) راکد یعنی ٹھہرا ہوا اور رکا ہوا پانی (۳) کنویں کا پانی۔ قاضی خان ص۔۲ ج۔۱

نوٹ :۔ ان تینوں کا بیان مستقل تین فصلوں میں کیا جائے گا۔

مقید پانی :۔ وہ پانی ہے جسے عام عرف اور محاورہ میں پانی نہ کہیں بلکہ اسے ایک الگ نام سے پکاریں خواہ پانی میں کسی چیز کے ملنے سے یا ملانے سے یا ملا کر آگ پر پکانے سے ایسا ہوا ہو جیسے تربوز کا پانی، شربت، چائے، کچی لسی (دودھ ملا پانی)

مقید پانی کا حکم :۔ مقید پانی خود پاک ہوتا ہے حدث کو دور نہیں کر سکتا لیکن بدن اور کپڑے وغیرہ سے نجاست کے اثر کو زائل کر دے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں۔

فصل ـــــــ جاری پانی کے احکام

مسئلہ :۔ جاری پانی وہ پانی ہے جسے لوگ جاری قرار دیں یا وہ جو تنکوں کو بہا کر لے جائے۔ البحرالرائق ص۔۸۳ ج۔۱ عالمگیریہ ص۔۲۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ جاری پانی میں نجاست گرنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتا جب تک نجاست کا اثر یعنی رنگ یا مزہ یا بو پانی میں ظاہر نہ ہو۔ قاضی خان ص۔۳' ج۔۱

وضاحت :۔ پانی کے علاوہ دیگر مائع اشیاء کا بھی یہی حکم ہے کہ کسی پھل وغیرہ کا رس بہہ رہا ہے کسی آدمی کا زخمی پاؤں جس سے خون بہہ رہا ہے اس بہتے رس میں پڑ گیا اگر خون کا اثر اس رس میں ظاہر نہ ہو تو رس پاک ہے درمختار مع شامی ص۔۱۸۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ نہر یا پانی کی نال میں پاخانہ (یا کوئی نجاست) بہتا جا رہا ہو کسی آدمی نے اس گندگی کے قریب سے چلو بھر لیا تو جائز ہے اور یہ چلو والا پانی پاک ہو گا جب تک اس کا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کے باعث تبدیل نہ ہو چکا ہو۔ قاضی خان ص۔۳' ج۔۱ عالمگیریہ ص۔۲۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ نہر کا پانی اوپر سے آنا منقطع ہو گیا تو اس طرح اوپر سے پانی منقطع ہونے سے اس کے اندر پانی کے جاری رہنے کا حکم تبدیل نہ ہو گا۔ قاضی خان ص۔۳' ج۔۱ عالمگیریہ ص۔۲۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ ایک سوراخ سے پانی نکل رہا ہے اور دوسرے میں داخل ہو رہا ہے اگر کسی نے ان دونوں کے درمیان سے وضو کیا جائز ہے۔ قاضی خان ص۔۳' ج۔۱ عالمگیریہ ص۔۲۱ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھوٹے حوض سے کسی شخص نے نالی کھود لی اور اس میں (اس حوض سے) پانی جاری کر لیا اور (اس جاری پانی سے) وضو کر لیا وہ ایک جگہ اکٹھا ہو گیا

وہاں سے کسی اور نے نالی بنا کر پانی جاری کر لیا اور وضو کر لیا سب کا وضو درست ہے جب کہ ہر دو (پانی کے جمع ہونے کے) مقامات کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ عالم گیری ص۔۲۱ ج۔۱ ردالمختار ص۔۱۸۸ ج۔۱

مسئلہ :۔ نہر کے کنارہ پر لوگوں نے صفیں باندھ کر وضو کیا تو جائز ہے۔ عالم گیری ص۔۲۱ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھوٹے حوض میں ایک جانب سے پانی داخل ہو رہا ہے اور دوسری طرف سے بہہ کر خارج ہو رہا ہے تو اس کی تمام اطراف میں وضو درست ہے۔ عالم گیری ص۔۲۱ ج۔۱ ردالمختار ص۔۱۹۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھوٹے حوض کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں پاک پانی ایک جانب سے داخل ہوا اور دوسری جانب سے بہہ نکلا تو حوض کے پاک ہو جانے کا حکم دیا جائے گا۔ عالم گیری ص۔۲۱ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) پانی کی ٹینکی کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲) بہہ کر نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کی سطح سے پانی خارج ہو کیونکہ اعتبار اوپر کی سطح کا ہے اگر حوض (یا ٹینکی) کے پیندے سے پانی نکلے (جس کے عام طور پر پانی اوپر سے داخل ہوتا اور پیندے کے قریب سے خارج ہوتا ہے) تو ایسی حالت میں جاری نہ ہو گا اور نہ ہی پاک ہو گا۔ شامی ص۔۱۹۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھوٹے ناپاک حوض میں پانی ایک جانب سے داخل ہو رہا ہے اور دوسری جانب سے بہہ کر نہیں نکلا لیکن لوگ مسلسل اس سے چلو بھر رہے ہیں پھر بھی وہ پاک ہو جائے گا۔

وضاحت :۔ مسلسل چلو بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح تسلسل کے ساتھ چلو بھر رہے ہیں کہ پانی کی سطح ساکن نہیں ہوتی۔ عالم گیری ص۔۲۱ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھوٹے حوض میں کسی نے ہاتھ ڈال دیا جس پر نجاست لگی ہوئی

تھی (تو اس کے احکام یہ ہیں)

(۱) پانی ساکن ہے نہ پانی ٹونٹی سے داخل ہو رہا ہے اور نہ کوئی شخص پیالہ وغیرہ سے پانی نکال رہا ہے تو ایسی صورت میں پانی ناپاک ہے۔

(۲) لوگ اس سے پانی مسلسل چلوؤں سے نکال رہے ہیں پانی داخل نہیں ہو رہا تو بھی حوض کا پانی ناپاک ہے۔

(۳) پانی داخل ہو رہا ہے (خود بخود خارج نہیں ہو رہا) اور نہ ہی لوگ اس سے پانی مسلسل چلوؤں سے نکال رہے ہیں تو بھی پانی ناپاک ہے۔

(۴) اگر پانی ٹونٹی سے داخل ہو رہا ہے اور لوگ مسلسل اس سے پانی نکال رہے ہیں تو حوض کا پانی پاک ہے۔ عالم گیری ص۔۲۱ ج۔۱

مسئلہ :۔ مسافر کے پاس پرنالہ کی شکل کوئی چیز موجود ہے اس کے پاس (وضو کے لئے) پانی موجود ہے اسے آئندہ بھی پانی کی ضرورت ہے اور اسے یقین نہیں پانی مل سکے گا تو وہ اس طرح وضو کرے کہ مستعمل پانی پرنالہ کے ایک سرے پر گرے اور دوسرے سرے پر کوئی برتن رکھ لے جس میں پرنالہ سے بہ کر پانی جمع ہوتا رہے اب (اس طرح سے اس برتن میں جمع ہونے والا پانی وضو و غسل کے لئے دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے) کیونکہ وہ طاہر و مطہر ہے۔ عالم گیری ص۔۲۰۔۲۱ ج۔۱' شامی ص۔۱۸۸ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھت پر پاخانہ (وغیرہ نجاست) پڑی ہے بارش ہوئی پرنالہ بہنے لگا' پرنالہ سے گرنے والے پانی کے متعلق حکم کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر نجاست پرنالے کے قریب ہے اور پانی تمام کا تمام یا اس کا اکثر حصہ یا اس کا نصف نجاست سے چھو کر پرنالہ سے گرتا ہے تو پانی ناپاک ہے ورنہ پاک

(۲) اگر نجاست چھت پر مختلف مقامات پر بکھری ہوئی ہے پرنالے کے سرے پر نہیں تو پانی پاک ہو گا ناپاک نہ ہو گا اس کا حکم جاری پانی جیسا ہو گا۔ عالم گیری ص۔۲۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ چھت پر نجاست پڑی ہے بارش ہوئی چھت ٹپکنے لگی وہ پانی کپڑے کو لگ گیا تو جب تک بارش جاری ہے ٹپکنے والے پانی کا حکم جاری پانی کا سا ہے یعنی وہ پاک ہے جب تک نجاست کے اثر کے باعث وہ پانی متغیر نہ ہو (رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہوا ہو) اور جب بارش رک گئی تو اب ٹپکنے والا پانی ناپاک ہے۔ عالم گیری ص۔۲۰ ج۔۱

مسئلہ :۔ جاری پانی میں (نجاست ملنے سے) جب اس کے اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل ہو جائے اور اسے ناپاک قرار دے دیا جائے تو اس کی نجاست کا حکم اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک وصف کی تبدیلی باقی رہے گی اگر اس میں پاک پانی اتنا کثیر مل جائے کہ پانی کے وصف کی تبدیلی باقی نہ رہے تو پانی پھر پاک شمار کیا جائے گا۔ عالم گیریہ ص۔۲۱ ج۔۱

مسئلہ :۔ (نجاست کے باعث جس پانی کا کوئی وصف تبدیل ہو جائے) تو اس وصف کے محض زائل ہونے سے وہ پاک نہ ہو گا ہاں اس میں پاک پانی مل کر اس کو جاری کر دے تو پاک ہو جائے گا۔ شامی ص۔۱۸۹ ج۔۱

مسئلہ :۔ ندیوں (یا نالیوں) میں نجاست بہتی رہتی ہے اور وہ ان کی تہہ میں جم گئی دن کو (جب کہ ان میں نجاست پانی کے ساتھ عام طور پر بہائی جاتی ہے) نجاست کا اثر ظاہر ہوتا ہے تو اس کے ناپاک ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن رات کو جب ان میں بہنے والے پانی میں نجاست کا اثر زائل ہو جائے تو سارا پانی یا اس کا اکثر حصہ تہہ میں بیٹھی ہوئی نجاست سے مل کر گذرے تو پانی نجس ہو گا اور اگر پانی اتنا کثیر ہو کہ اس کا نصف سے کم حصہ نجاست سے مل کر بہہ رہا ہو تو پانی پاک ہو گا۔ شامی ص۔۱۸۹، ج۔۱ عالم گیری ص۔۲۰ ج۔۱

(نوٹ :۔ شامی میں مسئلہ مذکورہ میں پرنالہ کے پانی کی مانند اختلاف مذکور ہے اور عالم گیری میں پرنالہ کے بارے میں ایک قول پر فتویٰ دیا ہے اس کے مطابق اس جزئیہ کا حکم تحریر کیا گیا ہے۔)

مسئلہ:۔ اگر جاری پانی کی رفتار ست ہو تو اس سے وضو کرنے والے کو چاہیے کہ ٹھہر ٹھہر کر وضو کرے۔ شامی ص۔۱۹۰ ج۔۱

فصل ـــــــ دباغت کے مسائل

وضاحت:۔ (دباغت کا معنی ہے کچے چمڑے کو رنگنا) ہر وہ چیز جو چمڑے کو خراب ہونے سے روکے اور کھانے (کی قابلیت) کی حد سے خارج کر دے اس سے دباغت ہو سکتی۔ فتاوی قاضی خان ص۔۱۳ ج۔۱

مسئلہ:۔ مردار کی کھال دباغت حقیقی اور دباغت حکمی کے ساتھ پاک ہو جاتی ہے لیکن خنزیر اور انسان کی کھال پاک نہیں ہوتی۔ نور الایضاح ص۔۶۱

وضاحت:۔ (۱) مردار اگرچہ ہاتھی یا کتا ہو اس کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے کیونکہ ہاتھی اور کتا خنزیر کی مانند نجس العین نہیں۔ مراقی الفلاح الطحطاوی ص۔۸۹، ۹۰

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھی دانت کی کنگھی استعمال فرماتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نجس العین نہیں۔ اگر یہ خنزیر کی مانند ہوتا تو آپ اس کی ہڈی کی کنگھی استعمال نہ فرماتے۔ مراقی الفلاح الطحطاوی ص۔۸۹ ۹۰

(۳) ہر حیوان کا ظاہر پاک ہوتا ہے مرنے سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ زندگی کی حالت میں نجاست ہر جانور کے اندر ہوتی ہے جس کا حکم ظاہر پر نہیں ہوتا جس طرح کہ نمازی کے پیٹ میں نجاست موجود ہوتی ہے لیکن اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا (موت سے وہ اثر ظاہر پر طاری ہو جاتا ہے) جس سے کھال کی اوپر والی طرف بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۴) دباغت حقیقی مختلف قسم کے درختوں کے پتوں، چھالوں اور بیجوں وغیرہ سے کی جاتی ہے۔

(۵) دباغت حکمی مٹی ملنے، دھوپ میں سکھانے اور ہوا میں ڈالنے سے

ہوتی ہے۔ مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۶) دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے کافر کرے یا مسلمان' بچہ کرے یا مجنون' مرد کرے یا عورت (بشرطیکہ دباغت میں کوئی نجس چیز استعمال نہ کی ہو اگر کوئی ناپاک چیز استعمال کی ہو تو دباغت کے بعد اسے پاک کرنا پڑے گا) الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۷) کافر نے دباغت کی ظن غالب ہے کہ اس نے ناپاک چیز سے دباغت کی تو اس کو دھو لیا جائے۔ کھال میں جذب شدہ ناپاک چیز معاف ہے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۸) سنجاب (یا اس کے علاوہ کوئی اور دباغت شدہ کھال) دارالحرب سے درآمد کی یہ یقین ہے کہ اسے مردار کی چربی سے رنگا گیا ہے دھوئے بغیر اس کو پہن کر نماز صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ دباغت سے پاک ہو گئی لیکن مردار کی چربی سے پھر ناپاک ہو گئی اب یہ دھونے سے پاک ہو گی۔ اگر وہ نچوڑے جانے کی صلاحیت رکھتی ہے تو تین دفعہ دھویا جائے گا اور ہر دفعہ دھونے کے بعد مبالغہ سے نچوڑا جائے گا اور اگر نچوڑے جانے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو تو ہر دفعہ دھونے کے بعد اسے رکھا جائے گا یہاں تک کہ پانی کے قطرات ٹپکنا منقطع ہو جائیں تین دفعہ اس طرح دھونے سے وہ کھال پاک ہو جائے گی۔

اگر یقین ہو کہ اسے پاک چیز سے رنگا گیا ہے تو دھوئے بغیر اس کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔

اور اگر شک ہو کہ پاک چیز دباغت میں استعمال ہوئی ہے یا ناپاک تو افضل یہ ہے کہ اسے دھو لیا جائے اگر بغیر دھوئے نماز پڑھی تو جائز ہے کیوں کہ اشیاء کی اصل طہارت ہے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۹) دباغت سے صرف وہ کھالیں پاک ہوتی ہیں جن کی دباغت ہو سکے جو کھالیں دباغت کو قبول ہی نہ کرتی ہوں وہ دباغت سے پاک نہیں ہوتیں جیسے چھوٹے سانپ' چوہے اور حرام گوشت پرندوں کی کھالیں۔ یہ کھالیں ذبح سے بھی

پاک نہیں ہوتیں۔ ذبح سے وہ کھالیں پاک ہوتی ہیں جو دباغت کو قبول کرتی ہوں جو پرندے حلال ہیں ان کا معاملہ ظاہر ہے کہ (ذبح سے ان کی کھال پاک ہو جاتی

ہے) الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰ الدرالمختار ص۔۲۰۳، ج۔۱

(۱۰) سانپ جو کینچلی اتارتا ہے وہ پاک ہوتی ہے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۱۱) دباغت سے کھال کی اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف دونوں پاک ہو جاتی ہیں لہٰذا اس کے دونوں اطراف پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ حلال جانور جب مر جائے تو دباغت کے بعد اس کی کھال پاک ہو جاتی ہے اس کا کھانا حلال نہیں۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۱۲) مردار کا مثانہ، اوجھڑی اور انتڑیاں بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔۲۰۳ ج۔۱

(۱۳) خنزیر نجس العین ہے۔ دباغت سے وہ کھال پاک ہوتی ہے جو اصل کے اعتبار سے پاک ہو (لیکن موت کے باعث ناپاک رطوبتیں اس میں آ جائیں) دباغت ان ناپاک رطوبتوں کو خارج کر دیتی ہے۔ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۹۰

(۱۳) دباغت کے بعد خنزیر کی کھال پانی میں گر پڑی وہ ناپاک ہو جائے گی۔ الفتاوی السراجیہ علی ہامش قاضی خان ص۔۲۳ ج۔۱

(۱۴) انسان اگرچہ کافر ہو اس کی تکریم کے باعث اس کی کھال سے نفع اٹھانا جائز نہیں۔ مسئلہ میں دباغت کے بعد اس کی طہارت کی نفی سے مراد اس کا لازم ہے یعنی نفع اٹھانا ورنہ دباغت کے بعد وہ پاک تو ہو جاتی ہے لیکن اسے کسی طور پر استعمال کر کے نفع اٹھانا جائز نہیں اسی طرح انسانی جسم کے تمام اعضا کا حکم ہے کہ ان سے موت کے بعد نفع نہیں اٹھایا جا سکتا۔ مراقی الفلاح الطحطاوی ص۔۹۰

مسئلہ :۔ شرعی اعتبار سے درست ذبح سے حرام گوشت جانور کی کھال پاک ہو جاتی ہے اس کا گوشت پاک نہیں ہوتا۔ نور الایضاح مراقی الفلاح ص۔۹۱

وضاحت :۔ (۱) شرعی اعتبار سے جو ذبح درست نہ ہو اس سے حرام گوشت جانور کی کھال پاک نہ ہو گی جیسے مجوسی' بت پرست' مرتد' مسلمان کا حالت احرام میں شکار کو ذبح کرنا یا ذبح کے وقت جان بوجھ کر کوئی بسم اللہ ترک کر دے۔ مراقی الفلاح ص۔۹۱ ۔ ردالمختار ص۔۲۰۵ ج۔۱

(۲) ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا کتابی اختیاری ذبح کی صورت میں سینہ اور جبڑوں کے درمیان ذبح کرے اور اضطراری صورت میں جہاں سے بھی زخم لگا کر خون خارج کر دے۔ ذبح کے وقت اللہ کا نام لے یا بھول کر نام نہ لے تو اس حرام گوشت جانور کی کھال پاک ہو جائے گی۔ ردالمختار ص۔۲۰۵ ج۔۱

(۳) خنزیر کی کھال شرعی ذبح سے پاک نہیں ہو سکتی۔ ردالمختار ص۔۲۰۵ ج۔۱

(۴) حلال گوشت جانور کو ذبح کرنے سے اس کا گوشت اور چمڑا دونوں پاک ہو جاتے ہیں۔ نجس العین اور وہ جانور جن کی کھالیں دباغت قبول نہ کرتی ہوں ذبح سے نہ کھال پاک ہوتی ہے اور نہ گوشت' اور حرام گوشت جانور جن کی کھالیں دباغت قبول کر سکتی ہوں ذبح سے ان کی کھالیں پاک ہو جائیں گی گوشت پاک نہ ہو گا۔ ردالمختار ص۔۲۰۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ خنزیر کے سوا باقی مردہ جانوروں کے بال' ہڈیاں' پٹھے' کھر' سینگ' پر' چونچ' ناخن' دودھ' دانت پاک ہیں۔ الدرالمختار ۔ ردالمختار ص۔۲۰۶ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) حیوان کے جسم کا ہر وہ حصہ جس میں خون سرایت کئے ہوئے نہ ہو موت سے ناپاک نہیں ہوتا۔ کیونکہ نجاست خون کے جسم کے اجزاء میں بند رہ جانے کے باعث ہوتی ہے جن اجزائے جسم میں خون پہلے ہی نہیں ان میں موت کے باعث خون بند ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا وہ نجس نہیں

ہوتے۔ نور الایضاح مراقی الفلاح ص۔۹۱

(۲) ان اشیاء کے ساتھ اگر مردار کے جسم کی چکناہٹ موجود ہو تو اس چکناہٹ کے باعث وہ ناپاک ہوں گی۔ الدرالختار۔ ردالمحتار ص۔۲۰۶ ج۔۱

(۳) بال اور پر اگر کاٹ لئے جائیں تو وہ پاک ہیں اور اگر اکھیڑے جائیں تو ان پر چکناہٹ کے باعث وہ ناپاک ہوں گے۔ مراقی الفلاح ص۔۹۱' ردالمحتار ص۔۲۰۶' ج۔۱

(۴) اکھیڑے جانے کی صورت میں بالوں کے وہ سرے جن پر چکناہٹ موجود ہو ناپاک ہیں۔ (باقی پاک ہیں) ناپاک بال ناخن کی مقدار کے برابر پانی میں گر پڑیں تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ ردالمحتار ص۔۲۰۷ ج۔۱

(۵) انسانی جلد یا اس کا چھلکا یا اس کا گوشت ناخن کے برابر پانی میں گر پڑے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اگر کم ہو تو نہیں۔ الدرالختار۔ ردالمحتار ص۔۲۰۷ ج۔۱

(۶) مچھلی کا خون پاک ہوتا ہے کیونکہ وہ درحقیقت خون نہیں' خون خشک ہونے سے سیاہ ہو جاتا ہے اور مچھلی کا خون سفید ہو جاتا ہے۔ الدرالختار۔ ردالمحتار ص۔۲۰۷/۲۰۸ ج۔۱

مسئلہ:۔ کتا نجس العین نہیں ہے لہٰذا اس کی خرید و فروخت اور اجارہ درست ہے۔ کوئی آدمی اگر اس کو مار ڈالے تو مالک کو اس کی قیمت ادا کرے گا اس کی کھال کو رنگ کر کے جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے۔ زندہ کتا کنویں میں گرے اور منہ پانی تک نہ پہنچے اور زندہ نکال لیا جائے تو پانی ناپاک نہ ہو گا اور اگر جسم سے پانی کو جھاڑے تو اس پانی سے کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ اگر کپڑے یا جسم کو کاٹے تو جب تک منہ کی تری ان پر موجود نہ ہو وہ ناپاک شمار نہ ہوں گے۔ اس کے بالوں کی طہارت اور اس کے گوشت کی نجاست میں کوئی اختلاف نہیں۔ الدرالختار ص۔۲۰۸ ج۔۱

فصل ------ کنوئیں کے پانی کے احکام

مسئلہ :۔ احناف کے نزدیک کنواں چھوٹے حوض کے قائم مقام ہے جن چیزوں سے چھوٹے حوض کا پانی فاسد ہو جاتا ہے (ناپاک یا وضو و غسل کے قابل نہیں رہتا) انہی ہی چیزوں سے اس کا پانی بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ گندے پانی کی غرقی کو کنواں بنا لیا۔ اگر اسے اتنا فراخ و وسیع اور گہرا کر لیا جہاں تک نجاست نہیں پہنچتی تو وہ پاک ہو گا اگر صرف گہرا کیا اور اردگرد سے وسیع نہ کیا تو گہرا کیا ہوا حصہ پاک ہو گا اور اس کی وہ اطراف جو نجس تھیں بدستور نجس ہی رہیں گی۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ کنواں ناپاک ہو گیا اسی حالت میں پانی اتر کر ختم ہو گیا پھر پانی نکل آیا تو اب پاک ہو گا۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

وضاحت :۔ پانی کا اتر کر ختم ہو جانا اس کے نکالنے کے قائم مقام ہو جائے گا۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ کنوئیں سے بیس ڈول نکالنے واجب تھے دس ہی نکالے کہ پانی ختم ہو گیا پھر پانی پھوٹ پڑا تو اب مزید پانی نہ نکالا جائے گا۔ کنواں ان دس ڈول نکالنے سے پاک ہو گیا۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ گندے پانی کی غرقی اور کنوئیں کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ نجاست کا اثر کنوئیں میں ظاہر نہ ہو۔ قاضی خان ص۔۵' ج۔۱ درمختار مع شامی ص۔۲۲۱'۲۲۲ ج۔۱

وضاحت :۔ گندے پانی کی غرقی اور کنوئیں کے درمیان فاصلہ کی مقدار کا اعتبار نہیں نجاست نہ پہنچنے کا اعتبار ہے۔ فاصلہ زمین کی سختی اور نرمی کے باعث

کم و بیش ہو سکتا ہے۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

مثلاً کسی نرم جگہ پر گندے پانی کی غرقی اور کنوئیں کے درمیان دس ہاتھ کا فاصلہ ہے اور نجاست کا اثر کنوئیں میں پایا جاتا ہے تو کنواں ناپاک ہے اور کسی سخت جگہ پر دونوں کا فاصلہ ایک ہاتھ لیکن نجاست کا اثر کنوئیں میں نہیں پایا جاتا تو کنواں پاک ہو گا۔ عالمگیریہ ص۔۳۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ باطہارت آدمی، اگر کنوئیں میں ڈول وغیرہ کی تلاش یا ٹھنڈک حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہوا اس کے اعضا پر کوئی نجاست نہیں زندہ نکل آیا تو پانی فاسد نہ ہو گا یعنی وہ پاک ہے اس سے وضو و غسل کیا جا سکتا ہے۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱

مسئلہ :۔ اگر بھیڑ بکری وغیرہ کنوئیں میں گر پڑی (اس کے جسم پر نجاست کا ہونا یقینی نہ ہو) اور زندہ نکال لی گئی تو بھی کنواں پاک ہے۔ قاضی خان ص۔۵، ج۔۱ شامی ص۔۲۱۳ ج۔۱

وضاحت :۔ اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ بیس ڈول نکال دیئے جائیں۔ یہ حکم صرف اطمینان قلب کے لئے ہے (ورنہ کنواں پاک ہے) اسے پاک کرنے کے لئے نہیں۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱ شامی ص۔۲۱۳

مسئلہ :۔ گدھا یا خچر کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکال لئے گئے تو اس کا حکم بھی بھیڑ بکری کا سا ہے۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱ ردالمحتار ص۔۲۱۳ ج۔۱

وضاحت :۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ پانی ان کے منہ تک نہ پہنچا ہو اگر ان کا مونہہ پانی میں ڈوبا ہو تو تمام پانی نکالا جائے گا۔ قاضی خان ص۔۵، ج۔۱ شامی ص۔۲۱۳ ج۔۱

مسئلہ :۔ جن چوپایوں کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسے اونٹ گائے، پرندوں اور بندھی ہوئی مرغی اگر کنوئیں میں گر پڑے تو اس کا حکم بھی بھیڑ بکری کی طرح ہے۔ قاضی خان ص۔۵ ج۔۱ شامی ص۔۲۱۳ ج۔۱

مسئلہ :۔ کھلی مرغی جو گندگی وغیرہ بھی کھاتی ہے نیز گھروں میں رہنے والے جانور جیسے چوہا، بلی، سانپ اگر کنوئیں میں گر پڑیں اور زندہ نکال لئے جائیں تو احتیاطاً" اس سے وضو نہ کیا جائے جب تک دس یا زیادہ (بیس تک) ڈول نہ نکال لئے جائیں۔ اگر بغیر پانی نکالے کسی نے وضو کر لیا تو جائز ہو گا۔ قاضی خان ص ۵ ج ۱

وضاحت :۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ان کے منہ اور جسم پر نجاست کا ہونا یقینی نہ ہو۔ اگر نجاست کے ہونے کا یقین ہو تو سارا پانی نکالا جائیگا۔

مسئلہ :۔ بچہ (جو نجاست و طہارت میں تمیز نہیں رکھتا) نے اپنا ہاتھ کنوئیں کے پانی میں داخل کر دیا تو اس کا حکم یہی ہے۔ قاضی خان ص ۵ ج ۱

مسئلہ :۔ کنوئیں میں نجاست گر پڑی اگرچہ خفیفہ ہو یا پیشاب اور خون کا ایک قطرہ ہی ہو تو سارا پانی نکالا جائے گا۔ درمختار مع شامی ص ۲۱۱

وضاحت :۔ (۱) نجاست خفیفہ اگر بدن یا کپڑے پر لگے تو چوتھائی حصہ تک معاف ہے جس کی تفصیل گذر چکی، پانی کے بارے میں خفیفہ اور غلیظہ کا حکم ایک ہے یعنی نجاست خفیفہ کی قلیل مقدار بھی پانی کو ناپاک کر دیتی ہے۔

(۲) مردہ جانور کے گوشت کا ٹکڑا نجاست ہوتا ہے اگر پانی میں گر پڑے تو پورا پانی نکالنا ضروری ہے۔

مثال :۔ چوہے کی کٹی ہوئی دم کنوئیں میں گر پڑی تو پورا پانی نکالنا واجب ہے۔

اگر دم کے کٹے ہوئے مقام پر موم وغیرہ لگا دی جائے جس سے نجاست کی تری پانی میں نہ ملے تو وہ دم سالم چوہے کے حکم میں ہو گی۔ درمختار مع شامی ص ۲۱۱ ج ۱

(۳) جس پانی میں نجاست خفیفہ مل جائے تو اس پانی کا حکم نجاست خفیفہ کا

نہیں ہوتا۔ شامی ص-۲۱۱ ج-۱ بلکہ نجاست غلیظہ کا سا ہوتا ہے۔

(۴) پہلے گذر چکا کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب نجاست غلیظہ

مسئلہ :۔ جن جانوروں میں خون ہوتا ہے اور وہ پانی میں پیدا نہ ہوئے ہوں اگر کنوئیں میں ڈوب کر مرجائیں اور پھول جائیں یا پھٹ جائیں یا کنوئیں سے باہر مر کر پھول جائیں یا پھٹ جائیں اور پھر کنوئیں میں گر پڑیں تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔ درمختار مع ردالمحتار ص-۲۱۱، ۲۱۲ ج-۱

وضاحت :۔ (۱) کنوئیں سے مراد ایسا کنواں ہے جس میں پانی کی سطح دہ در دہ نہ ہو۔ درمختار مع ردالمحتار ص-۲۱۱ ج-۱ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح علی ہامش طحطاوی ص-۲۱

(۲) پھول جانے سے مراد سوج جانا اور متورم ہونا ہے اور پھٹ جانے سے مراد ٹکڑے ہو جانا ہے۔ ردالمحتار ص-۲۱۲ ج-۱

(۳) جسم سے بال یا پر جھڑ جائیں تو بھی یہی حکم ہے درمختار مع ردالمحتار ص-۲۱۲، ج-۱

(۴) پانی نکالنے سے پہلے مرا ہوا جانور یا نجاست کا نکالنا (اگر نکالنا ممکن ہو) ضروری ہے۔ ردالمحتار ص-۲۱۲ ج-۱

(۵) چوہا وغیرہ پانی سے باہر مر گیا اور سوکھ گیا پھر پانی میں گرا تو بھی سارا پانی نکالا جائے گا۔ درمختار مع ردالمحتار ص-۲۱۱ ج-۱

(۶) جن جانوروں میں بہنے والا خون نہیں ہوتا جیسے کھٹمل، مکھی، بھڑ، بچھو، مکڑی، جوں، پسو وغیرہ نیز وہ جانور جو پانی میں پیدا ہوں کیکڑا، آبی کتا، آبی خنزیر، آبی مینڈک اگر پانی میں مرجائیں تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ آبی مینڈک اور غیر آبی مینڈک میں فرق یہ ہے کہ آبی مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص-۲۳

مسئلہ :۔ مسلمان میت غسل سے قبل کنوئیں میں گر پڑی تو پانی ناپاک ہو جائے گا (اور سارا پانی نکالنا ضروری ہے) اگر غسل کے بعد کنوئیں میں گر پڑی تو کنواں پاک رہے گا۔ درمختار مع ردالمحتار ص۔۲۱۱ ج۔۱

وضاحت :۔ شہید (جسم پر موجود خون سمیت) قلیل پانی (کنوئیں یا چھوٹے تالاب) میں گر پڑا تو وہ ناپاک نہ ہو گا اگر اس کے جسم سے خون بہے اور پانی میں ملے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ عالمگیریہ ص۔۲۴ ج۔۱

مسئلہ :۔ کافر کی میت نہلانے کے بعد یا پہلے کنوئیں میں گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ درمختار مع ردالمحتار ص۔۲۱۱ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) موت سے انسان کا جسم ناپاک ہو جاتا ہے۔ مومن غسل سے پاک ہو جاتا ہے۔ کافر غسل کے باوجود ناپاک ہی رہتا ہے۔ ردالمحتار ص۔۲۱۲ ج۔۱

(۲) حمل ساقط ہوا اگر پیدائش کے وقت رویا چلایا (یا زندگی کے آثار محسوس ہوئے) تو اس کا حکم بڑے آدمی کی مانند ہے۔ (یعنی والدین یا ان میں سے کوئی ایک مومن ہے تو وہ غسل کے بعد پاک ہو جائے گا ورنہ ناپاک ہی رہے گا اگرچہ نہلایا جائے) اور اگر نہ رویا چلایا تو ناپاک ہے اگرچہ غسل دیا جائے۔ شامی ص۔۲۱۲ ج۔۱

(۳) مسلمان میت کو غسل سے پہلے یا کافر میت کو غسل سے پہلے یا بعد اٹھائے ہوئے نماز ادا کی نماز نہ ہو گی۔ شامی ص۔۲۱۱،۲۱۲ ج۔۱

مسئلہ :۔ اگر کوئی ناپاک چیز جیسے ناپاک کپڑا یا لکڑی کنوئیں میں گر کر گم ہو جائے تلاش کے باوجود نہ مل سکے تو ایسی صورت میں پانی اتنا نکالیں کہ کنوئیں میں موجود پانی سے آدھا ڈول ہی بھر سکے۔ ردالمحتار ص۔۲۱۲ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) اگر نجاست (مثلاً مردار گوشت کا ٹکڑا وغیرہ) کنوئیں میں گر

کر گم ہو جائے تو بھی حکم یہی ہے۔ التحریر المختار علی ردالمحتار ص ۲۷، ج ۱

(۲) اگر (پورا پانی نکالنا ممکن نہ ہو کہ) نکالنے سے پانی بڑھتا رہے تو ایسی صورت میں نجاست کے وقت جتنا پانی کنوئیں میں موجود تھا اتنی مقدار پانی کی نکالنا واجب ہے۔ اگر اتنی مقدار نکالنے کے بعد اتنا پانی بچ رہے کہ ڈول پورا بھر جائے یا اتنا زیادہ ہو کہ دس ڈول اوپر نیچے رکھے ہوئے اس میں ڈوب جائیں تو کنواں پاک ہے۔ جدالمختار علی ردالمحتار ص ۱۳۵ ج ۱

(۳) پانی کا مسلسل نکالنا طہارت کے لئے شرط نہیں۔

مثال:۔ کنوئیں سے کل پانی نکالنا واجب تھا۔ ایک دن کچھ پانی نکالا اگلے روز پھر اتنا ہی ہو گیا جتنا نکالنے کے آغاز پر تھا تو اب (سارا پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ناپاکی کے وقت جتنا پانی تھا اس سے پہلے روز کا نکالا ہوا پانی منہا کر کے) باقی پانی نکالا جائے۔ درمختار مع شامی ص ۲۱۳۔۲۱۴ ج ۱

مسئلہ:۔ جتنا پانی نکالنا واجب تھا نکال دیا گیا تو اب ڈول، رسی، چرخی، پانی نکالنے والے ہاتھ (وغیرہ) سب پاک ہو گئے۔ شامی ص ۲۱۴ ج ۱

وضاحت:۔ جب کسی چیز کی نجاست کسی دوسری چیز کی نجاست کے تابع ہو اگر اصل پاک ہو جائے تو تابع چیز بھی پاک ہو جائے گی اس کی کئی ایک مثالیں ہیں چند ایک درج ذیل ہیں۔

مثال (۱) مٹکے میں شراب ہو تو مٹکا شراب کی وجہ سے ناپاک ہے اگر وہ شراب سرکہ بن جائے تو سرکہ چونکہ پاک ہے لہٰذا برتن بھی پاک ہو جائے گا۔ شامی ص ۲۱۴ ج ۱

مثال (۲) استنجاء کے وقت محل نجاست کی نجاست کے باعث ہاتھ نجس ہوا جب دھونے کے بعد محل نجاست پاک ہوا تو تبعاً ہاتھ بھی پاک ہو جائے گا۔ شامی ص ۲۱۴ ج ۱

مثال (۳) ہاتھ پر تر نجاست تھی لوٹے کے دستہ کو پکڑا وہ بھی ناپاک ہو گیا

جب ہاتھ پر تین بار پانی بہایا اور وہ پاک ہو گیا تو ہاتھ میں تھاما ہوا دستہ بھی پاک ہو گیا۔ شامی ص۔ ۲۱۳

مسئلہ :۔ کنوئیں میں اونٹ یا بکری کی مینگنیاں گر پڑیں اگر وہ کثیر تعداد میں ہیں تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اگر قلیل تعداد میں ہوں تو پاک رہے گا۔ عالم گیریہ ص۔ ۲۳ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) کثیر اس وقت شمار ہوں گی جب دیکھنے والا انہیں کثیر سمجھے۔ عالم گیریہ ص۔ ۲۳ ج۔۱ شامی ص ۲۲۱ ج ۱

(۲) سالم، ٹوٹی ہوئی، تر اور سوکھی ہوئی سب کا حکم ایک ہے۔ عالم گیریہ ص۔ ۲۳، ج۔۱ شامی ص۔۲۲۱ ج۔۱

(۳) لید، گوبر اور مینگنیوں کا حکم یکساں ہے۔ عالم گیریہ ص۔ ۲۳، ج۔۱

(۴) صحراؤں اور شہروں کے کنوؤں کا حکم ایک جیسا ہے۔ عالم گیریہ ص۔ ۲۳، ج۔۱ شامی ص۔۲۲۱ ج۔۱

(۵) مسئلہ۔ اور وضاحتوں میں مندرج اشیاء (لید اور گوبر) اگرچہ نجس ہیں لیکن کنوئیں کے پاک ہونے کا حکم ضرورت کی بنا پر ہے۔ جہاں جہاں ضرورت اور ابتلائے عام ہو گا ان کی موجودگی کے باوجود چیز کی نجاست کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

مثال ۔ دودھ دوہتے وقت دودھ میں بکری نے چند مینگنیاں کر دیں ان کے ٹوٹنے اور دودھ میں ان کا رنگ شامل ہونے سے قبل نکال دی گئیں تو دودھ پاک ہے۔ اگر دودھ میں پھٹ گئیں یا دودھ میں ان کا رنگ شامل ہو گیا تو دودھ ناپاک ہو جائے گا۔ در مختار ۔ رد المحتار ص۔۲۲۱ ج۔۱

مسئلہ :۔ کبوتر، چڑیا وغیرہ پرندوں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے نیز شکاری پرندوں کی بیٹ اور چوہے اور بلی کا پیشاب اگر کنوئیں میں پڑ جائیں تو کنواں ناپاک نہ ہو گا۔ ناپاک غبار کے پڑنے سے بھی کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ در مختار مع

ردالمحتار ص۔۲۲۰ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) مرغی اور بطخ کی بیٹ کا یہ حکم نہیں۔

(۲) بلی کا پیشاب اگر برتن کو لگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اگر کسی اور چیز کو لگے تو معاف ہے۔ شامی ص۔۲۲۰ ج۔۱

(۳) چوہا بلی سے بھاگ رہا تھا یا بلی کتے سے بھاگ رہی تھی یا بھیڑ بکری درندے سے بھاگ رہے تھے کہ کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکال لئے گئے تو کنواں ناپاک نہ ہو گا۔ درمختار شامی ص۔۲۱۴ ج۔۱ ہاں تسکین قلب کے لئے چند ڈول نکال دیئے جائیں جن کی تفصیل مذکور ہو چکی۔

مسئلہ :۔ ناخن کی مقدار کے برابر انسانی گوشت یا چمڑا پانی میں گر پڑا تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے اگر اس سے کم ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ اگر انسانی ناخن گرے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۲

مسئلہ :۔ (پانی یا) کسی مائع میں مرغی کے پیٹ سے تازہ انڈا یا بکری کے پیٹ سے اس کا بچہ گر پڑے اگرچہ ان پر رطوبت ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۳

وضاحت :۔ (۱) اگر ان پر کسی نجاست کا ہونا یقینی ہو تو پانی وغیرہ ناپاک ہو جائے گا۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۳

(۲) امام اعظم قدس سرہ کے نزدیک ان کے مخرج کی رطوبت ناپاک نہیں ہوتی۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۳

(۳) مرغی کے انڈے اگر بغیر دھوئے ابال لئے جائیں تو برتن اور پانی ناپاک نہ ہو گا اگر ان پر کوئی نجاست بیٹ یا خون وغیرہ ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ کنوئیں میں چوہا، چڑیا، مولہ، بھجنگا اور چھپکلی میں کوئی سا جانور گرا اور مرگیا تو بیس سے تیس ڈول پانی نکالا جائے گا۔ قدوری ص۔۱۱

وضاحت :۔ (۱) بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس نکالنا مستحب ہے۔ شرح نقایہ ملا علی قاری و شرح نقایہ الیاس ص۔۵۳ ج۔۱

(۲) مردہ جانور پہلے نکالا جائے پھر پانی نکالا جائے اگر مردہ جانور پانی میں ہو اور پانی نکال دیا جائے تو کنواں پاک نہ ہو گا۔ مراقی الفلاح و طحطاوی ص۔۲۲

(۳) مذکورہ بالا حکم تب ہے جب جانور مرنے کے بعد پھولا یا پھٹا نہ ہو اگر پھول یا پھٹ جائے تو اس کا حکم مذکور ہو چکا کہ سارا پانی نکالا جائے گا۔

(۴) جو جانور جسم میں ان جانوروں کی مانند ہو اس کے مرنے کی صورت میں اتنا ہی پانی نکالا جائے گا۔

(۵) جو جانور پانی سے باہر مر جائے اور بعد میں کنوئیں میں گر پڑے اس کا حکم بھی یہی ہے۔ عالم گیری ص۔۲۴ ج۔۱

(۶) ان جانوروں کے جسم کا کٹا ہوا کوئی حصہ جس پر اس کے جسم کی نجس رطوبت خون وغیرہ لگا ہو کنوئیں میں گرے یا وہ جانور زخمی ہوں تو سارا پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ :۔ اگر کنوئیں میں کبوتر، مرغی اور بلی میں سے کوئی جانور گر کر مر جائے تو چالیس سے پچاس ڈول پانی نکالا جائے گا۔ قدوری ص۔۱

وضاحت :۔ (۱) بعض کتب میں مذکورہ بالا صورت میں چالیس سے ساٹھ ڈول نکالنے کا حکم ہے۔ ملاحظہ ہو منیتہ المصلی اور اس کی شرح صغیری و کبیری ص۔۱۵۷، نقایہ اس کی شرح از ملا علی قاری و ملا الیاس ص۔۵۳ مراقی الفلاح و طحطاوی ص۔۲۲

(۲) مذکورہ بالا صورتوں میں چالیس ڈول نکالنا واجب اور پچاس یا ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے۔ مراقی الفلاح علی ہامش طحطاوی ص۔۲۲

نوٹ :۔ مسئلہ بالا کی وضاحت ۲ تا ۶ کا تعلق اس مسئلہ کے ساتھ بھی ہے۔

مسئلہ :۔ کنوئیں میں اگر کتا، بکری یا آدمی ڈوب کر مر جائے تو سارا پانی نکالا جائے گا۔ قدوری ص۔۱

مسئلہ :۔ جو جانور جسامت میں چوہے اور مرغی کے درمیان ہیں وہ چوہے کے حکم میں ہیں اور جو مرغی اور بکری کے درمیان میں ہیں وہ مرغی کے حکم میں ہیں۔ عالم گیریہ ص۔۲۴ ج ۱۔

وضاحت :۔ (۱) کنوئیں سے پانی نکالنے کے حکم کے لئے مرنے والے جانوروں کی تین جسامتیں معیار ہیں۔ (الف) چوہا یا اس کے قریب جسامت والا جانور ــــــ بیس سے تیس ڈول' (ب) مرغی اور اس کے قریب جسامت والا جانور ــــــ چالیس تا ساٹھ ڈول' (ج) بکری اور اس سے بڑا جانور ــــــ سارا پانی

(۲) جو جانور دو جسامتوں کے درمیان کی جسامت کا ہے اس کا حکم کم جسامت والے جانور کا سا ہو گا۔ عالم گیریہ ص۔۲۴ ج ۱۔

(مثال) (۱) جو جانور جسامت میں چوہے سے بڑا اور مرغی سے چھوٹا ہو اس کا حکم چوہے جیسا (۲۰ تا ۳۰ ڈالنے کا) ہوگا۔ عالم گیریہ' ص ۲۴۔ ج ۱۔

مثال (۲) جو جانور جسامت میں مرغی سے بڑا اور بکری سے چھوٹا ہو اس کا حکم مرغی جیسا (۴۰ تا ۶۰ ڈول نکالنے کا) ہو گا۔ عالم گیریہ ص۔۲۴' ج ۱۔

مسئلہ :۔ چوہا اور بلی دونوں کنوئیں میں گرے اور مر گئے تو بلی کے حکم میں ہوں گے (یعنی ۴۰ سے ۶۰ ڈول نکالے جائیں گے) البحرالرائق و منحتہ الخالق ص۔۱۱۹ ج ۱۔

وضاحت :۔ ایسی صورت میں چھوٹے جانور کا حکم بڑے جانور کے حکم میں داخل ہو جائے گا۔ البحرالرائق ص۔۱۱۹ ج ۱۔ یعنی اس کا اپنا حکم نہیں ہو گا صرف بڑے جانور کا حکم ہو گا۔

مسئلہ :۔ دو چوہے ایک چوہے کے حکم میں ہیں۔ تین سے پانچ تک بلی کے حکم میں ہیں۔ چھے (اور اس سے زائد) کتے کے حکم میں ہیں۔ دو بلیاں ایک بکری کے حکم میں ہیں۔ البحرالرائق و منحتہ الخالق ص۔۱۱۹ ج ۱۔ ردالمحتار ص۔۲۱۷

مسئلہ :۔ اگر کسی کنوئیں کا کوئی مخصوص ڈول ہے تو اسی سے مطلوبہ تعداد نکالی جائے گی اور اگر مخصوص ڈول نہ ہو تو ایسا ڈول مراد ہے جس میں ایک صاع (تقریباً سوا سیر) پانی سما سکے۔ درمختار مع ردالمحتار ص۔۲۱۷

مسئلہ :۔ کنواں پاک کرنے کے لئے شرعًا مقرر ڈول سے بڑا یا چھوٹا ڈول استعمال کیا گیا تو اتنے ڈول نکالے جائیں کہ شرعًا مقررہ ڈول کی مقدار پانی نکل جائے۔ درمختار مع ردالمحتار ص۔۲۱۷ ج۔۱

مثال (۱) کنوئیں کا مخصوص ڈول دو سیر کا ہے۔ اس میں چوہا مرگیا ایسے ڈول سے پانی نکالا جس میں صرف ایک سیر پانی سماتا ہے تو اب چالیس سے ساٹھ ڈول نکالے جائیں گے۔

مثال (۲) کنوئیں کا مخصوص ڈول دو سیر کا ہے۔ اس میں چوہا مرگیا ایسے بڑے ڈول سے پانی نکالا جس میں چالیس سیر یا زیادہ پانی سما جاتا ہے تو اب ایک ڈول نکالنا کفایت کرے گا۔ ردالمحتار ص۔۲۱۷ ج۔۱

مسئلہ :۔ کنوئیں کے پاک ہونے کے لئے ہر ڈول کا (لبالب بھرا ہوا نکلنا شرط نہیں بلکہ) نصف سے زائد بھرا ہونا کافی ہے۔ درمختار مع ردالمحتار ص۔۲۱۷ ج۔۱

وضاحت :۔ بعض اوقات ڈول ایک جانب جھکا ہوتا ہے بعض اوقات اس میں سوراخ ہوتے ہیں ان سے پانی بہتا رہتا ہے اور بعض اوقات ہچکولوں کے باعث پانی گر جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ کنوئیں میں کوئی جانور مرا ہوا پایا گیا جو کہ پھولا یا پھٹا ہوا نہیں ہے یا ایسا جانور پایا گیا جو مرنے کے بعد پھول یا پھٹ چکا ہے اور معلوم نہیں کہ کب وہ گرا ہے تو جب سے کنوئیں میں وہ دیکھا گیا اس وقت سے کنواں ناپاک شمار ہو گا اسی پر فتوی ہے۔ درمختار مع ردالمحتار ص۔۲۱۹ ج۔۱ اور اسی میں لوگوں کے لئے نرمی ہے۔ جدالمحتار ص۔۱۳۸ ج۔۱

مسئلہ :۔ کنوئیں سے سارا پانی نکالنا واجب ہو گیا لیکن سارا پانی نکالنا ناممکن یا

مشکل ہے کیونکہ کنواں چشمہ دار ہے تو اب نکالنے کی ابتداء کے وقت جتنا پانی موجود تھا اتنی مقدار پانی کی نکالنا کافی ہے۔ اس کے بارے مین دو عادل مردوں کے قول کا اعتبار کیا جائے گا جنہیں پانی کی مقدار کی پہچان میں بصیرت ہو۔ ردالمحتار ص۔۲۱۴ ج۔۱ عالم گیریہ ص۔۲۴ ج۔۱

مثال کے طور پر وہ کہیں کہ اس کنوئیں میں ایک ہزار ڈول پانی ہے تو ہزار ڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ ردالمحتار ص۔۲۱۴ ج۔۱

فصل ---- تحری کا بیان

وضاحت:۔ (۱) لغت میں تحری کے معانی یہ ہیں قابل استعمال کو طلب کرنا۔ دو چیزوں میں سے اولیٰ کو طلب کرنا۔ تحری الامر' قصد کرنا' فضیلت دینا' تحری بالمکان' ٹھہرنا' مصباح اللغات ص۔۱۴۹

(۲) باب طہارت میں تحری سے مراد پاک اور ناپاک کی پہچان کے لئے پوری کوشش اور ہمت صرف کرنا ہے طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۰

مسئلہ:۔ پاک اور ناپاک پانی کے برتن آپس میں مل گئے اس طرح کہ پاک اور ناپاک برتنوں کی پہچان نہ رہے۔ تو اگر پاک پانی کے برتنوں کی تعداد ناپاک پانی والے برتنوں سے زائد ہے تو وضو اور غسل کے لئے تحری کی جائے گی اور اگر ناپاک پانی کے برتنوں کی تعداد پاک پانی کے برتنوں سے زائد ہے تو تحری نہ کی جائے گی۔ لیکن پانی پینے کے لئے دونوں صورتوں میں تحری کی جائے گی۔ خواہ پاک برتنوں کی تعداد زیادہ ہو یا ناپاک برتنوں کی تعداد زیادہ ہو۔ نور الایضاح و مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۲۰

وضاحت:۔ (۱) اگر پاک پانی کے برتنوں کی تعداد زیادہ ہو تو وضو اور غسل کے

لئے تحری کی جائے گی۔(یعنی جس شخص کو ایسی صورت درپیش ہو وہ خوب غور و فکر کرے گا غور و فکر کے بعد جن برتنوں کے متعلق اس کا غالب گمان ہو کہ یہ پاک پانی والے برتن ہیں ان سے وضو اور غسل کرے) مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۲۰

انسب یہ ہے کہ سب پانی گرادے اور تیمم کرے۔ الاشباہ والنظائر مع الحموی ص۔۱۴۶/ج۱

یہ بھی انسب ہے کہ دونوں قسم کے پانی کو ملا دے اور چوپایوں کے پینے کے کام آئے۔ مراقی الفلاح ص۔۲۰

(۲) اگر پاک پانی کے برتن ناپاک پانی کے برتنوں سے زیادہ نہ ہوں بلکہ دونوں قسم کے برتن تعداد میں برابر ہوں یا ناپاک پانی کے برتن تعداد میں پاک پانی کے برتنوں سے زیادہ ہوں تو وضو اور غسل کے لئے تحری نہیں کی جائے گی بلکہ ان کو ناپاک شمار کیا جائے گا اور ان کی موجودگی کے باوجود تیمم کا حکم دیا جائے گا۔ ایسی صورت میں اگر آدمیوں کے پینے کے لئے اس پانی کی ضرورت نہیں تو اس سارے پانی کو گرایا جا سکتا ہے۔ یا اسے چوپایوں کے پینے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۲۰، الاشباہ والنظائر ص۔۱۴۶ ج۔۱

مسئلہ :۔ تین آدمیوں نے پانی کے تین برتن پائے جن میں سے ایک برتن ناپاک ہے (اور دو پاک ہیں) ہر آدمی نے تحری کر کے ایک ایک برتن سے وضو کر لیا (یعنی تینوں آدمیوں نے تین مختلف برتنوں سے وضو کر لیا) ان میں سے ہر ایک اگر اپنی اپنی نماز منفرد طور پر پڑھے تو سب کی نماز درست ہو گی۔ مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۲۰

وضاحت :۔ (۱) تین برتنوں اور تین آدمیوں کی قید اتفاقی ہے۔ یہ تعداد کوئی سی ہو سکتی ہے۔ طحطاوی ص۔۲۰

(۲) ایسے آدمیوں کی آپس میں ایک دوسرے کی اقتداء درست نہیں کیونکہ

جس پانی سے ہر دوسرے نے وضو کیا وہ پہلے کے نزدیک ناپاک تھا تو ان میں کسی ایک کا امام بننا اس طرح ہو گا گویا کہ مقتدیوں نے بے وضو امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ طحطاوی ص۔۲۰

مسئلہ :۔ سفر میں اس کے برتن ہم سفروں کے برتنوں سے یا اس (کا کھانا) روٹی (وغیرہ) ان کے کھانوں سے مل گئے، اور ساتھی بھی پاس نہیں ہیں تو حالت اختیار میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ اسے تحری کی اجازت ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ اپنے ساتھیوں کے آنے کا انتظار کرے لیکن جب حالت اضطرار ہو تو اب تحری کرے (ساتھیوں کے واپس آنے کا انتظار نہ کرے) طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۰ الاشباہ والنظائر ص۔۱۴۶ ج۔۱

مسئلہ :۔ پاک کپڑے ناپاک کپڑوں میں مل گئے۔ پاک کپڑے ناپاک کپڑوں سے تعداد میں زیادہ ہوں یا کم دونوں صورتوں میں تحری کرے (تحری کے بعد جو کپڑا پاک قرار پائے اس سے نماز پڑھے) اگر تحری کے بعد ایک نماز ادا کر لی دوسری نماز کے وقت اس کی تحری میں دوسرا کپڑا پاک قرار پایا اور جس کپڑے سے پہلے نماز ادا کی تھی وہ ناپاک قرار پایا تو اس کی دوسری تحری درست نہ ہو گی (یعنی اس کا اعتبار نہ ہو گا پہلی تحری کے وقت جو کپڑا پاک قرار پایا وہی پاک شمار ہو گا) نور الایضاح مع مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۲۰، الاشباہ و النظائر ص۔۱۴۶، ج۔۱

وضاحت :۔ (یہی حکم برتن کے بارے میں ہے۔ یعنی) اگر تحری سے ایک برتن پاک قرار دیا پھر دوبارہ تحری سے دوسرا برتن پاک قرار دیا تو دوسری تحری کا اعتبار نہیں بلکہ پہلا برتن پاک شمار ہو گا دوسری تحری سے اسے ناپاک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۔۲۰

مسئلہ :۔ قبلہ کی سمت معلوم نہیں اور نہ ہی کوئی پاس موجود ہے جس سے پوچھ لے تو اب نماز پڑھنے کے لئے جہت قبلہ متعین کرنے کے لئے تحری کرے۔ اگر

ایک بار تحری کے بعد اس کی تحری اسی نماز میں، یا دوسری نماز میں تبدیل ہو تو تحری کے مطابق اپنے رخ کو تبدیل کرتا رہے۔ مراقی الفلاح و طحطاوی ص۔۲۰

تیمم

مسئلہ :۔ تیمم امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے خصائص سے ہے۔ اس میں دو طرح سے رخصت ہے۔

(۱) مٹی کو جو بظاہر تلویث کا باعث ہے۔ اللہ رب العزت نے (اپنے کرم سے) طہارت کا ذریعہ بنا دیا۔

(۲) تیمم میں تمام اعضائے غسل اور وضو پر مسح نہیں بلکہ ان اعضاء کے ایک حصہ پر اقتصار کیا گیا ہے۔ (یعنی چہرے اور بازوں پر مسح کرلو مکمل طہارت حاصل ہو جائے گی) مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۔۶۰

مسئلہ :۔ تیمم کا لغوی معنے مطلقاً قصد ہے۔ (خواہ باعظمت شے کا قصد ہو خواہ حقیر چیز کا قصد ہو) لیکن حج معظم شی کی جانب قصد کو کہتے ہیں تیمم کا شرعی مفہوم یہ ہے۔ "پاک کرنے والی مٹی سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا" قصد اور رادہ اس کے لئے شرط ہے۔ مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۶۰

وضاحت :۔ ناپاک زمین جب خشک ہو جائے (تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ چوں کہ مطہر یعنی پاک کرنے والی) نہیں اس لئے اس سے تیمم جائز نہیں۔ الطحاوی ص۔۶۰

مسئلہ :۔ تیمم کا حکم اپنے اصل کے حکم کی مانند ہے۔ تیمم قائم مقام اور نائب ہے اس کا اصل پانی کے ساتھ طہارت یعنی وضو اور غسل ہے)۔ یعنی اس کا دنیوی حکم یہ ہے کہ جو عمل اس کے بغیر ناجائز تھا اس کی موجودگی میں جائز ہو جاتا

ہے۔ اور اس کا آخرت سے تعلق رکھنے والا حکم یہ ہے۔ کہ وضو اور غسل کرنے کی طرح اس پر بھی ثواب ملے گا۔ الطحطاوی ص۔۶۰

مسئلہ :۔ تیمم کے مقامات (چہرے اور دونوں ہاتھوں) کا مسح کے ساتھ پورا گھیرنا (یعنی ان کا کوئی حصہ مسح سے چھوٹنے نہ پائے) اس کا رکن ہے۔ الطحطاوی ص۔۶۰

مسئلہ :۔ (بعض صورتوں میں یہ فرض ہے جیسے) نماز کی ادائیگی کے لئے یہ فرض ہے (بعض صورتوں میں جیسے) بے وضو کے لئے مسجد میں داخل ہونے کے لئے مستحب ہے اور ان صورتوں میں واجب جن میں وضو واجب ہے۔ الطحطاوی ص۔۶۰

وضاحت :۔ طواف کعبہ کے لئے با وضو (با طہارت) ہونا واجب ہے۔ نور الایضاح و مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۴۵

فصل ـــــ تیمم کی شرائط

وضاحت :۔ وہ شے جو کسی کی ماہیت میں داخل نہ ہو لیکن اس کا وجود اس پر موقوف ہو جیسے نماز کے لئے طہارت، ستر عورت وغیرہ کہ نماز کی ماہیت میں داخل نہیں کیونکہ نماز کی ماہیت کے اجزاء قیام، رکوع، سجود، وغیرہ ہیں لیکن طہارت اور ستر عورت وغیرہ کے بغیر نماز نہیں ہو گی۔

وضاحت :۔ (۱) (تیمم کے درست ہونے کے لئے نیت شرط ہے لیکن وضو اور غسل اگر بغیر نیت طہارت کے کر لئے تو ہو جائیں گے حدث زائل ہو جائے گا) کیوں کہ مٹی (کا استعمال) تلویث کا باعث ہے (شریعت نے بوقت ضرورت اسے

مطہر یعنی پاک کرنے والی قرار دیا ہے تو) اس کے مطہر ہونے کے لئے نیت کی ضرورت ہے (اسی لئے شریعت مطہرہ نے تیمم کے درست ہونے کے لئے نیت کو شرط قرار دیا ہے) اور پانی کو اللہ تعالیٰ نے مطہر تخلیق فرمایا ہے۔ (اس لئے اس کا استعمال جس طرح سے بھی کیا جائے گا۔ یعنی طہارت کی نیت کے ساتھ یا نیت کے بغیر وہ مطہر ہی ہو گا اسی وجہ سے وضو اور غسل کے درست ہونے کے لئے نیت شرط نہیں) مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۶۰

(۲) وضو اور غسل میں اگر طہارت کی نیت کرلے تو باعث ثواب ہے اگر نیت نہ کی تو ثواب نہ ہو گا اگرچہ وضو اور غسل ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ نیت کی شرعی حقیقت یہ ہے "کسی کام کے کرنے کا پختہ دلی ارادہ" نور الایضاح و مراقی الفلاح علی ہامش الطحطاوی ص۔۶۰

وضاحت :۔ نیت کے دوست ہونے کے لئے زبان سے کہنا شرط نہیں ہاں زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے تاکہ زبان اور دل کی موافقت ہو جائے۔

مسئلہ :۔ تیمم کے لئے نیت اس وقت شرط ہے جب تیمم کرنے کی چیز پر ہاتھ مارے اگر اس کے اعضائے تیمم پر غبار موجود ہے تو جب اعضا کا ہاتھوں سے مسح کرنے لگے اس وقت نیت تیمم شرط ہے۔ مراقی مع الطحطاوی ص۔۶۰

مسئلہ :۔ نیت کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے کیوں کہ نیت سے فعل ثواب کا باعث ہوتا ہے کافر ثواب سے محروم ہے (فعل کا باعث ثواب ہونا ایمان سے مشروط ہے۔ اسی لئے ہر کار خیر سے قبل نیت کے معتبر ہونے کے لئے اسلام شرط ہے)

مسئلہ :۔ جو تیمم درج ذیل تین نیتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کیا جائے اس سے نماز پڑھنا درست ہے۔

(ا) طہارت حاصل کرنے کی نیت سے تیمم کیا۔

(۲) نماز کے مباح کرنے کی نیت سے تیمم کیا۔
(۳) وہ فعل جو عبادت مقصودہ ہو اور طہارت کے بغیر وہ درست نہ ہو اس کی نیت سے تیمم کیا۔ نور الایضاح

وضاحت :- (۱) طہارت نماز کے لئے مشروع ہے نماز کے درست اور مباح ہونے کے لئے یہ شرط ہے۔ تو طہارت حاصل کرنے کی نیت سے تیمم در حقیقت نماز کے مباح کرنے کی نیت سے تیمم ہوا۔ مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۔۶۰
(۲) جس حدث سے طہارت حاصل کرنا مقصود ہے نیت میں اس کی تعیین تیمم کے درست ہونے کے لئے شرط نہیں۔ مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۔۶۰
حتی کہ کسی جنبی نے وضو کی نیت سے تیمم کیا تو وہ تیمم جنابت سے بھی کفایت کرے گا۔ الطحاوی ص۔۶۰
(۳) استباحت نماز اور حصول طہارت کی نیت در حقیقت رفع حدث کی نیت ہے۔ کیونکہ نہ نماز، رفع حدث کے بغیر درست ہے اور نہ ہی رفع حدث کے بغیر طہارت حاصل ہوتی ہے۔ الطحاوی ص۔۶۱
(۴) عبادت مقصودہ وہ عبادت ہوتی ہے جو کسی اور عبادت کے ضمن میں بطور تبعیت واجب نہ ہوئی ہو بلکہ ابتداء ہی سے وہ فعل اللہ تعالیٰ کے تقرب کا باعث ہو عبادت مقصودہ کی مثال نماز ہے۔ اور عبادت غیر مقصودہ کی مثال قرآن مجید کا چھونا ہے۔ قرآن مجید کا چھونا تلاوت کے تابع عبادت ہے اپنی ذات کے اعتبار سے یہ عبادت نہیں کیونکہ قرآن مجید کا صرف چھونا وہ فعل نہیں جو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا باعث ہو۔ مراقی الفلاح الطحطاوی ص۔۶۱
(۵) عبادت مقصودہ جو طہارت کے بغیر درست نہیں اس کی چند مثالیں یہ ہیں۔ نماز، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت، جنبی کے لئے قرآن مجید کی تلاوت، حیض یا نفاس سے فراغت کے بعد تلاوت قرآن مجید۔ مراقی الفلاح علی ہامش الطحاوی ص۔۶۱
مندرجہ بالا عبادات میں سے کسی ایک کے ادا کرنے کی نیت سے تیمم کر

لیا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۶) اگر کسی نے درج بالا تین نیتوں میں سے تیمم کے وقت کوئی نیت نہ کی بلکہ صرف تیمم کی نیت کر لی تو اس تیمم سے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ نور الایضاح۔مراقی الفلاح علی حاشیہ الطحطاوی ص ۶۱۔

(۷) درج ذیل صورتوں میں کئے ہوئے تیمم سے نماز ادا کرنا درست نہیں۔

(۱) بے وضو نے تلاوت قرآن مجید کی نیت سے تیمم کیا۔

وضاحت :۔ تلاوت قرآن مجید اگرچہ عبادت مقصودہ ہے لیکن اس کے درست ہونے کے لئے حدث اصغر سے طہارت شرط نہیں۔ اگر جنبی تلاوت قرآن مجید کی نیت سے تیمم کرے تو اس سے نماز درست ہے کیونکہ تلاوت قرآن مجید کے جائز ہونے کے لئے حدث اکبر سے طہارت شرط ہے۔

(۲) جنبی آدمی قرآن مجید چھونے یا دخول مسجد کی نیت سے تیمم کرے۔

وضاحت :۔ یہ دونوں عمل اپنی ذات کے اعتبار سے عبادت نہیں بلکہ دیگر عبادات مقصود جیسے تلاوت قرآن مجید اور نماز کی ادائیگی انتظار برائے نماز یا اعتکاف کے تابع ہونے کے باعث عبادت میں شامل ہیں۔

(۳) زیارت قبور' اذان پڑھنے' اقامت کہنے' سلام کہنے' سلام کا جواب دینے' کسی کو تعلیم دینے' اسلام قبول کرنے کی نیت سے تیمم کرے۔

وضاحت :۔ یہ اعمال صالحہ اگرچہ عبادت مقصودہ ہیں لیکن یہ ایسے اعمال نہیں جن کے درست ہونے کے لئے طہارت شرط ہو۔ بغیر طہارت بھی یہ اعمال صالحہ بجا لائے جا سکتے ہیں۔ نیز اسلام قبول کرنے سے قبل وہ نیت کا اہل نہیں اور تیمم بغیر نیت کے درست نہیں۔

(۴) سجدہ شکر ادا کرنے کی نیت سے تیمم کرے۔

وضاحت :۔ حضرت امام اعظم اور حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہما کے

نزدیک یہ عبادت مقصودہ نہیں۔ نور الایضاح۔ مراقی الفلاح۔ الطحاوی ص ۶۱

(۸) (طہارت کے حصول کی نیت نہ کی بلکہ) کسی کو تیمم کا طریقہ سکھانے کی خاطر تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں یہی اصح ہے البحرالرائق ص ۱/۱۵۷

دوسری شرط:۔ تیمم کو مباح کرنے والے اعذار میں سے کسی کا موجود ہونا جن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مسئلہ:۔ پہلا عذر پانی سے ایک میل دور ہونا۔ آدمی اگر (وضو غسل کے لئے) کفایت کرنے والے مطہر پانی سے ایک میل دور ہو تو اسے تیمم کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اگرچہ وہ شہر میں اقامت پذیر ہو۔ نورالایضاح مراقی الفلاح۔ الطحاوی ص ۶۱ ۶۲

وضاحت:۔ (۱) پانی کا معدوم ہونا تیمم کے جواز کے لئے شرط ہے تو جہاں شرط پائی جائے گی تیمم جائز ہوگا (اگرچہ شہر میں پائی جائے) شامی ص ۲۳۳ ج ۱

وضاحت:۔ (۲) شرعی میل چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ کی لمبائی چوبیس انگل ہے (اس حساب سے ایک ہاتھ دو بالشت اور ڈیڑھ فٹ بنتا ہے اور مستعمل انگریزی گز سے نصف ہے جو کہ تین فٹ کا ہوتا ہے۔ انگریزی گز سے شرعی میل دو ہزار گز کا ہوتا ہے۔ جب کہ انگریزی میل ۱۷۶۰ گز کا ہوتا ہے۔ اس طرح شرعی میل انگریزی میل سے ۲۴۰ انگریزی گز زائد ہوتا ہے۔ کیلومیٹروں کے حساب سے اس کی لمبائی 829.0 کلومیٹر ہے) الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۳۳

مسئلہ:۔ پانی اگر میل سے کم دور ہو تو تیمم نہ کرے اگرچہ نماز کا وقت نکل جائے اس صورت میں احوط یہ ہے کہ تیمم سے وقت کے اندر نماز ادا کرے اور بعد میں (پانی حاصل ہو تو وضو کرے اور) نماز کا اعادہ کرے ردالمختار ص ۱/۲۳۲

مسئلہ:۔ کنوئیں پر بھیڑ ہے باری سے پانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن باری اس وقت آئے گی جب نماز کا وقت نکل چکا ہوگا تو تیمم کر کے نماز نہ پڑھے بلکہ صبر

کرے پانی ملنے پر وضو سے نماز قضا کرے۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۴۳

مسئلہ:۔ کسی جگہ بہت سے مسلمان جمع ہو گئے۔ ان سب کے پاس ستر ڈھانپنے کا صرف ایک کپڑا ہے جسے وہ باری باری پہن کر نماز پڑھ رہے ہیں تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اس کی باری تک نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں وہ صبر کرے۔ اپنی باری آنے پر کپڑا پہنے اور اگر وقت نماز ختم ہو چکا ہو تو نماز کی قضا کرے۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۴۳

مسئلہ:۔ بہت سے آدمی ایک تنگ جگہ جمع ہو گئے۔ وہاں صرف تھوڑی سی جگہ ایسی ہے جہاں صرف ایک آدمی قیام کر کے نماز ادا کر سکتا ہے تو باری باری سب قیام کے ساتھ نماز ادا کریں اگر اس کی باری اس وقت آئے گی جب وقت ختم ہو چکا ہو گا پھر بھی انتظار کرے باری آنے پر اگر وقت نماز ختم ہو چکا ہو تو قضا کرے۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۴۳

مسئلہ:۔ پاس ناپاک کپڑا ہے جسے پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے اور اسے پاک کرنے کے لئے پانی موجود ہے تو اس پر لازم ہے کہ کپڑے کو پاک کرے پھر نماز ادا کرے اگرچہ نماز کا وقت نکل جائے۔ (ایسی صورت میں نماز قضا کرے) ردالمحتار ص۔۱/۲۴۳

مسئلہ:۔ اگر غالب ظن ہو کہ پانی قریب یعنی میل یا اس سے کم فاصلہ پر مل جائے گا تو اسے تین سو سے چار سو گز تک تلاش کرنا فرض ہے۔ اور اگر پانی کے قریب ہونے کا ظن غالب نہ ہو تو تلاش کرنا فرض نہیں۔ بلکہ مستحب ہے اگر پانی مل سکنے کی کچھ امید ہو۔ ردالمحتار۔ص۔۱/۲۴۷

وضاحت:۔ (ا) آدمی اگر آبادی اور اس کے قریب اترے تو پانی ڈھونڈنا ہر حال میں واجب ہے مسئلہ میں مندرج حکم اس شخص کے لئے ہے جو سفر کی حالت میں ہو۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۴۶

(۲) پانی کی تلاش میں خود بھی جا سکتا ہے اور اپنے کسی بھیجے ہوئے آدمی کے ذریعہ سے بھی تلاش کرا سکتا ہے اگر کسی نے پانی کے ہونے یا نہ ہونے کی آ کر اسے خبر دی تو یہ بھی کافی ہے۔ ردالمحتار ص۔۲۴۶/۱

(۳) جب (وہ ایسی جگہ ہو جہاں) اس کے لئے پانی (کے پائے جانے یا نہ پائے) کا حال ظاہر ہونا ممکن ہو تو اس کے لئے پانی کی تلاش میں چلنا ضروری نہیں۔ ردالمحتار ص۔۲۴۷/۱

(۴) پانی کے ہونے کا ظن غالب اس کی علامات مثلاً" سبزہ یا پرندوں کا ہونا یا کسی عادل کی اطلاع سے ہو سکتا ہے۔ الدر المختار۔ ردالمحتار ص۔۲۴۷/۱

(۵) اگر پانی ملنے کا ظن غالب نہ ہو بلکہ صرف شک ہو یا ظن ہو لیکن غالب نہ ہو تو پانی تلاش کرنا فرض نہیں۔ ردالمحتار ص۔۲۴۷/۱

(۶) اگر پانی ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو نہ ڈھونڈھے (اس صورت میں ڈھونڈھنا مستحب بھی نہیں) کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ردالمحتار ص۔۲۴۷/۱

(۷) پانی کا طلب کرنا اس پر شرعاً واجب تھا اس نے نہ ڈھونڈھا بلکہ تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وہاں کسی آدمی سے پانی کے بارے میں پوچھا وہ خبر دے یا نہ دے نماز کا اعادہ اس پر واجب ہے۔ ردالمحتار ص۔۲۴۷/۱

دوسرا عذر ــــــــ مرض

مسئلہ :۔ پانی کا استعمال اگر ضرر رساں ہو تو تیمم کی اجازت ہے اس طرح کہ پانی کے استعمال سے بیماری کے شدید ہو جانے یا لمبا ہو جانے (یعنی دیر سے ٹھیک ہونے) یا بیمار نہیں لیکن پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے کا ظن غالب ہو۔ در مختار ردالمحتار ص۔۲۳۳/۱

وضاحت :۔ (۱) پانی خود اگر نقصان دہ ہو یا پانی کے استعمال کے لئے حرکت کرنا ضرر رساں ہو دونوں صورتوں میں تیمم کی اجازت ہے۔ ردالمحتار ص۔۲۳۳/۱

(۲) نقصان رساں ہونے کا وہم اور شک تیمم کے جائز ہونے کے لئے کافی نہیں اس کے لئے ظن غالب درکار ہے جو خود اپنے تجربہ یا کسی علامت یا کسی مسلمان حاذق حکیم یا ڈاکٹر کے بتانے سے حاصل ہو گا ایسے حکیم یا ڈاکٹر کا ظاہری فسق میں مبتلا نہ ہونا ضروری ہے ورنہ اس کی خبر کا اعتبار نہ ہو گا۔ ردالمختار ص۔۲۳۳/۱

مسئلہ :۔ ایسا مریض جسے پانی کا استعمال نقصان دہ نہیں اور نہ ہی وضو کے لئے حرکت ضرر رساں ہے لیکن وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں (جیسے فالج زدہ انسان) اور اس کے پاس کوئی ایسا نہیں جو اسے وضو کرائے تو اسے بھی تیمم سے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے۔ در مختار۔ ردالمختار ص۔۲۳۳ ج۔۱

وضاحت :۔ (۱) اگر مریض کے پاس ایسا آدمی موجود ہے جس پر مریض کی اطاعت لازم ہے جیسے غلام' اولاد' نوکر تو بالاتفاق مریض اس صورت میں تیمم نہ کرے گا بلکہ وضو کر کے نماز ادا کرے اسی طرح اگر اس کے پاس ایسا آدمی موجود ہے جس سے وہ وضو میں مدد حاصل کرے تو وہ مدد کرتا ہو اگرچہ اس کی بیوی ہو تو بھی ظاہر مذہب میں تیمم کی اجازت نہیں بلکہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔ ردالمختار ص۲۳۳/۱

وضاحت :۔ (۲) اگر کوئی قبلہ رو ہونے پر خود قادر نہ ہو یا وہ ناپاک بستر پر ہے پاک بستر پر منتقل ہونے کی جسم میں قدرت نہیں تو اس کے متعلق بھی وہی حکم ہے جو وضاحت بالا میں مذکور ہے یعنی اگر کوئی ایسا شخص موجود ہو جو اسے قبلہ رو کر دے یا پاک بستر پر منتقل کر دے تو اس پر لازم ہے کہ وہ قبلہ رو ہو کر اور پاک بستر پر آ کر نماز ادا کرے۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے مرض میں شدت کا خوف یا مرض کے لمبا ہونے کا خوف نہ ہو ردالمختار ص۔۲۳۳/۱

وضاحت :۔ (۳) ایسا مریض اگر مالی لحاظ سے اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وضو کرانے (قبلہ رو کرنے یا پاک بستر پر منتقل کرنے) پر کسی کو نوکر رکھ سکے تو

اسے (نوکر رکھنا لازم ہے) تیمم (یا بغیر قبلہ رو ہوئے یا ناپاک بستر پر نماز ادا کرنا) جائز نہیں جب کہ نوکر اتنی مزدوری لے جتنی عام نوکر لیتے ہیں اگر عام مزدوری پر نوکر نہ مل سکے بلکہ وہ زیادہ مزدوری طلب کرے تو پھر تیمم کرنا (جس رخ بن پڑے نماز ادا کرنا ناپاک بستر پر نماز ادا کر لینا) جائز ہے۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۴

مسئلہ:۔ جنبی آدمی کو اگر غسل سے سردی کے باعث ہلاک ہونے کا یا بیمار ہونے کا ظن غالب ہو، اگرچہ وہ شہر میں موجود ہو تو اسے تیمم کی اجازت ہے۔ در مختار مع ردالمحتار ص۔۱/۲۳۴

وضاحت:۔ (۱) تندرست بے وضو کو اگر وضو کرنا فی الواقع سردی کے باعث نقصان دہ ہو کہ اسے بیمار ہو جانے یا ہلاک ہو جانے کا ظن غالب ہو تو اسے بھی تیمم کی اجازت ہے۔ (اگرچہ یہ صورت انتہائی نادر ہے)۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۴

(۲) سردی میں پانی گرم کرنے کے ذرائع اس کے پاس موجود ہوں یا حمام کی اجرت اس کے پاس ہے۔ اگر دونوں نہیں تو غسل کے بعد سردی سے بچنے کے لئے گرم کپڑے اس کے پاس موجود ہوں یا ایسی جگہ اسے میسر ہے۔ جس میں سردی سے بچاؤ ہو سکتا ہو۔ غرض یہ کہ کسی بھی طریقہ سے وہ غسل پر قادر ہو تو تیمم اس کے لئے مباح نہیں۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۴

(۳) اگر گرم حمام کا کرایہ اس کے پاس فی الوقت موجود نہیں لیکن اس کی ملکیت میں مال ہے تو اگر حمام والا ادھار اجرت پر راضی ہو تو پھر غسل کرنا ضروری ہے تیمم کی اجازت نہیں۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۴

تیسرا عذر ــــــــ مخالف کا خوف

مسئلہ:۔ پانی قریب موجود ہے لیکن وہاں (یا اس کی راہ میں) دشمن موجود ہے یا سانپ (یا کوئی موذی جانور) یا آگ (وغیرہ) ہے یا وہاں کوئی ظالم اور فاسق موجود ہے جن کے باعث اسے اپنی جان کے نقصان کا ظن غالب ہے۔ یا وہاں اس کا

قرض خواہ ہے اور ڈرتا ہے اگر وہاں گیا تو وہ اسے قید کر دے گا یا اسے اپنے مال کے تلف ہونے کا ظن غالب ہو اگرچہ وہ اس کے پاس بطور امانت ہو (اس کی ملکیت نہ ہو بلکہ اس کی حفاظت اس کے ذمہ ہو تو ان سب صورتوں میں تیمم کی اجازت ہے) در مختار۔ رد المحتار ص۔ ۱/۲۳۴

وضاحت:۔ (۱) پانی کے پاس یا اس کی راہ میں فاسق مرد موجود ہے عورت یا امرد بچہ اگر وہاں جائیں تو اپنی عزت لٹنے کا خطرہ ہے تو انہیں تیمم کی اجازت ہے۔ رد المحتار ص ۲۳۴

(۲) اگر قرضدار کے پاس اتنی رقم موجود ہے جس سے وہ قرض ادا کر سکتا ہو تو اب اسے تیمم کی اجازت نہیں کیوں کہ کسی کے قرض کو روک لینا اور ادائیگی پر قدرت کے باوجود ادا نہ کرنا خود ظلم ہے۔ رد المحتار ص۔ ۲۳۴

(۳) کم از کم مال کی مقدار جس کے تلف ہونے کے خطرہ سے تیمم درست ہو جاتا وہ ایک درہم ہے اس کے تلف ہونے کے خطرہ کی صورت میں نماز توڑنا درست ہے تاکہ اس کی حفاظت کر سکے۔ رد المحتار ص۔ ۲۳۵

(۴) وضو سے مانع اگر بندوں کی جانب سے ہو اس کے لئے تیمم جائز ہو گا (اور حکم یہ ہے کہ وقت میں تیمم سے نماز ادا کرے) لیکن جب وہ مانع زائل ہو جائے تو نماز (ادا شدہ) کا اعادہ کرے جیسے کہ کفار کے ہاتھوں میں مسلمان قیدی کہ اسے وضو سے روکیں۔ اسی طرح قید خانہ کا قیدی (جسے نگراں وضو کی اجازت نہ دے) اور اسی طرح وہ مسلمان جسے دشمن کی جانب سے دھمکی دی گئی کہ اگر تو نے وضو کیا تجھے قتل کر دیا جائے گا۔

اگر خوف اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہو تو تیمم جائز ہے اور نماز کا اعادہ خوف کے ختم ہونے کے بعد نہیں۔ رد المحتار ص۔ ۱/۲۳۵

(۵) دشمن کی جانب سے خوف اگر اس کی دھمکی کے باعث پیدا ہو تو وہ بندوں کی جانب سے شمار ہو گا۔ (ایسی صورت میں تیمم کی اجازت ہے لیکن خوف

زائل ہونے کے بعد نماز کا اعادہ واجب ہے) اور اگر دھمکی کے بغیر ہی اس کی جانب سے خوف ہے تو وہ اللہ تعالٰی کی جانب سے شمار ہو گا۔(یعنی ایسی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز ادا کرے اور مانع (خوف) کے زائل ہونے کے بعد نماز کا اعادہ اس پر واجب نہیں۔) ردالمختار ص۔۲۳۵/۱

(۶) مزدور اور نوکر کے پاس وضو و غسل کے لئے پانی نہیں نصف میل دور اسے پانی مل سکتا ہے تو وہ تیمم کے لئے معذور شمار نہ ہو گا اگر مالک اسے پانی لا کر وضو کی اجازت نہ دے تو تیمم کر کے (وقت میں نماز ادا کرے) لیکن اعادہ کرے اگر اس نے اعادہ نہ کیا اور یاد ہوتے ہوئے (کہ میرے ذمہ اس نماز کا اعادہ ہے) اور نماز پڑھ لے (اور وہ صاحب ترتیب ہو) تو یہ دوسری پڑھی ہوئی نماز فاسد ہو گی۔ ردالمختار ص۔۲۳۵/۱

چوتھا عذر ——— پیاس

مسئلہ :۔ (پانی پاس موجود ہے لیکن) اسے خوف ہے (اگر وضو اور غسل کے لئے استعمال کر لیا تو) پیاس کے باعث اپنے ساتھی، شریک قافلہ چوپائے، چوپایوں کے لئے رکھوالی کے کتے، شکاری کتے کی جان چلی جائے گی۔ پیاس کے باعث اسے فی الحال مرنے کا خوف ہو یا دوران سفر آئندہ (جب کہ پتہ ہو کہ سفر میں آئندہ پانی نہیں ملے گا) تو اسے تیمم کی اجازت ہے۔ عالمگیریہ مصری ص۔۳۸/۱

وضاحت :۔ (۱) فی الحال قافلہ میں پانی وافر مقدار میں موجود ہے اور ساتھی بھی کم ہیں جن کے وضو، غسل اور پینے کے لئے وہ پانی دوران سفر کفایت کر سکتا ہے لیکن یقین ہے کہ دوران سفر مزید ساتھی بعد میں ملیں گے اس وقت ساتھیوں کی تعداد اتنی کثیر ہو جائے گی کہ پانی کی مقدار صرف ان کے پینے کی ضروریات پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ وضو اور غسل کے لئے استعمال کریں گے۔ تو مزید پانی نہ ملنے کے باعث پیاس سے ہلاکت کا خوف ہو تو تیمم کی ابھی سے اجازت ہے۔

(۲) حجاج یا غیر حجاج کے سفر میں ایک شخص کے پاس پانی کثیر مقدار میں موجود ہے قافلہ میں ایسے غربا موجود ہیں جنہیں اس پانی کی ضرورت ہے تو اب پانی کے مالک کے لئے تیمم کی اجازت ہے اور جب ان فقراء کو پانی کی شدید حاجت ہو تو ان کی زندگی بچانے کے لئے پانی کے مالک پر اس پانی کا خرچ کرنا واجب ہے (اور خود تیمم کرکے نمازیں ادا کرے) ردالمختار ص۔۲۳۵/۱

(۳) اگر آٹا گوندھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہو (اور پانی آٹا گوندھنے اور وضو میں سے کسی ایک کے لئے کفایت کرتا ہو) تو اسے آٹا گوندھنے میں استعمال کرے اور تیمم سے نماز ادا کرے۔ لیکن پانی کی مقدار اگر سالن پکانے اور وضو کرنے میں کسی ایک کے لئے کفایت کرتی ہو تو اب تیمم کی اجازت نہیں۔ ردالمختار ص۔۲۳۵/۱

مسئلہ :۔ پیاس کے باعث کوئی شخص حالت اضطرار میں ہے کسی دوسرے شخص کے پاس پانی موجود ہے پانی کا مالک اس مضطر شخص کو پانی دینے سے انکار کرتا ہے۔ اور پیاس کے لئے اسے اس پانی کی ضرورت نہیں تو مضطر کے لئے جائز ہے کہ پانی اس سے زبردستی حاصل کرے۔ اگر ایسے نہ مل سکے تو لڑ کر بھی حاصل کر سکتا ہے اس لڑائی میں اگر پانی کا مالک قتل ہو گیا تو قاتل پر قصاص یا دیت نہ ہو گا اور اگر وہ مضطر قتل ہو گیا تو پانی کے مالک پر قصاص لازم ہو گا یا اس کے عاقلہ پر دیت ہو گی اور قاتل پر کفارہ لازم ہو گا۔ درمختار ردالمختار ص۔۲۳۵،۲۳۶/۱

وضاحت :۔ (۱) اگر پانی کے مالک کو پیاس کے لئے اس پانی کی ضرورت ہو تو وہ دوسرے ضرورت مندوں سے مقدم ہو گا۔ ردالمختار ص۔۲۳۶/۱

(۲) اگر اجنبی کو وضو کے لئے پانی درکار ہو اور مالک کو پیاس کے لئے اس کی ضرورت ہو تو اجنبی کو دینا مالک پر ضروری نہیں ہو گا اور نہ ہی اجنبی زبردستی اس سے چھیننے کا حق دار ہے۔ ردالمختار ص۔۲۳۶/ ۱

پانچواں عذر ـــــــ پانی نکالنے کا آلہ موجود نہ ہونا

مسئلہ :۔ کنواں پاس ہے لیکن ڈول اور رسی موجود نہیں تو تیمم کرنا جائز ہے۔
نورالایضاح و مراقی الفلاح ص۔۴۳

وضاحت :۔ (۱) ڈول اور رسی کا پاک ہونا شرط ہے اگر ناپاک ڈول اور رسی میسر ہو تو تیمم جائز ہے۔

(۲) جب اس کے پاس ڈول (وغیرہ پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ) موجود نہیں جس سے پانی نکال سکے تو کنوئیں کا ہونا یا نہ ہونا اس کے لئے برابر ہے۔
البحرالرائق ص۔۱۵۰/۱

(۳) ایسی صورت میں تیمم کے جواز کی شرط یہ ہے۔

مثال :۔ (۱) پانی کی عدم موجودگی کے باعث تیمم کیا۔ پھر (پانی کی عدم موجودگی کے دوران) بیمار ایسا ہو گیا (کہ تیمم اس کے لئے مباح ہو گیا) پھر بیماری کے دوران پانی دستیاب ہو گیا۔

حکم :۔ پہلے تیمم سے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ تیمم از سر نو کرے اور نماز ادا کرے۔

وضاحت :۔ پہلے تیمم کی اباحت کا عذر پانی کی عدم دستیابی ہے۔ اب جب کہ وہ عذر ختم ہوا اس کا حکم (تیمم کا درست ہونا) بھی باطل ہو گیا۔ دوسرے عذر (بیماری) کے باعث نیا تیمم کرے۔ ردالمحتار ص۔۲۳۶/۱

مثال (۲) :۔ بیماری یا شدید سردی کے باعث پانی کی موجودگی میں تیمم کیا۔ بیماری یا شدت کی سردی ابھی موجود ہے کہ پانی دستیاب نہ رہا پھر بیماری یا سردی ختم ہو گئی۔

حکم :۔ نماز کی ادائیگی کے لئے نیا تیمم ضروری ہے۔

وضاحت :۔ پہلے تیمم کے لئے عذر بیماری یا شدید سردی تھی جس کے باعث وہ پانی کی موجودگی میں بھی اس کے استعمال پر قادر نہ تھا۔ جب یہ عذر ختم ہوا تو اب پانی کے استعمال پر اسے قدرت حاصل ہو گئی اگرچہ پانی موجود نہیں (اس عذر کے باعث نیا تیمم اس پر لازم ہے) ردالمحتار ص ۔ ۲۴۷ ج ۔ ۱

مسئلہ :۔ صحراؤں میں (جہاں دور دور تک پانی میسر نہیں ہوتا) رکھے ہوئے پانی اور پانی کے (چھوٹے) حوضوں میں پانی ہونے کے باوجود تیمم کرے (کیونکہ وہ مسافروں کے پینے کے لئے وقف ہوتے ہیں) ہاں اگر پانی اتنی کثیر مقدار میں ہو کہ اس کی کثرت سے یہ استدلال کیا جا سکے کہ (یہ صرف پینے کے لئے نہیں کیونکہ اگر صرف پینے کے لئے وقف ہوتا تو اتنی کثیر مقدار میں نہ ہوتا بلکہ) واقف نے اسے مطلقاً استعمال کے لئے وقف کیا ہے (خواہ کوئی پئے یا وضو و غسل کے استعمال میں لائے تو اس وقت تیمم کی اجازت نہ ہو گی)۔ مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۔ ۶۳

چھٹا عذر ــــــ نماز جنازہ یا عید کے فوت ہونے کا خوف

مسئلہ :۔ ایسی نماز جس کے فوت ہونے پر اس کا کوئی خلیفہ ہو (یعنی اس کا کوئی بدل ادا یا قضا کے طور پر ہو) اس کے فوت ہونے کے خوف کے باعث تیمم جائز نہیں اور ایسی نماز جس کے فوت ہونے پر اس کا کوئی خلیفہ (بدل) نہ ہو اس کے فوت ہونے کے خوف کے باعث تیمم کرے۔ اگرچہ اس پر حالت جنابت ہو۔ مراقی الفلاح و طحطاوی ص ۔ ۶۳

وضاحت :- (۱) نماز جنازہ اور نماز عید[۱] ایسی نمازیں ہیں جن کے فوت ہونے پر ان کا بدل نماز کی صورت میں کوئی نہیں لہٰذا ان کے فوت ہونے کے خوف کے باعث تیمم کی اجازت ہے نماز جمعہ سمیت تمام وقتی نمازیں ایسی ہیں جن کے فوت ہونے پر ان کا بدل موجود ہے۔ نماز جمعہ کا بدل ظہر ہے اور دوسری وقتی نمازوں کا بدل قضا ہے۔ ان کے فوت ہونے کے خوف کے باعث تیمم کی اجازت نہیں[۲]

وضاحت :- (۲) نماز جنازہ میں وضو کر کے شامل ہونے کی صورت میں اگر ایک تکبیر بھی مل سکتی ہو تو وضو کرے۔ (امام کے ساتھ وہ تکبیر کہے اور باقی تکبیر بعد میں کہہ لے تیمم کی اجازت نہیں اسی طرح وضو کر کے نماز عید میں امام کے ساتھ شامل ہو سکتا ہو اگرچہ آخری قعدہ میں تو بھی وضو کرے تیمم کی اجازت نہیں) مراقی الفلاح علی ہامش الطحاوی ص۔ ۶۳

وضاحت :- (۳) میت کا ولی اقرب جسے اوروں پر حق تقدم حاصل ہے۔ اسے چونکہ نماز کے فوت ہونے کا خوف نہیں (کیونکہ اگر اور نماز جنازہ پڑھ بھی لیں تو اسے اعادہ کا حق حاصل ہے) لہٰذا اسے تیمم کر کے نمازہ جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ ہاں کوئی ایسا شخص آ جائے جسے اس کی نسبت زیادہ حق تقدم ہو تو پھر اسے تیمم کرنا جائز ہو گا۔ مراقی الفلاح ۔ الطحاوی ص۔ ۶۳

وضاحت :- (۴) نماز جنازہ فوت ہونے کے خوف کے باعث تیمم سے ادا کیا۔ پھر دوسرا جنازہ آ گیا تو کیا حکم ہے؟ اگر دو جنازوں کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ وہ

---

(۱) ایسی نمازیں اور بھی ہیں جن کا ذکر اگلے صفحات میں آتا ہے۔

(۲) احوط یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی وقتی نماز فوت ہو رہی ہو پانی نہ ملنے کی صورت میں وقت کے اندر تیمم کر کے اپنی نماز ادا کرے اور جب وقت کے بعد پانی ملے تو وضو کر کے نماز قضا کرے خواہ اس نے جان بوجھ کر اتنی دیر کی ہو کہ اب وضو سے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ الدر المختار ۔ ردالمحتار ص۔ ۲۴۹/۱

وضو کر سکتا تھا تو اب دوسرے جنازہ کے لئے نیا تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ تھا تو پہلے تیمم سے دوسرا جنازہ پڑھ لے تیمم کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ الدرالمختار و ردالمختار ص۔۲۴۲/۱

وضاحت :۔ (۵) نماز عید میں اگر خوف ہو کہ وضو کرے گا تو امام جماعت سے فارغ ہو جائے گا اور نماز اس سے فوت ہو جائے گی تو اب تیمم کرے اور نماز عید میں جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ الدرالمختار ص۔۲۴۲/۱

وضاحت :۔ (۶) عید کے دن لوگ وقت زوال سے تھوڑی دیر قبل جمع ہوئے امام با وضو نہیں اگر امام وضو میں مشغول ہو تو زوال کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو اب امام کے لئے اجازت ہے کہ تیمم کرے اور نماز عید پڑھائے واضح رہے کہ نماز عید اگرچہ اگلے روز قضا کی جا سکتی ہے جس طرح کہ وقتی نمازیں وقت کے بعد قضا کی جا سکتی ہیں لیکن قضا فقہا نے تیمم کے حق میں نماز عید کو ان وقتی نمازوں کی مانند قرار نہیں دیا جن کو وقت کے بعد با وضو قضا کیا جا سکتا ہے بلکہ نماز عید کی قضا ہونے کے خوف کے باعث تیمم کا حکم دیا ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔۲۴۲/۱

وضاحت :۔ (۷) نماز عید میں بے وضو کی مختلف صورتوں کے احکام درج ذیل ہیں۔

پہلی صورت :۔ عید گاہ میں پہنچا تھا اور نماز کے آغاز سے قبل وضو ٹوٹ گیا۔

حکم :۔ وضو کر کے اگر جماعت کا کچھ حصہ بھی پانے کی امید ہو تو تیمم نہ کرے (بلکہ وضو کرے نماز کا جتنا حصہ امام کی اقتداء میں مل سکے پڑھے۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقایا نماز پوری کرے)

دوسری صورت :۔ نماز عید میں شامل ہونے کے بعد وضو ٹوٹ گیا۔

حکم :۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہے کہ وضو کرنے کی صورت میں زوال شمس کا

خوف ہے تو اب (امام و مقتدی دونوں کے لئے) حکم یہ ہے کہ تیمم کرے اور نماز پوری کرے۔ واضح رہے کہ صحیح عذر کی بناء پر تیمم کرنے والے امام کی اقتداء میں وضو کرنے والے کی نماز درست ہے۔

(۲) اگر نماز کا وقت تنگ نہ ہو (تو امام کے لئے تیمم کی اجازت نہیں) اور مقتدی کو بھی تیمم کی اجازت نہیں کیونکہ وضو کے بعد نماز کو وہیں سے شروع کرے جہاں سے اس کا وضو ٹوٹا تھا۔ ردالمختار ص۔۲۴۲/۱

وضاحت:۔ (۸) اسی مسئلہ کی وضاحت نمبر ا میں نمازہ جنازہ اور نماز عید دو ایسی نمازوں کا ذکر ہو گیا جن کے فوت ہونے پر ان کا خلیفہ کوئی نہیں ان کے علاوہ اور بھی ایسی نمازیں ہیں جن کے فوت ہونے پر ان کا خلفیہ کوئی نہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(الف) نماز کسوف سورج گرہن کی نماز

(ب) نماز خوف چاند گرہن کی نماز

(ج) نماز ظہر' مغرب' عشاء اور جمعہ کے بعد کی سنتیں جب ان کی ادائیگی میں اتنی دیر ہو گئی کہ اگر وضو میں مشغول ہو تو ان کا وقت فوت ہونے کا خوف ہو کہ وہ پانی تک اپنا کوئی (پاک) کپڑا نہ پہنچا سکتا ہو اگر وہ پانی تک کپڑا پہنچا کر اس کی تری سے تھوڑا پانی (جو وضو کے لئے کفایت کرے) نکال سکتا ہو تو اس کے لئے تیمم کرنا جائز نہیں۔ البحرالرائق ص۔۱۵۰/۱

(۴) اگر کوئی شخص پانی کنوئیں میں سے نکال دیتا ہو لیکن وہ اس کی مزدوری وصول کرتا ہو اگر وہ مزدوری اتنی مانگتا ہے جتنی کہ عام طور پر ایسے کام کی مزدوری ہے۔ (اور اس کے پاس مزدوری کے لئے رقم بھی موجود ہے) تو اب (پانی حاصل کر کے وضو کرنا ضروری ہے) تیمم جائز نہیں ورنہ جائز ہے اور اس سے ادا شدہ نماز کا اعادہ اس پر نہیں البحرالرائق ص۔۱۵۰/۱

(۵) اس کے پاس کپڑا اتنا چھوٹا ہے کہ وہ پانی تک نہیں پہنچ سکتا اس کو لمبائی میں پھاڑنے سے اگر اس کی قیمت ایک درم کم ہو جائے تو اس کے لئے تیمم

جائز ہے۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۶ منحۃ الخالق ص۔۱/۱۵۰

مسئلہ :۔ تیمم کو مباح کرنے والا ہر ایک عذر جب تک موجود ہے اس کا حکم بھی موجود ہے۔ اور جب وہ عذر ختم ہو تو اس کا حکم بھی باطل ہو جائے گا ردالمحتار ص۔۱/۲۳۶

وضاحت :۔ ایک عذر کے باعث تیمم کیا وہ عذر موجود تھا کہ دوسرا عذر بھی لاحق ہو گیا جب تک پہلا عذر باقی ہے تیمم باقی ہے۔ جب پہلا عذر ختم ہوا تو تیمم بھی باطل ہو گیا اگرچہ دوسرا عذر باقی ہے اب دوسرے عذر کے باعث جو پہلے عذر کی موجودگی میں لاحق ہوا کے لئے دوبارہ تیمم کرنا ہو گا۔

(د) نوافل اور مستحب نمازیں جیسے نماز چاشت (اور دیگر نوافل جن کا وقت معین ہے) اگر وضو میں مشغول ہونے پر ان کے اوقات ختم ہونے کا خطرہ ہو۔

(ہ) نماز فجر کی صرف پہلی سنتیں۔ وضو میں مشغول ہونے کی صورت میں ان کے فوت ہو جانے کا خوف ہو۔ (واضح رہے کہ وضو کرنے کی صورت میں فجر کی پوری نماز قضا ہونے کا خوف ہو تو تیمم کی اجازت نہیں اگر صرف سنتیں قضا ہونے کا خوف ہو تیمم سے ان کو وقت کے اندر ادا کرے) صرف سنتیں قضا ہونے کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں۔ کسی شخص نے اسے وضو کے لئے پانی دینے کا وعدہ کر رکھا ہے یا کسی کو کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے اس نے حکم دیا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اسے ظن غالب ہے کہ اگر پانی ملنے تک انتظار کیا تو وقت اتنا تنگ رہ جائے گا کہ وضو کے بعد صرف فرض وقت میں ادا کرنا ممکن ہو گا۔

ان تمام صورتوں میں تیمم کے ساتھ درج بالا نمازوں کو ادا کرنے کی اجازت ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص۔۲۴۲، ۱/۲۴۳

تیسری شرط :۔ پاک کرنے والی جنس ارض سے تیمم کرنا۔

مسئلہ :۔ تیمم تب درست ہو گا جب کہ پاک کرنے والی جنس ارض سے کیا جائے۔

وضاحت :۔ (۱) زمین کسی نجاست کے باعث ناپاک ہو گئی تو جب وہ خشک ہو جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی لیکن اس سے تیمم درست نہیں کیونکہ ایسی زمین کا حکم مستعمل پانی کا سا ہوتا ہے جو خود تو پاک ہے لیکن اس سے وضو یا غسل نہیں کیا جا سکتا۔ الدر المختار۔ ردالمختار ص۔۲۲۹/۱

(۲) ہر وہ چیز جو جل کر خاکستر (راکھ) بن جائے جیسے درخت گھاس یا (پگھل جائے) ڈھل جائے اور نرم ہو جائے۔ جیسے لوہا' پیتل' سونا اور شیشہ وغیرہ وہ جنس ارض سے نہیں۔ ردالمختار ص۔۲۳۹/۱

(۳) مندرجہ ذیل چیزیں جنس ارض سے ہیں ان سے تیمم جائز ہے۔ خاک جس میں فصل اگانے کی صلاحیت ہو .... خاک شور جس میں اگانے کی صلاحیت نہ ہو .... ریت .... پتھر اگرچہ دھلا ہوا بے غبار ہو یا باریک پسا ہوا ہو .... غبار .... قبرستان کی زمین جس میں نجاست کا ظن نہ ہو .... جلی ہوئی مٹی.... مٹی کسی بھی رنگ کی ہو زرد' سرخ' سفید' سبز وغیرہ .... پکی اینٹ.... مٹی سے بنے ہوئے برتن یا ان کے ٹکڑے جب کہ ان پر روغن نہ ہو .... چونا کا پتھر.... ان بجھا یا بجھا ہوا چونا .... سیمنٹ.... دیوار وغیرہ پر لگا ہوا چونا یا سیمنٹ .... یا قوت.... زمرد.... زبرجد.... فیروزہ .... عقیق.... مرجان.... سرمہ.... گندھک.... ہڑتال.... معدنی نمک.... خاک.... جس میں خاک سے کم راکھ یا آٹا وغیرہ ملا ہو .... کپڑا دھات یا حیوان جس پر اتنا غبار ہو ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کے نشان بن جائیں .... پتھر کا کوئلہ۔ فتاوی رضویہ ص۔۷۳۸ تا ۷۴۴/۱ (اختصاراً)

(۴) مندرجہ ذیل اشیا جنس ارض سے نہیں ان سے تیمم جائز نہیں.... برف.... کپڑا.... نمدہ.... درخت.... گھاس.... لکڑی.... نباتات.... پھل.... غلہ' گندم' جو وغیرہ .... آٹا.... ستو.... دھاتیں جیسے سونا' چاندی' لوہا' قلعی' سیسہ' تانبا' جست وغیرہ.... پانی سے بنایا ہوا نمک' فتاوی رضویہ ص۔۷۴۵ تا ۷۴۷/۱ اختصاراً"

نوٹ :۔ تفصیلات کے لئے فتاوی رضویہ کے متعلقہ صفحات کا مطالعہ کیا جائے۔

(۵) تیمم کے درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ جس چیز سے تیمم کیا جائے وہ بوقت تیمم جنس ارض سے ہو شیشہ پر تیمم جائز نہیں اگرچہ اس کی اصل ریت ہے طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۴

(معدنی پتھر جو شیشہ کی مانند شفاف ہوتا ہے سے تیمم درست ہے)

مسئلہ:۔ (جو چیزیں) جنس ارض (سے ہیں ان پر غبار ہونا تیمم کے درست ہونے کے لئے شرط نہیں)۔ ان سے تیمم درست ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔ الدرالمختار ص ۱/۲۳۹

وضاحت:۔ (۱) جنس ارض پر غبار نہ تھا اس وجہ سے ضرب کے وقت انگلیوں کے درمیان غبار داخل نہ ہوا تو انگلیوں کا خلال کرنا واجب ہے۔ اس خلال کے لئے الگ ضرب کی ضرورت نہیں اگر اس صورت میں خلال نہ کیا تو تیمم نہ ہو گا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۳۹

(۲) کھلی انگوٹھی کے نیچے اگر ضرب سے غبار پہنچ جائے تو اس کو حرکت دے کر نیچے مسح کرنا ضروری نہیں ورنہ حرکت دینا ضروری ہے۔ ردالمختار ص ۱/۲۳۹

مسئلہ:۔ جنس ارض اور غیر جنس ارض آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ اگر جنس ارض غالب ہے تو اس سے تیمم درست ہے اور اگر جنس ارض اور غیر جنس ارض مساوی ہوں یا غیر جنس ارض غالب ہو تو تیمم جائز نہیں۔ مراقی الفلاح۔ الطحطاوی ص ۶۴

وضاحت:۔ (۱) زمین اپنی نباتات سمیت جل گئی اب مٹی میں نباتات کی راکھ کا غلبہ ہو تو تیمم درست نہیں اگر راکھ کی مقدار مٹی کی مقدار سے کم ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔ ردالمختار ص ۱/۲۴۱

(۲) زمین کی خاک بغیر جنس ارض کی ملاوٹ کے جلی کہ رنگت تبدیل ہو کر (مثلاً) سیاہ ہو گئی تو تیمم اس پر درست ہے۔ ردالمختار ص ۱/۲۴۱

(۳) مٹی میں سونے اور چاندی (کے ذرات) ملے ہوئے ہوں تو غالب کا اعتبار ہو گا یعنی اگر مٹی غالب ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔۲۴۱/۱

چوتھی شرط :۔ پورے اعضائے تیمم پر مسح کرنا۔

مسئلہ :۔ اعضائے تیمم دو ہیں۔ چہرہ' دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت۔ (مراقی الفلاح ص۔۶۴)

(مسح میں نہایت احتیاط کرے) چہرے کی جلد اور بالوں کے اوپر' داڑھی اور کنپٹی کی درمیانی جگہ' ابروؤں کے نیچے اور آنکھوں سے اوپر جگہ اور ناک نتھنوں کے درمیاں جگہ اور اس کی دونوں کروٹوں پر (احتیاط سے) مسح کرے۔ ہاتھوں کے مسح میں انگشتری اور کنگن (وغیرہ) اتار کر مسح کرے یا ان کو حرکت دے (کر ہاتھ پھیرے ان اعضاء کے مسح میں) اگر ایک بال یا نتھنوں کے درمیان جگہ کی ایک کروٹ بھی مسح سے رہ گئی۔ تو تیمم نہ ہو گا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۷۔۲۴۳/۱

وضاحت :۔ (۱) اگر انگوٹھی اور عورت کا کنگن (وغیرہ) تنگ تھے جس کی وجہ سے ان کے نیچے غبار نہ پہنچا اور ان کو حرکت نہ دی تو تیمم جائز نہ ہوا۔ ان کے حرکت دینے سے ان کے نیچے کی جگہ کا مسح ہو جائے گا۔ ردالمختار ص۔۷۔۲۴۳/۱

(۲) اگر ایسی جنس ارض سے تیمم کیا جس پر غبار نہ تھا تو اس صورت میں وہ یہ زیورات کھلے ہوں یا تنگ ان کے نیچے مسح کرنا لازم ہے۔

(۳) کسی شخص کا بازو کٹا ہوا ہے اگر کہنی سے نیچے کچھ حصہ باقی ہے تو اس پر مسح کرے اور اگر کہنی سے اوپر کٹا ہو تو مسح واجب نہیں۔ البحرالرائق ص۔۱۵۲/۱ ردالمختار ص۔۷۔۲۴۳/۱

(۴) بازو اگر کہنی کے جوڑ سے الگ ہوں تو بھی ان کے سروں کا مسح کرے کیونکہ کہنی دو ہڈیوں کے دونوں سروں کے جوڑ کا نام ہے۔ (اور کہنی مسح

میں داخل ہے) البحرالرائق ص ۱۵۲/۱ ردالمحتار ص ۲۲۷/۱

(۵) چہرے کے مسح کے استیعاب کے لئے چہرے کی ظاہری جلد' داڑھی' مونچھوں' ابروں' کے بالوں اور داڑھی اور کنپٹیوں کی درمیانی جگہ کا احتیاط سے مسح کرے۔ کہ کوئی جگہ رہنے نہ پائے۔

پانچویں شرط:۔ ہاتھوں سے تیمم کرنے کی صورت میں پورے ہاتھ یا ہاتھ کے اکثر حصہ سے مسح کرنا۔

مسئلہ:۔ تیمم اپنے ہاتھوں سے کرے یا کسی کو حکم دے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرائے دونوں طرح سے درست ہے جو فعل ہاتھوں کے استعمال کے قائم مقام ہو سکے اس سے تیمم بھی جائز ہے اگر ہاتھوں سے مسح کرے تو پورے ہاتھ یا ہاتھ کے اکثر حصہ کا مسح میں استعمال ہونا ضروری ہے۔ اگر ہاتھ کا اکثر حصہ مسح میں استعمال نہ کیا تو تیمم نہ ہو گا اگرچہ اعضائے تیمم کا پورے طور پر مسح کر لیا۔ نور الایضاح۔ مراقی الفلاح۔ الطحاوی ص ۶۵ ردالمحتار ص ۲۲۷/۱

وضاحت:۔ (۱) کسی دوسرے سے تیمم کرانے کے مسائل انشاء اللہ علیحدہ فصل میں بیان ہوں گے۔

(۲) فعل جو ہاتھوں کے استعمال کے قائم مقام ہو سکتا ہے اس کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اول:۔ (اڑتے غبار میں کھڑا ہے) اگر سر کو اور ہاتھوں کو تیمم کی نیت سے حرکت دے تو تیمم درست ہے۔ الطحاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۵ ردالمحتار ص ۲۲۷/۱

دوم:۔ دیوار (وغیرہ) گری غبار اڑا اپنے سر (اور ہاتھوں) کو تیمم کی نیت سے غبار میں داخل کر لیا تیمم ہو گیا۔ ردالمحتار ص ۲۲۸/۱

سوم:۔ غبار اڑا اس کے ہاتھوں اور چہرے پر پڑ گیا۔ اب اگر وہ تیمم کی نیت سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرے تو تیمم درست ہے۔ البحرالرائق ص ۱۵۲/۱

چہارم :۔ تیمم کی نیت سے کوئی آدمی مٹی میں لوٹا چہرے اور ہاتھوں پر مٹی پہنچ گئی تیمم ہو گیا۔ ردالمحتار ص۔۲۳

پنجم :۔ گھر میں جھاڑو یا غبار چہرے اور ہاتھوں پر پڑ گیا تیمم کی نیت سے مسح کر لیا تیمم درست ہو گیا۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۰

ششم :۔ گندم پیمانہ سے ماپا جا رہا ہے غبار ہاتھوں اور چہرے پر پڑا تیمم کی نیت سے ہاتھ پھیر لیا تیمم ہو گیا۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۰

(۳) کسی آدمی نے پورا ہاتھ یا اس کا اکثر حصہ یعنی تین انگلیاں تیمم میں استعمال نہ کیں بلکہ دو انگلیوں (یا ایک انگلی) سے (اعضائے تیمم پر) مسح کیا اگرچہ تکرار سے مسح کیا یہاں تک کہ پورے اعضائے تیمم پر مسح کر لیا پھر تیمم نہ ہوا۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص۔۶۵

(۴) سر کے مسح میں پورا ہاتھ یا اس کا اکثر حصہ استعمال کرنا ضروری نہیں اگر ایک یا دو انگلی سے سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کر لیا اس طرح سے کہ بار بار نیا پانی لیا تو فرض ادا ہو جائے گا۔ ردالمحتار ص۔۱/۲۳۰ مراقی الفلاح ص۔۹۵

چھٹی شرط :۔ تیمم کرتے وقت حیض' نفاس اور حدث سے خالی ہونا۔

مسئلہ :۔ تیمم کرنے کے وقت حیض یا نفاس کا خون جاری تھا یا اس کو تیمم کرنے کے دوران حدث لاحق ہو تو تیمم نہ ہوا۔ مراقی الفلاح ص۔۲۸

وضاحت :۔ تیمم' وضو اور غسل کا نائب ہے جو اصل کا حکم ہے وہی نائب کا حکم ہے حیض و نفاس کی حالت میں کئے گئے وضو و غسل کا اعتبار نہیں اور وضو و غسل کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو یہ باطل ہیں اسی طرح بحالت حیض و نفاس تیمم باطل ہے اور دوران تیمم اگر حدث لاحق ہو جائے تو تیمم باطل ہے جیسے چہرے کا مسح کر لیا اور حدث لاحق ہو گیا تو یہ باطل ہو گیا تیمم کی تکمیل کے لئے دوبارہ چہرے کا مسح کرنا ہو گا۔

فصل ـــــ تیمم کے ارکان

وضاحت :۔ کسی چیز سے تعلق رکھنے والی وہ شے جو اس کی ماہیت میں داخل ہو اس شے کا رکن کہلاتی ہے جیسے رکوع سجود وغیرہ نماز کے رکن ہیں کہ یہ ایسے امور ہیں جو نماز سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کی ماہیت میں داخل ہیں۔

مسئلہ :۔ تیمم کے دو رکن ہیں۔ (۱) دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ (۲) چہرے کا مسح کرنا۔

وضاحت :۔ نیت تیمم سے کوئی ایسا فعل جس سے غبار تیمم کے پورے اعضاء کو پہنچ جائے مسح کے قائم شمار ہو گا جیسے کسی نے غبار میں اپنا سر اور ہاتھ تیمم کی نیت سے کر لئے یا کوئی دیوار گری غبار اڑا تیمم کی نیت سے اپنا سر اور ہاتھ ہلا لئے تو تیمم ہو جائے گا۔ البحرالرائق ص۔۱۵۳/۱

(۲) استیعاب مسح کے درست ہونے کی شرط ہے۔ یعنی ان کا مسح تب درست ہو گا یعنی تیمم کہلائے گا جب کہ ہر ہر جگہ کا مسح ہو جائے ورنہ تیمم نہ ہو گا۔

فصل ----- تیمم کی سنتیں

سنت :۔ (۱) ہاتھوں سے ضرب لگانا۔

مسئلہ :۔ ہاتھوں کی سیدھی جانب یا پشت کی جانب جس طرف سے بھی ضرب لگائے گا سنت حاصل ہو جائے گی۔ ردالمختار ص۔۲۳۱

سنت :۔ (۲) بوقت ضرب انگلیوں کا فراخ ہونا۔

وضاحت :۔ غبار والی جگہ پر فراخ رکھنا مسنون ہے تاکہ غبار انگلیوں کی کروٹوں تک پہنچ جائے۔ اگر غبار والی جگہ نہ ہو تو کھلا رکھنا سنت نہیں۔

سنت :۔ (۳) ضرب کے ہاتھوں کا چہرے کی جانب کرنا۔

وضاحت :۔ ہاتھوں کی جس جانب سے ضرب لگائی اس کا چہرے کے سامنے لانا سنت ہے۔ اس کی صراحت کہیں نظر سے نہیں گزری لیکن یہ ظاہر ہے کہ چہرے کی جانب لانے کا مقصد اس پر غبار کی مقدار کا ملاحظہ کرنا ہے تاکہ زیادہ غبار کی صورت میں جھاڑ دیا جائے۔

سنت :۔ (۴) اس کے بعد ان کی پشت چہرے کی جانب کرنا۔

سنت :۔ (۵) دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا

وضاحت :۔ (۱) جھاڑنے کا مقصد ان سے غبار کو ہٹانا ہے ایک یا دو یا زیادہ مرتبہ جھاڑے یہاں تک کہ غبار ہاتھوں سے جھڑ جائے تاکہ (مسح کے بعد کثرت غبار سے) چہرے کی شکل بگڑ نہ جائے۔ ردالمختار ص۔۲۳۱/۱

(۲) اگر ایسی جگہ ضرب لگائی جہاں غبار نہیں تو اب جھاڑنا سنت نہیں۔ ردالمختار ص۔۲۳۱/۱

سنت :۔ (۶) بسم اللہ شریف پڑھنا۔

وضاحت :۔ (۱) بسم اللہ شریف پڑھنا ضرب کے وقت سنت ہے۔ ردالمختار ص۔۲۳۱

(۲) بسم اللہ کے وہی الفاظ مسنون ہیں جو وضو کی سنتوں میں مذکور ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔ ردالمختار ص۔۱/۲۳۱

سنت :۔ (۷) ترتیب

وضاحت :۔ قرآن مجید میں جس ترتیب سے مذکور ہے اسی ترتیب سے تیمم کرے۔ ردالمختار ص۔۱/۲۳۱ یعنی پہلے چہرے کا مسح کرے پھر ہاتھوں کا مسح کرے۔

سنت :۔ (۸) سنت پے بہ پے تیمم کرنا۔

وضاحت :۔ پہلے عضو (چہرے) کے مسح کے بعد دوسرے عضو (ہاتھوں) کا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ لگائے اگر ان کو دھوتا تو پہلا عضو دوسرے کے دھونے سے قبل سوکھ جاتا۔ ردالمختار ص۔۱/۲۳۱

سنت :۔ (۹) چہرے کی دائیں طرف اور دائیں بازو سے مسح کی ابتدا کرنا۔

سنت :۔ (۱۰) مٹی پر ضرب سے تیمم کرنا۔

وضاحت :۔ اس طرح انگلیوں کے درمیان مٹی پہنچ جائے گی۔

سنت :۔ (۱۱) کیفیت مخصوصہ 'جو مروی ہے' کے مطابق تیمم کرنا۔

سنت :۔ (۱۲) داڑھی کا خلال کرنا۔

فصل ـــــــ متفرق مسائل

مسئلہ :۔ کسی کے پاس پانی نہیں لیکن اسے پانی ملنے کی قوی امید ہے وقت مستحب تک نماز کو موخر کرنا مستحب ہے اگر وہ نماز کو وقت مستحب تک موخر نہ کرے بلکہ وقت مستحب سے پہلے ہی ادا کر لے تو نماز اس کی درست ہو گی۔
الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔۲۴۹/۱

وضاحت :۔ (۱) جو شخص آبادی سے باہر مسافر ہو اور اسے پانی ملنے کی امید نہ ہو تو اس کے لئے اول وقت میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ ردالمختار ۲۴۹/۱
(۲) یہ اجازت اس صورت میں ہے جب کہ وہ پانی سے ایک میل شرعی یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہو۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔۲۴۹/۱

مسئلہ :۔ مسافر کو یقین ہے کہ اگر نماز کو موخر کیا تو نماز کے آخر وقت میں پانی کے اتنا قریب پہنچ جائے گا کہ میل سے کم فاصلہ رہ جائے لیکن وقت کے اندر وضو کر کے نماز ادا نہ کر سکے گا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ اول وقت میں تیمم کے ساتھ نماز ادا کرے۔ ردالمختار ص۔۲۴۹/۱

مسئلہ :۔ آبادی سے باہر کسی آدمی کے پاس اپنے کجاوہ وغیرہ سامان سفر میں پانی ہے لیکن وہ اسے بھول گیا اس نے تیمم سے نماز ادا کر لی (تو اس کی نماز درست ہے) اس پر اعادہ نہیں۔ الدرالمختار۔ ص۔۲۵۰/۱

وضاحت :۔ یہ حکم اس سے مختص ہے۔ جو آبادی سے باہر ہو اگر وہ آبادی میں یا اس سے قریب ہو تو اس پر پانی تلاش کرنا لازم ہے۔ اگر پانی تلاش کئے بغیر اس نے تیمم سے نماز پڑھی تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔ ردالمختار ص۔۲۴۹
(۲) خیمہ جو آبادی سے دور لوگوں کی رہائش کے لئے نصب ہوں ان کا حکم آبادی کا سا ہے کیونکہ لوگ وہاں پانی کے بغیر نہیں رہ سکتے تو آبادی کی طرح

ان میں پانی ملنے کا امکان غالب ہے۔ ردالمختار ص-۱/۲۴۹

(۳) اس رعایت میں شرعی مسافر اور شرعی مقیم برابر ہیں۔

(۴) یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ پانی ایسی جگہ پڑا ہو جہاں پر عادتاً نسیان ہو سکتا ہے اگر پانی ایسی جگہ موجود ہے جہاں پر عام طور پر اس کی موجودگی کے متعلق نسیان نہ ہوتا ہو تو پڑھی نماز کا اعادہ واجب ہے اگرچہ وہ نماز پانی بھول کر ہی تیمم سے پڑھی ہو جیسے کہ پانی کا مشکیزہ اس کے گلے میں ہو یا سواری پر پانی اس کے سامنے پڑا ہو یا وہ جانور کو ہانک کر چلا رہا ہو اور پانی سواری کے پیچھے اس کے سامنے لٹک رہا ہو۔ ردالمختار ص-۱/۲۵۰

(۵) جن صورتوں میں پانی کی موجودگی کے بارے میں نسیان عام طور پر ہو سکتا ہے ان سے چند یہ ہیں۔

(الف) جانور پر پانی لادا ہوا ہے اور وہ آگے آگے چل کر جانور کو چلا رہا ہے۔ ردالمختار ص-۱/۲۵۰

(ب) جانور پر سوار ہے اور پانی کجاوہ میں پیچھے ہے۔

یہی حکم ہو گا اس صورت میں جب کہ کوئی موٹر چلا رہا ہے یا اس کے ہمراہ ہے اور پانی پیچھے ٹرک کی باڈی یا کار کی ڈگی یا بس کی چھت پر ہو۔

(ج) سواری کے پیچھے چل رہا ہے اور پانی نظروں سے اوجھل کجاوہ میں آگے رکھا ہے۔ ردالمختار ص-۱/۲۵۰

(۶) اگر پانی ہونے کا علم تھا لیکن شک یا ظن ہو کہ وہ تو صرف ہو چکا ہے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو نماز کا اعادہ کرے۔ ردالمختار ص-۱/۲۵۰

(۷) مسئلہ میں جو حکم بیان ہوا کہ اس پر اعادہ نہیں یہ اس صورت میں ہے جب نماز سے فراغت کے بعد پانی یاد آیا یا دیکھا خواہ پڑھی ہوئی نماز کا وقت باقی ہو یا گزر چکا ہو اگر دوران نماز پانی کا موجود ہونا یاد آیا تو نماز توڑ دے وضو کر کے نماز نئے سرے سے ادا کرے۔ ردالمختار ص-۱/۲۵۰

مسئلہ:- درج ذیل صورتوں میں نماز کا اعادہ کرے۔

(الف) کپڑا پاس تھا بھول گیا ننگے نماز پڑھی۔
(ب) ناپاک کپڑے سے نماز پڑھی اس کے پاس ایسی چیز موجود تھی جس سے نجاست دور کر سکتا تھا۔
(ج) درہم برابر نجاست پاس رکھ کر اس نے نماز ادا کی۔
(د) اس کے بدن پر درہم برابر نجاست لگی تھی اور نماز ادا کر لی۔
(ہ) ناپاک پانی سے وضو (یا غسل) کر کے نماز ادا کی۔
(و) بے وضو تھا (یاد نہ رہا) نماز پڑھ لی پھر بے وضو ہونا یاد آیا۔

الدر المختار۔ ردالمختار ص۔۲۵۰

وضاحت :۔ اس مسئلہ کا تعلق اگرچہ تیمم سے نہیں لیکن ماقبل مسئلہ میں نسیان کے باعث تیمم کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کے اعادہ یا عدم اعادہ کا حکم مذکور ہے اس مناسبت سے اس کا ذکر یہاں کیا گیا۔

مسئلہ :۔ پاس پانی نہیں لیکن ساتھی کے پاس ہے اگر اسے ظن غالب ہے کہ ساتھی مانگنے پر دے دے گا تو ساتھی سے مانگ کر وضو کرنا واجب ہے اور اگر غالب ظن یہ ہو کہ مانگنے کے باوجود نہ دے گا تو مانگنا واجب نہیں تیمم سے نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ ردالمختار ص۔۱/۲۵۰

وضاحت :۔ (۱) ساتھی سے مراد دوست نہیں بلکہ ہر وہ شخص ہے جو نماز کے وقت پاس تھا (خواہ وہ مسافر نہ ہو) ردالمختار ص۔۱/۲۵۱
(۲) ساتھی سے پانی مانگا اس نے انکار کر دیا انکار صراحت کے ساتھ یا دلالتًہ ہو، مثلًا مانگنے پر اسے مارنے کی کوشش کی یا اسے ضائع کر دیا بہرحال تیمم کی اجازت ہے۔ الدر المختار۔ ردالمختار ص۔۱/۲۵۱
(۳) قافلہ اگر بہت بڑا ہو کہ فردًا فردًا ہر آدمی سے مانگنا مشکل ہو تو اس میں بلند آواز سے طلب کرنا کافی ہے۔ ردالمختار ص۔۱/۲۵۱
(۴) خود طلب کرے یا کسی کو بھیج کر طلب کرے برابر ہے۔ ردالمختار ص۔۲۵۱

مسئلہ :۔ ساتھ والے آدمی کے پاس پانی ہے مگر وہ قیمت لئے بغیر نہیں دیتا' اگر وہ مروج قیمت یا معمولی زیادہ قیمت سے دیتا ہو اور رقم بھی اس کے پاس موجود ہو جو اس کی ضروریات سے زائد ہو تو تیمم کی اجازت نہیں (بلکہ پانی خرید کر طہارت سے نماز ادا کرے) اور اگر غبن فاحش کے ساتھ وہ پانی فروخت ہو یا وہ فروخت تو مروج قیمت پر کرتا ہے لیکن اس کے پاس ضروریات سے زائد رقم نہیں تو ان صورتوں میں اسے تیمم کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت ہے۔ (پانی خرید کر طہارت کرنا ضروری نہیں)۔ الدر المختار ص ۲۵۱/۱

وضاحت :۔ (۱) مروج قیمت سے مراد اس جگہ کی مروج قیمت ہے۔ جہاں وہ ہے اگر اس جگہ کی مروج قیمت معلوم نہ ہو تو اس سے قریب ترین جگہ کی مروج قیمت مراد ہے۔ ردالمختار ص ۲۵۱/۱

(۲) اگر سفر میں رقم ہمراہ نہیں لیکن کسی اور جگہ مثلاً گھر میں اس کے پاس رقم موجود ہے اور پانی کو ادھار خریدنا ممکن ہو تو اس طرح پانی خریدنا واجب ہے۔ (تیمم کی اجازت نہیں)

(۳) سفر میں رقم ہمراہ نہیں لیکن کسی شخص سے اس کو رقم قرض مل سکتی ہے جس سے خرید کر وہ وضو غسل کر سکتا ہے تو اب قرض لینا واجب نہیں بلکہ ادھار نہ مل سکنے کی صورت میں تیمم سے نماز ادا کرنا درست ہے۔ قرض اور ادھار پانی خریدنے میں فرق یہ ہے کہ ادھار کی صورت میں مدت مقرر ہوتی ہے جس کی فروخت کنندہ کو شرعاً پابندی کرنا ضروری ہے جب کہ قرض کی صورت میں اگر مدت مقرر ہو لیکن قرض دینے والے پر اس کی پابندی شرعاً ضروری نہیں بلکہ وہ جب چاہے واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر وہ واپسی کا مطالبہ کرے گا تو اس کے پاس دینے کو رقم نہ ہوگی اس لئے شریعت مطہرہ نے قرض لینا ضروری قرار نہیں دیا۔ ردالمختار ص ۲۵۱/۱

(۴) ضروریات سے مراد زاد راہ (خورد و نوش) وغیرہ ہیں۔ قرض کی ادائیگی کے لئے رقم بھی ضروریات میں شمار ہوتی ہے۔ ردالمختار ص ۲۵۱/۱

(۵) غبن فاحش سے مراد مروج قیمت سے دوگنا قیمت ہے۔۱ البحرالرائق کے حوالہ سے علامہ شامی نے اس قول کو "اولیٰ" کہا۔ یا اس سے مراد ہے کہ جو کسی چیز کی اتنی زیادہ قیمت کہ قیمت لگانے والوں سے کوئی بھی اس چیز کی اتنی قیمت نہ لگائے۔۲ شرح منیہ کے حوالہ سے اس قول کو "اوفق" کہا۔ الردالمختار ص۔۲۳/۷/۱ میں ہے۔

ردالمختار ص۔۲۵۱/۱

مسئلہ :۔ پیاس کی حالت میں پانی جس قیمت پر بھی ملے خریدنا واجب ہے تا کہ اپنی جان بچ سکے۔ ردالمختار ص۔۲۵۱/۱

وضاحت :۔ (۱) مناسبت کے باعث اس مسئلہ کو یہاں ذکر کیا گیا اگرچہ اس بات سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

(۲) پیاس میں پانی نہ خریدا اور وہ اس کو خرید سکتا تھا پھر اس کے باعث مر گیا تو گناہ گار ہو گا۔

مسئلہ :۔ (تیمم کے ساتھ) نماز میں مشغول ہے ساتھی کے پاس پانی دیکھا) اگر ظن غالب ہو کہ مانگنے پر دے دے گا تو نماز کو توڑ کر پانی مانگے ورنہ نماز نہ توڑے۔ الدّرالمختار۔ ردالمختار ص۔۲۵۲/۱

مسئلہ :۔ کوئی شخص قید میں ہے۔ وہاں اسے طہارت کے لئے نہ پانی میسر ہے نہ پاک مٹی۔ تو اس پر واجب ہے کہ اوقات نماز میں نمازیوں سے مشابہت اختیار کرے۔ الدرالمختار ص۔۲۵۲/۱

وضاحت :۔ (۱) یہ صورت اس شخص کو پیش آ سکتی ہے جسے دشمن نے ناپاک جگہ پر قید کر کے اس پر پانی بند کر دیا ہو۔ اور وہ کھود کر یا کھرچ کر پاک مٹی حاصل کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یا اس طرح شدید بیمار ہو کہ پانی اور مٹی کے

استعمال سے عاجز ہو۔ الدر المختار ص ۲۵۲/۱

(۲) اگر زمین کھود کر یا دیوار وغیرہ کھرچ کر مٹی حاصل کر کے تیمم کر سکتا ہو تو نماز ادا کرے۔ ردالمختار ص۔ ۲۵۲/۱

(۳) نمازیوں سے مشابہت اختیار کرنے کا حکم نماز کے وقت کے احترام کے لئے ہے۔ ردالمختار ص ۲۵۲/۱

(۴) مشابہت کا انداز یہ ہو گا کہ نماز کی نیت نہ کرے' نہ قرات کرے بے وضو ہو یا جنبی' رکوع کی مانند جھکے اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔ سجدہ نہ کرے کیونکہ اس طرح ناپاک زمین پر سر رکھنا پڑے گا۔ ردالمختار ص ۲۵۳/۱

(۵) چونکہ اس نے نمازیوں سے صرف مشابہت اختیار کی اور نماز ادا نہیں کی لہذا جب پانی یا طہور مٹی پر قدرت حاصل ہو نماز کا اعادہ کرے۔ ردالمختار ص۔ ۲۵۳/۱

(۶) صرف مشابہت اختیار کرنے کا شرعی حکم دیگر کئی ایک مقامات پر بھی ہے۔ مثلاً" رمضان میں عورت حیض سے دن کو فارغ ہو تو اسے حکم ہے روزہ داروں سے مشابہت اختیار کرے کہ غروب آفتاب تک کھانا پینا موقوف رکھے۔ یا کسی نے سفر کے باعث روزہ افطار کیا تھا دن کو اقامت اختیار کرلی تو بقیہ دن روزہ داروں سے مشابہت اختیار کرنے کا حکم ہے۔ ردالمختار ص۔ ۲۵۳/۱

مسئلہ :۔ کسی نے طہارت کے لئے پانی مباح کیا اور اس کے ضرورت مندوں میں جنبی' حیض سے فراغت پانے والی عورت' بے وضو اور میت ہیں۔ تو بہتر یہ ہے کہ جنبی غسل کرے۔ عورت اور بے وضو تیمم کریں' میت کو تیمم کرائیں اور جنبی جس نے غسل کر کے طہارت حاصل کر لی ہے کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کریں۔ اگر پانی صرف وضو کے لئے کفایت کرتا ہو تو بے وضو طہارت کرے اور باقی تیمم اور اس کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کریں۔ الدر المختار ردالمختار ص۔ ۲۵۳/۱

وضاحت :۔ جنابت' حدث سے زیادہ شدید حالت ہے اور عورت کو اگرچہ غسل

کی حاجت ہے لیکن وہ امامت نہیں کرا سکتی۔ اس لئے جنبی کا غسل کرنا بہتر ہے۔ اگر غسل کے لئے کفایت نہیں کرتا اور وضو کے لئے کفایت کرتا ہو تو بے وضو کو وضو کر لینا بہتر ہے کیونکہ اس کی طہارت کی تکمیل ہو جائے گی۔ ردالمحتار ص ۲۵۳، ۱/۲۵۴

مسئلہ :۔ پانی ایک شخص کی ملکیت ہے اس کے دوسرے ساتھی ہیں سب کو طہارت کے لئے پانی کی ضرورت ہے لیکن پانی صرف ایک شخص کی طہارت کے لئے کفایت کرتا ہے تو مالک کو اپنی طہارت کے لئے اس کا استعمال کرنا بہتر ہے۔ الدرالمختار ص ۱/۲۵۴

مسئلہ :۔ پانی چند آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہے اور صرف ایک شخص کو طہارت کے لئے کفایت کرتا ہے ان مالکوں سے ایک کی وفات ہو گئی تو اب سب کو چاہیے کہ اسے میت کے غسل میں صرف کریں۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص۔ ۱/۲۵۴

وضاحت :۔ (۱) ان افراد میں اگرچہ کوئی جنبی ہو پھر بھی وہ اپنی طہارت کے لئے اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی ملکیت میں میت کا حصہ ہے اگر کوئی اسے استعمال کرے گا تو میت کے حصہ میں تصرف کا مرتکب ہو گا جو جائز نہیں اس صورت میں جنابت کا بے وضوگی کی نسبت شدید حدث ہونا میت کے حصہ میں تصرف کے لئے جواز کا باعث نہیں بن سکتا۔ ردالمختار ص۔ ۱/۲۵۴

(۲) اگر تقسیم کے بعد کسی کا حصہ اس کی طہارت کے لئے کفایت کرے تو اسے استعمال کرنا بہتر ہے جیسا کہ بالا مسئلہ میں مذکور ہے۔

(۳) اس صورت میں پانی کا استعمال اگر سمیت میت کے سب کے لئے مباح ہوتا تو جنبی کو غسل میں استعمال کرنا بہتر ہے تاکہ وہ باقی کی امامت کرائے کیونکہ جنابت شدید حدث ہے۔ (یہ صورت بھی پہلے مذکور ہو چکی ہے) ردالمختار ص۔ ۱/۲۵۴

مسئلہ :۔ پانی باپ اور بیٹے میں کسی ایک کو طہارت کے لئے کفایت کرتا ہے تو باپ کا استعمال کرنا بہتر ہے۔ ردالمحتار ص۔ ۱/۲۵۴

مسئلہ :۔ کسی کے دونوں ہاتھ کہنیوں کے اوپر اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹے ہوئے ہیں۔ اگر اس کے لئے چہرے کا دھونا ممکن ہے تو دھوئے ورنہ چہرے کا تیمم کرے اور اگر چہرہ زخمی ہو کہ نہ دھو سکتا ہے نہ تیمم کر سکتا ہے تو بغیر طہارت کے نماز ادا کر لے اور تندرست ہونے کے بعد اس پر اعادہ نہیں۔ الدرالمختار مع ردالمحتار ص۔ ۱/۲۵۳

مسئلہ :۔ زمزم پاس ہے اسے خود سفر میں پیاس کا خوف بھی نہیں لیکن طہارت کے لئے اس کی ضرورت پیش آنے کا خدشہ ہے تو اسے بچانے اور اس کی موجودگی کے باوجود تیمم کے اس کے لئے جائز ہونے کا حیلہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی چیز ملا دے جس سے وہ مائے مطلق نہ رہے۔ مثلاً شکر، چینی یا اس سے زائد گلاب وغیرہ کا عرق ملا دے۔ الدرالمختار ردالمحتار ص۔ ۱/۲۵۴

فصل ---- تیمم کرنے کا طریقہ

مسئلہ :۔ تیمم کرنے کے بارہ طریقے ہیں۔ تیمم ان سب طریقوں سے صحیح ہے اور سنت سے منقول صرف ایک طریقہ ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا طریقہ :۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے پہلے چہرے کا مسح کرے پھر بائیں ہتھیلی سے دائیں ہاتھ اور دائیں ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔ اس ترتیب سے تیمم کرنا سنت ہے۔

دوسرا طریقہ :۔ پہلی ضرب میں دونوں ہتھیلیوں سے چہرہ کا مسح کرے دوسری ضرب سے پہلے بائیں ہاتھ پھر دائیں کا مسح کرے۔

تیسرا طریقہ :۔ پہلی ضرب میں دائیں ہتھیلی سے منہ کا مسح کرے پھر بائیں ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کا بعدہ دوسری ضرب سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

چوتھا طریقہ :۔ تیسرے طریقہ کا عکس یعنی پہلی ضرب میں بائیں ہتھیلی سے چہرے اور دائیں ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے پھر دوسری ضرب سے دائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

پانچواں طریقہ :۔ پہلی ضرب مین بائیں ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کا مسح کرے پھر دائیں ہتھیلی سے چہرہ کا مسح کرے۔ زاں بعد دائیں ہاتھ کی دوسری ضرب سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

چھٹا طریقہ :۔ پہلی ضرب میں بائیں ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کا پھر دائیں ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے پھر دوسری ضرب میں صرف دائیں ہتھیلی سے چہرے کا مسح کرے۔

ساتواں طریقہ :۔ پہلی ضرب میں ہاتھوں کا مسح درج بالا طریقہ سے کر کے

دوسری ضرب میں صرف بائیں ہتھیلی سے چہرے کا مسح کرے۔

آٹھواں طریقہ:۔ پہلی ضرب میں درج بالا طریقہ سے ہاتھوں کا مسح کرے پھر دوسری ضرب میں دونوں ہتھیلیوں سے چہرے کا مسح کرے۔

نواں طریقہ:۔ ضرب اول میں دائیں ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کا پھر بائیں ہتھیلی سے چہرے کا پھر بائیں ہتھیلی کی دوسری ضرب سے دائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

دسواں طریقہ:۔ پہلے دائیں ہتھیلی کی ضرب سے بائیں ہاتھ کا پھر بائیں کی ضرب سے دائیں ہاتھ کا پھر دائیں ہتھیلی کی ضرب سے چہرے کا مسح کرے۔

گیارھواں طریقہ:۔ ہاتھوں کا مسح درج بالا طریقہ سے کر کے بائیں ہتھیلی کی ضرب سے چہرے کا مسح کرے۔

بارہواں طریقہ:۔ دونوں ہاتھوں کے مندرجہ بالا طریقہ پر مسح کے بعد دونوں ہتھیلیوں کی ضرب سے چہرے کا مسح کرے۔ فتاوی رضویہ ۷۶۹، ۷۷۰/۱ بتغییر مطبوعہ فیصل آباد

مسئلہ:۔ تیمم کی کیفیت اس طرح ہے کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان کو جھاڑے اور چہرے کا مسح اس طرح کرے کہ اس کا کوئی چھوٹا حصہ بھی مسح کے بغیر نہ رہ جائے۔ پھر دوسری دفعہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں جھاڑے اور ہتھیلیوں (کی پشت) اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے۔ ہاتھوں کے مسح کا احوط طریق یہ ہے کہ اپنے بائیں ہاتھ کی (انگوٹھے کے علاوہ) چار انگلیوں سے دائیں ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سروں سے لے کر کہنی تک مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے (جو ابھی مسح میں مستعمل نہیں ہوئی کیونکہ ابھی تک اس ہاتھ کی انگلیوں سے دائیں ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سروں سے کہنی تک کا مسح کیا ہے) دائیں ہاتھ کے اندر کی جانب کا کلائی کے جوڑ تک مسح کرے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی اندر کی جانب کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح اسی طرح مکمل کرے۔

البحرالرائق ص ۱۵۴/۱

وضاحت :۔ (۱) تیمم کی سنتوں کی فصل کو ملاحظہ فرما لیں ضرب' جھاڑنا' اور مسح وغیرہ تمام امور میں سنت طریقہ کی رعایت کریں۔

(۲) ہتھیلیوں کے اندر کی جانب مسح کرنے کی ضرورت نہیں زمین پر ان سے ضرب ہی کفایت کرتی ہے۔ البحرالرائق ص ۱۵۴/۱

فصل ـــــــ دوسرے کو تیمم کرانے کا طریقہ

مسئلہ :۔ کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے کہ مجھے تیمم کراؤ اس نے تیمم کرا دیا تو درست ہے بشرطیکہ تیمم کی فرمائش کرنے والے نے تیمم کی نیت کی ہو۔
البحرالرائق ص ۱۵۳/۱

وضاحت :۔ بغیر ضرورت کے کسی سے تیمم کرانا مکروہ ہے۔ جس طرح کہ وضو میں غیر سے استعانت مکروہ ہے۔ تیمم میں یہ کراہت بہ نسبت وضو کے زیادہ ہے۔ کیوں کہ دوسرے سے استعانت کے ساتھ تیمم کی صحت اور جواز میں اختلاف ہے۔ (اگرچہ صحیح قول جواز اور صحت کا ہے) فتاوی رضویہ ص ۷۴۹/۱ مطبوعہ فیصل آباد البحرالرائق ص ۱۵۲/۱ میں عدم جواز کا قول ابن قاضی کی جانب منسوب ہے

مسئلہ :۔ کسی نے دوسرے کو تیمم کرانے کا حکم دیا۔ مامور جس کو حکم دیا گیا ہے کہ تیمم کرائے' نے فرمائش کرنے والے کی نیت کے بعد زمین پر ہاتھ لگائے پھر فرمائش کرنے والے کو حدث لاحق ہو گیا تو مامور اس ضرب سے اسے تیمم نہیں کرا سکتا۔ اگر مامور کو ضرب کے بعد حدث لاحق ہوا تو وہ ضرب اس کے حدث سے باطل نہ ہو گی (وہ تیمم کرا سکتا ہے) البحرالرائق ص ۱۵۳۔/۱

وضاحت :۔ اس صورت میں آمر (فرمائش کرنے والے) کا اعتبار ہے اسے دوران تیمم حدث لاحق ہوا تو ضرب باطل ہو جائے گی مامور کا اعتبار نہیں کیونکہ اس کی حیثیت آلہ کی ہے۔ (لہذا ضرب کے بعد اسے حدث لاحق ہو تو اس کا اعتبار نہ ہو گا بلکہ وہ تیمم کرا سکتا ہے اس کی ضرب باطل نہ ہو گی) البحرالرائق ص ۱۵۳/۱

مسئلہ :۔ اگر دوسرے کو تیمم کرائے تو چہرے' دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ تینوں

اعضاء کے لئے تین ضربیں زمین پر لگائے یعنی ہر عضو کے لئے الگ الگ ضرب لگائے۔ الدر المختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۳۹

وضاحت :۔ جب مریض کے ہر ہاتھ کا مسح اپنے دونوں ہاتھوں سے کرے تو لازمی طور پر تیسری ضرب درکار ہو گی۔ ردالمختار ص ۱/۲۳۹

مسئلہ :۔ دوسرے کو تیمم کرانے کی صورت میں تیمم کے درست ہونے کے لئے شرط ہے کہ اس کے حکم و فرمائش پر تیمم کرائے وہ فرمائش صراحۃً ہو یا دلالۃً ۔ اگر اس کی جانب سے کسی طرح کی فرمائش نہ پائی گئی بلکہ اس نے اپنے طور پر زمین پر ہاتھ مار کر اس کے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر دیا تیمم نہ ہو گا۔ فتاوی رضویہ ص ۱/۷۴۴

وضاحت :۔ (۱) صراحت کے ساتھ فرمائش کی چند صورتیں یہ ہیں۔

(الف) زید نے عمرو سے کہا مجھے تیمم کرا دو اس نے قبول کر لیا۔

(ب) عمرو نے زید سے کہا میں تجھے تیمم کرا دیتا ہوں یا پوچھا کیا میں تجھے تیمم کرا دوں زید نے کہا اچھا۔

ان دونوں صورتوں میں اگر عمرو نے تیمم کرا دیا اور زید نے تیمم کی نیت بھی کر لی تو تیمم درست ہو گا۔ اگر تیمم کراتے وقت زید نے نیت نہ کی تو بھی تیمم نہ ہو گا۔ فتاوی رضویہ ۷۴۹، ۱/۷۶۷

(۲) بطور دلالت فرمائش کی مثال یہ ہے۔

عمرو نے زید سے کہا میں تجھے تیمم کرا دیتا ہوں جواب میں اس نے سکوت اختیار کیا بعد میں عمرو نے جب زمین پر ہاتھ مارے تو زید نے تیمم کی نیت کر لی تو تیمم درست ہو گیا۔ اس صورت میں عمرو نے اپنی قولی صراحت سے اپنا فعل ضرب زید کی جانب سے قرار دیا زید نے اپنے سکوت سے قبول کیا جو دلالۃً فرمائش ہے۔ فتاوی رضویہ ص ۱/۷۶۷

مسئلہ :۔ زید نے عمرو سے تیمم کی فرمائش نہ کی اور نہ ہی عمرو نے زید کو تیمم

کرانے کی پیش کش کی۔ (عمرو کو زید نے تیمم کرانے کا وکیل نہ بنایا) بلکہ عمرو نے خود ہی اپنی مرضی سے جنس ارض پر ہاتھ مارے ہاتھ مارتے وقت دل میں زید کو تیمم کرانے کا ارادہ کیا یا نہ کیا اور زید کو تیمم کرا دیا اگر بوقت ضرب عمرو کے ہاتھ پر کافی مٹی لگ گئی تھی جو تیمم کے قابل ہے۔ اور تیمم کے وقت اسے نہ جھاڑا لیکن جب زید کو تیمم کرانے لگا تو زید نے تیمم کی نیت کرلی تو تیمم درست ہے اور اگر ہاتھوں پر تیمم کے قابل کافی مٹی نہ لگی یا لگی تو تھی لیکن اس نے مسنون طریقہ کے مطابق اسے جھاڑ دیا۔ تو تیمم درست نہ ہوا اگرچہ عمرو نے جب تیمم کرایا تو زید نے نیت کرلی۔ فتاوی رضویہ ص ۷۶۶ ۷۶۷/۱

وضاحت :۔ مسئلہ میں مذکورہ صورتوں میں تیمم اگرچہ ضرب کے ساتھ ہے۔ یعنی عمرو نے اپنے ہاتھوں کی ضربوں کے بعد زید کو تیمم کرایا لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں کیونکہ بوقت ضرب عمرو کے لئے زید کی فرمائش نہ صراحۃً ثابت ہے نہ دلالۃً۔ تو بوقت ضرب عمرو اگرچہ نیت کرے کہ زید کو تیمم کراؤں گا۔ مفید نہیں کیونکہ وہ اس وقت وکیل نہ تھا اور اگر زید اس وقت نیت کرے کہ عمرو مجھے تیمم کرانے کے لئے ضرب صادر کر رہا ہے تو بھی مفید نہیں کیوں وہ اس وقت زید کا وکیل نہیں اور پرائے فعل پر نیت کا اعتبار نہیں۔

ان صورتوں میں عمرو کا تیمم کرانا زید کے حق میں ایسا ہو گا جیسے ضرب کے بغیر تراب حقیقی سے تیمم کرنا۔ ایسی صورت میں تراب اور اعضاء کو اتصال دیتے وقت نیت کی ضرورت ہے جو پائی گئی۔ نیز ایسی صورت میں مٹی کافی قابل تیمم ہونی چاہیے لہذا اگر تیمم کراتے وقت عمرو کے ہاتھوں پر کافی مٹی ہے تو تیمم درست ہے اور اگر نہیں (خواہ بوقت ضرب مٹی کم لگی یا بعد میں مسنون طریقہ سے جھاڑ دی) تو تیمم نہ ہو گا۔

ان صورتوں میں بوقت مسح اعضاء عمرو' زید کا وکیل ہے۔ اور اس کی وکالت دلالۃً ہے نہ کہ صراحۃً۔ کیونکہ اس نے اپنے آلودہ ہاتھوں سے اسے تیمم کرانا چاہا اس نے قبول کرلیا۔ فتاوی رضویہ ۷۶۷/۱

فصل ـــــــ تیمم توڑنے والی چیزیں

(۱) مسئلہ :۔ تیمم کو وہ چیز توڑ دے گی جو اس کے اصل یعنی وضو اور غسل کو توڑ دے گی۔ الدر المختار ص ۲۵۴/۱

وضاحت :۔ (۱) اگر بے وضو ہونے کی بناء پر تیمم کیا تو حدث (اصغر یا اکبر) اسے باطل کر دے گا۔ کیونکہ حدث اکبر (جنابت) سے وضو بھی باطل ہو جاتا ہے جس طرح کہ وہ غسل کو باطل کر دیتا ہے۔

(۲) اگر تیمم جنابت کے لئے کیا پھر اسے حدث اصغر لاحق ہوا تو اب وہ صرف بے وضو ہوا جنبی نہ ہوا (اب اس کے لئے صرف بے وضو کے احکام ثابت ہوں گے یعنی دخول مسجد' تلاوت قرآن مجید وغیرہ جائز ہیں۔ جنابت کے احکام اس پر لازم نہ ہوں گے) جنابت کے تیمم کا ناقص جنابت ہے۔ الدر المختار۔ ردالمختار ص' ۲۵۵/۱

(۳) جنابت کے لئے تیمم کیا تھا بے وضو ہو گیا اور تیمم کیا پھر اسے صرف اتنا پانی ملا جس سے وہ صرف ایک ایک بار اعضاء کو دھو کر وضو کر سکتا ہے تو (پانی ملنے کے باعث اس کا جنابت کا تیمم باطل نہ ہوا) وہ صرف وضو کرے۔ ردالمختار ص' ۲۵۵/۱ اگر اس نے اعضا کو تین تین بار دھونا شروع کر دیا جس کے باعث اس کا وضو نا مکمل رہا تو پھر بھی اس کا وضو کا تیمم باطل ہو گیا (کیونکہ وضو کے لئے کافی پانی پر اس کو قدرت حاصل ہوئی تھی ایک ایک بار اعضاء کو دھوتا تو پانی کفایت کرتا) اب نیا تیمم کرے (جو وضو کے قائم مقام ہو گا) مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص' ۶۸۔

اگر جنابت کے تیمم کے بعد اور بے وضو ہونے سے قبل موزے پہنے تھے تو وضو کرتے وقت موزے اتار کر پاؤں دھوئے اور موزے پہنے پھر اگر اتنے پانی پر سے اس کا گذر ہو جو اس کے غسل کے لئے کفایت کرتا ہو تو اس کا جنابت کا

تیمم باطل ہو گیا۔ اور وہ جنبی ہو گیا لہٰذا وہ غسل کرے۔ اگر قدرت کے باوجود وہ غسل نہ کر سکا تو جنابت کے لئے نئے سرے سے تیمم کرے۔ پھر جب بے وضو ہو تو اس کے لئے تیمم نئے سرے سے کرے۔ ردالمختار ص ۱/۲۵۵

(۴) جنبی ہو گیا تیمم نہ کیا تھا کہ حدث لاحق ہو گیا (یعنی بے وضو کرنے والی کوئی چیز اس سے صادر ہو گئی) دونوں کے لئے تیمم کیا پھر اس نے اتنا پانی حاصل کر لیا جس سے وہ صرف وضو کر سکتا ہے غسل کے لئے وہ پانی کافی نہیں تو اب وضو کرنا اس کے لئے ضروری نہیں بلکہ یہ عبث فعل ہے۔ (کیوں کہ اس نے جنابت کے لئے تیمم کیا تھا وہ اس وقت باطل ہو گا جب وہ اتنے پانی پر قادر ہوا جو غسل کے لئے کفایت کرے صرف وضو کے لئے کفایت کرنے والے پانی سے وہ باطل نہ ہو گا اس لئے اس پر اس صورت میں وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ عبث ہے) ردالمختار ص ۱/۲۵۵

مسئلہ :۔ اتنے پانی پر قدرت، جو اس کی طہارت کے لئے کافی ہو، بشرطیکہ وہ پانی اس کے حاجات سے فاضل ہو، تیمم کو توڑ دیتا ہے۔ الدر المختار ص ۱/۲۵۵

وضاحت :۔ (ا) پانی پر قدرت اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ اس کا مالک بن جائے یا پانی کا مالک اس کے لئے پانی کے استعمال کو مباح کر دے تملیک اور اباحت کی چند صورتوں کے احکام درج ذیل ہیں۔

(الف) پانی صرف ایک شخص کے وضو کے لئے کفایت کرتا ہے تیمم والوں کی ایک جماعت کو ہبہ کر دیا اور انہوں نے اس پر قبضہ بھی کر لیا تو کسی کا تیمم باطل نہ ہو گا کیونکہ ہر شخص کی ملکیت میں اتنا پانی نہیں جو وضو کو کافی ہو۔ وہ پانی صرف ایک شخص کی طہارت کو کفایت کرتا ہے اور وہ ایک جماعت کی ملکیت میں ہے۔ ردالمختار ص ۱/۲۵۵

(ب) پانی صرف ایک شخص کو وضو کے لئے کفایت کرتا ہے۔ مالک نے کسی کو ہبہ نہ کیا بلکہ تیمم کرنے والی ایک جماعت کے لئے استعمال کی اجازت دے دی (یعنی طہارت کے لئے اس کو مباح کر دیا) تو اب جماعت کے ہر شخص کا

تیمم باطل ہو جائے گا۔ کیوں سب کے لئے اس کا استعمال مباح ہے اور ان میں سے ہر ایک کی طہارت کے لئے انفرادی طور پر وہ پانی کفایت کرتا ہے۔

(ج) اگر تیمم سے نماز ادا کرنے والے کو بحالت نماز اتنا پانی بطور تملیک یا بطور اباحت میسر آگیا جس سے اس کی طہارت ہو سکتی ہے (اور وہ اس کے استعمال پر قادر بھی ہو) تو اس کا نماز اور تیمم دونوں باطل ہو جائیں گے۔ ردالمختار ص ۱/۲۵۵

(د) تیمم سے نماز ادا کرنے والے کو اگر بطور تملیک یا بطور اباحت گدھے کا جھوٹا اتنا میسر آگیا جو اس کی طہارت کو کفایت کرتا ہے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نماز نہ توڑے۔ نماز ادا کر لینے کے بعد اس جھوٹے پانی سے وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ ردالمختار ص ۱/۲۵۵

(۲) تیمم سے نماز ادا کر چکنے کے بعد وقت کے اندر اگر پانی مل گیا تو پڑھی ہوئی نماز ہو گئی۔ اس کا اعادہ نہ کرے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ تیمم کو مباح کرنے والا عذر بندوں کی جانب سے نہ ہو اگر وہ عذر بندوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (عذر ختم ہونے کے بعد اگر وقت باقی ہو تو وقت کے اندر طہارت سے نماز ادا کرے) اور اگر وقت گزر چکا ہو تو اس کی قضا کرے۔ ردالمختار ص ۱/۲۵۵

(۳) اگر اسے حدث لاحق ہے تو اتنے پانی کے استعمال پر قدرت جو وضو کے لئے کافی ہو اور اگر جنابت ہو تو اتنے پانی کے استعمال پر قدرت جو اس کے غسل کے لئے کافی ہو تیمم کو باطل کر دے گا اگر پانی صرف بعض اعضاء کے لئے کفایت کرتا ہے یا وہ جنبی ہے اور پانی وضو کے لئے کفایت کرتا ہے تو تیمم باطل نہ ہوگا پیچھے گذر چکا کہ اس صورت میں اس کا استعمال کرنا یعنی وضو کرنا بھی اس پر لازم نہیں۔ ردالمختار ص ۱/۲۵۵

(۴) تیمم کرنے والا اگر اتنے پانی پر قادر ہے جو اس کی طہارت کے لئے کفایت کرتا ہے لیکن اسے اس کی ضرورت ہے جیسے پیاس کی صورت میں پینے

کے لئے یا آٹا گوندھنے کے لئے یا اس کے جسم پر یا کپڑوں پر نجاست ہے اور وہ اس پانی سے دور ہو سکتی ہے یا اتنی دھوئی جا سکتی ہے کہ باقی درہم کی مقدار سے کم رہ جاتی ہے جس کی موجودگی میں نماز درست ہے تو پانی ان ضروریات میں استعمال کرے اس کا تیمم باطل نہ ہو گا۔

(۵) جنابت کا غسل کیا لیکن بدن کا کچھ حصہ پانی کی کمی کے باعث دھلنے سے رہ گیا جس کے باعث اس نے تیمم کیا پھر اسے حدث لاحق ہوا اس کے لئے اس نے تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی میسر آگیا جو اس کے غسل سے بقیہ حصہ کو دھونے کے لئے کفایت کرتا ہے تو اب اس جگہ کو دھوئے اس کا تیمم باطل نہ ہو گا۔ ردالمحتار ص ۲۵۶/۱

نوٹ غسل میں بدن کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ جانے کی صورت میں تیمم کے مسائل تفصیل کے متقضی ہیں لہٰذا ان کو الگ فصل میں لکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ :۔ کسی نے تیمم کیا پھر العیاذ باللہ مرتد ہو گیا تو ارتداد سے تیمم باطل نہ ہو گا اگر بتوفیق ایزدی دوبارہ ایمان لے آئے تو اس کا تیمم باقی ہے۔ اس تیمم سے وہ اب نماز ادا کر سکتا ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۲۵۶/۱

مسئلہ :۔ ہر وہ چیز جس کی موجودگی میں تیمم جائز نہیں تیمم کے بعد جب وہ چیز پائی گئی تو تیمم باطل ہو جائے گا۔ مثلاً" (صحت میں تیمم جائز نہیں) بیماری کے باعث تیمم کیا بیماری کے بعد جب صحت ہو گئی تیمم باطل ہو گیا سردی کی شدت کے باعث تیمم کیا جب اس کی شدت کم ہو گئی تیمم باطل ہو گیا اگرچہ اس وقت اتنے پانی پر قدرت نہ ہوئی جو تیمم کے لئے کفایت کرتا ہو۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۲۵۶/۱

وضاحت :۔ (ا) ہر وہ چیز جو کسی عذر کے باعث جائز ہو جب وہ عذر ختم ہو جائے تو اس کا جواز ختم ہو جاتا ہے۔ الدرالمختار ص ۲۵۴/۱

(۲) ایسی صورتوں میں تیمم کے باطل ہونے کے لئے یہ شرط نہ ہو گی کہ اس وقت پانی پر قدرت ہو (اگر عذر کے ختم پر پانی پر قدرت نہ ہو مثلاً" بیماری یا سردی کی شدت کے باعث تیمم کیا تھا جب تندرست ہوا یا سردی کی شدت ختم ہو تو پانی موجود نہ ہونے کے باعث پانی پر قدرت نہ ہو تو بھی تیمم باطل ہو جائے گا۔) ردالمحتار ص' ۱/۲۵۶

(۳) پانی سے ایک میل کی دوری کے باعث تیمم کیا تھا سفر اس نے جاری رکھا یہاں تک کہ پانی سے ایک میل سے کم فاصلہ پر وہ گیا تو تیمم باطل ہو جائے گا۔ الدرالمختار۔ ص' ۱/۲۵۷

مسئلہ :۔ جس چیز کی موجودگی تیمم کو مانع نہ ہو تیمم کے بعد اگر وہ چیز پائی جائے تو تیمم باطل نہ ہو گا۔ الدرالمختار ص' ۱/۲۵۷

مسئلہ :۔ اونگھنے والا متیمم پانی پر سے گزرا جو طہارت کے لئے کافی تھا اس کا تیمم باطل نہ ہو گا۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص' ۱/۲۵۷

وضاحت :۔ (۱) اونگھنا نیند کی وہ ابتدائی کیفیت ہے کہ اس کے قریب کی جانے والی گفتگو میں اکثر اسے یاد رہے اور اعضاء پر اس کی گرفت زائل نہ ہو۔ ردالمحتار ص' ۱/۲۵۷

(۲) اونگھنے والا خواہ بیٹھنے کی چیز پر سرین جما کر بیٹھا ہو یا نہ دونوں صورتوں میں ایک ہی حکم ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ ردالمحتار ص' ۱/۲۵۷

(۳) تیمم جنابت سے ہو یا حدث سے یہی حکم ہے۔ ردالمحتار ص' ۱/۲۵۷

(۴) تیمم نہ ٹوٹنے کی وجہ پانی کی موجودگی کے بارے میں علم نہ ہونا ہے جس طرح کہ کوئی شخص جاگتے ہوئے نہر کے کنارے کے قریب ہو اور اسے اس کا علم نہ ہو تو اس کے لئے تیمم سے نماز ادا کرنا درست ہے۔ ردالمحتار ص' ۱/۲۵۷

مسئلہ :۔ سونے کی حالت میں پانی پر سے گزرا اگر سرین بیٹھنے کی جگہ پر جمے

ہوئے ہیں تو تیمم باطل نہ ہوگا اور اگر سرین بیٹھنے کی جگہ پر جمے ہوئے نہ ہوں تو تیمم باطل ہو جائے گا۔ ردالمحتار ص ۲۵۷/۱

وضاحت:۔ سرین بیٹھنے کی جگہ پر جمے نہ ہونے کی صورت میں تیمم کا باطل ہونا پانی کے قریب ہونے کے باعث باطل نہ ہوگا بلکہ نیند کے باعث ہوگا۔ ردالمحتار ص ۲۵۷/۱

فصل ــــــ لُمعہ کے مسائل

وضاحت :۔ (لُمعہ۔ لام کے پیش ' میم کے سکون ' عین کی زبر کے ساتھ ہے۔ اس کا لغوی معنے ہے تر) گھاس (میں اس) کا خشک شدہ حصہ۔ لوگوں کی جماعت ' تھوڑا سا گزارہ زندگی کہا جاتا ہے مَعَہٗ لُمْعَۃٌ مِّنَ الْعَیْشِ اس کے ساتھ تھوڑا سا گزارہ زندگی ہے جو اس کے لئے کفایت کر سکے۔ (لُمْعَۃٌ) مِنَ الْجَسَدِ۔ جسم کے رنگ کی چمک۔ اور بقول بعض ہر رنگ جو اصلی رنگ کے مخالف ہو۔ جسم کا وہ حصہ جو نہانے یا وضو کرنے میں خشک رہ جائے۔ مصباح اللغات ص ۷۹۴

اور یہاں (یعنی مسائل تیمم میں) وہ حصہ بدن ہے جو بعد جنابت سیلان آب سے رہ گیا۔ فتاوی رضویہ ص ۸۸۳/۱

مسئلہ :۔ غسل (جنابت) کیا بدن پر خشک جگہ رہ گئی وہاں پانی نہ پہنچا چونکہ خشک بچ جانے کے باعث اس کا غسل مکمل نہ ہوا) اس کے لئے تیمم کیا پھر اسے حدث لاحق ہوا۔ (وضو ٹوٹ گیا) اس حدث کے لئے تیمم کیا پھر اسے پانی ملا تو اس کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ان کی تفصیل اور احکام ذیل میں درج ہیں۔

پہلی صورت :۔ پانی اتنی وافر مقدار میں ہے کہ خشک جگہ دھونے اور وضو دونوں کے لئے کفایت کرتا ہے۔

حکم :۔ خشک جگہ جو غسل سے رہ گئی تھی وہ بھی دھوئے اور وضو بھی کرے وضو اور غسل دونوں کے لئے اس کا کیا ہوا تیمم باطل ہو گیا۔ (غسل کی تکمیل وہ خشک جگہ دھلنے سے ہو جائے گی لہذا وہ جگہ دھونے سے اس کا غسل جنابت مکمل ہو گیا اور بعد میں وضو کرنے سے حدث زائل ہو گیا)

دوسری صورت :۔ پانی اتنی قلیل مقدار میں ہے کہ دونوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ کفایت نہیں کرتا (یعنی نہ اس سے مکمل طور پر وضو کیا جا سکتا ہے اور

نہ ہی وہ غسل سے باقی رہی جگہ کو مکمل طور پر دھویا جا سکتا ہے)

حکم :۔ اس کا جنابت اور حدث کا تیمم باطل نہ ہوا (کیونکہ کافی پانی پر قدرت نہ ہوئی) موجود پانی کو غسل سے باقی رہی جگہ میں استعمال کرے اور اس کا جتنا حصہ بھی دھویا جا سکتا ہے۔ دھوئے تاکہ جنابت حتی المقدور کم ہو۔

تیسری صورت :۔ میسر پانی صرف اتنا ہے کہ اس سے صرف غسل سے رہی ہوئی جگہ کو دھو سکتا ہے (وضو کے لئے وہ پانی کفایت نہیں کرتا)

حکم :۔ غسل سے باقی ماندہ جگہ کو اس پانی سے دھوئے (اس طرح اس کا غسل جنابت مکمل ہو جائے گا) اس کا حدث کے لئے کیا ہوا تیمم باقی رہے گا باطل نہ ہو گا۔

چوتھی صورت :۔ ملنے والا پانی سے وضو کے لئے کافی ہے۔ اتنا نہیں کہ اس سے غسل سے باقی ماندہ جسم کا حصہ دھویا جائے۔

حکم :۔ (اس کا حدث کے لئے کیا ہوا تیمم باطل ہو گیا لہٰذا) وہ وضو کرے غسل جنابت کے نامکمل رہ جانے کے باعث اس کا تیمم باطل نہ ہو گا۔

پانچویں صورت :۔ پانی اتنی مقدار میں ہے کہ اس سے یا تو مکمل وضو کیا جا سکتا ہے یا باقی ماندہ جگہ کو مکمل دھویا جا سکتا ہے دونوں میں سے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ پانی کفایت کرتا ہے دونوں کے لئے کفایت نہیں کرتا۔

حکم :۔ غسل کی ماندہ جگہ کو دھوئے (اور اپنا غسل جنابت مکمل کرے) اس کا حدث کے لئے کیا ہوا تیمم باطل نہ ہو گا۔ ردالمحتار ص ۲۵۶/۱

وضاحت :۔ یہ پانچ مختلف صورتوں کے احکام اس وقت ہیں جب کہ لمعہ کے باعث غسل نامکمل رہ گیا ہو اور اس وجہ سے تیمم کیا پھر حدث لاحق ہو گیا اور حدث کے باعث تیمم کیا اور پھر پانی ملا۔

مسئلہ :۔ غسل (جنابت) کیا لیکن غسل مکمل نہ ہو سکا کچھ جگہ بدن کی دھونے

سے رہ گئی اس کے باعث تیمم کیا پھر اس کو حدث لاحق ہو گیا حدث کے لئے اس نے تیمم نہ کیا تھا کہ پانی میسر آگیا تو اس کی بھی پانچ صورتیں ہیں جن کے احکام ذیل میں درج ہیں۔

پہلی صورت۔ پانی اتنی مقدار میں ہے کہ وہ غسل سے بقیہ جگہ کو دھونے کے لئے کفایت کرتی ہے اور وضو کے لئے بھی کافی ہے یعنی پانی دونوں ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے۔

حکم۔ غسل سے بقیہ جگہ کو دھوئے اور وضو بھی مکمل کرے۔

حکم۔ غسل سے بدن کا بقیہ حصہ دھوئے (تاکہ غسل کی تکمیل ہو سکے) کیوں کہ جنابت اور حدث میں سے جنابت شدید تر ہے لہذا بدن سے اس کو دور کرے۔ اور حدث کے لئے تیمم کرے۔ ردالمحتار ص ۲۵۶، ۱/

دوسری صورت۔ پانی اتنی قلیل مقدار میں ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی انفرادی طور پر کفایت نہیں کرتا۔ (یعنی اس سے مکمل وضو کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی غسل سے بقیہ جگہ کو دھویا جا سکتا ہے)

حکم۔ حدث کے لاحق ہونے کے باعث تیمم کرے۔ اگر چاہے تو پانی سے غسل سے بقیہ بدن کا حصہ جتنا ممکن ہو دھوئے اور اگر چاہے تو نہ دھوئے (لیکن دھونا بہتر ہے کیونکہ اس سے بدن کے جنبی حصہ میں حتی المقدور کمی ہو گی اگرچہ مکمل طور پر جنابت بدن سے دور نہ ہو سکے گی تقلیل جنابت حتی المقدور مستحب ہے)

تیسری صورت:۔ پانی اتنی مقدار میں ہے کہ لُمعہ کو دھویا جا سکتا ہے لیکن وہ وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا۔

حکم:۔ لُمعہ کو دھوئے اور غسل کی تکمیل کرے۔ حدث کیلئے تیمم کرے۔

چوتھی صورت۔ میسر پانی صرف اتنی مقدار میں ہے کہ اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔ غسل سے باقی ماندہ جسم کے دھونے کیلئے کافی نہیں۔

حکم :- تیمم کا غسل باقی ہے (کیونکہ پانی اتنی مقدار میں نہیں جو غسل کے بقیہ حصہ کو دھو سکے) حدث کے لاحق ہونے کے باعث وضو کرے۔

پانچویں صورت :- پانی اتنی مقدار میں میسر آیا کہ اس سے یا تو غسل سے باقی ماندہ حصہ کو دھویا جا سکتا ہے یا وضو کیا جا سکتا ہے۔ دونوں میں ہر ایک کے لئے انفرادی طور پر کفایت کرتا ہے دونوں کے استعمال کے لئے اجتماعی طور پر کفایت نہیں کرتا۔

حکم :- اس کا حدث کے لئے کیا ہوا تیمم باطل ہو گیا (لہذا) وہ وضو کرے۔ غسل جنابت کے نامکمل رہ جانے کے باعث اس کا تیمم باطل نہ ہوگا۔

موزوں پر مسح

وضاحت :- (۱) موزے کو عربی زبان میں خف کہتے ہیں۔ خفتہ کا معنے ہے ہلکا ہونا۔ موزے کو خف کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں حکم کے اندر خفت (ہلکا پن) ہے کیوں کہ دھونے کی بجائے مسح کا حکم ہے ظاہر ہے کہ دھونے کی نسبت مسح آسان ہے۔ ردالمختار ص ۳۶۰/۱

(۲) موزوں پر مسح اس امت کے خصائص سے ہے۔ یعنی اس امت سے قبل کسی امت میں موزوں پر مسح کا حکم نہ تھا۔ ردالمختار ص ۳۶۱/۱ الطحاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۹

(۳) موزہ کا نام عربی زبان میں "خف" شریعت اسلامیہ کے نزول سے قبل کا ہے۔ لغات کا واضع اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کو اپنے اس علم ازلی کے باعث معلوم تھا کہ اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت مطہرہ میں موزوں کی موجودگی میں حکم آسان ہو گا اس لئے اس نے شریعت محمدیہ کے نزول سے قبل ہی اس کا نام یہ وضع فرما دیا۔ ردالمختار ص ۳۶۱/۱

(۴) تیمم کا ثبوت کتاب اللہ سے ہے اور موزوں پر مسح کا ثبوت سنت سے ہے۔ نیز تیمم مکمل طہارت یعنی غسل اور وضو دونوں کا خلیفہ ہے۔ لیکن موزوں پر مسح صرف پاؤں دھونے کے قائم مقام ہے اس لئے اس کے مسائل کو تیمم کے مسائل کے بعد بیان کیا جاتا ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۳۶۱/۱

مسئلہ :- مسح کا لغوی معنے ہے "کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا" اور شرعی طور پر موزوں کے مسح سے مراد ہے مخصوص زمانہ میں مخصوص موزوں پر مخصوص جگہ میں تری پہنچانا۔ الدرالمختار ص ۳۶۱/۱

وضاحت :- (۱) تری کا پہنچانا ہاتھ کے ذریعہ سے ہو یا اس کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے دونوں طرح سے مسح ہو جائے گا بشرطیکہ وہ مستعمل نہ ہو اگر وہ تری

مستعمل ہو گی تو مسح درست نہ ہو گا۔

مثال (الف) :۔ وضو کیا اور ہاتھوں میں باقی تری سے موزوں کا مسح کیا درست ہے۔ کیوں ہاتھوں پر دھونے کے بعد جو پانی موجود ہوتا ہے وہ مستعمل نہیں بلکہ مستعمل وہ پانی ہے جو اعضا کے دھوتے وقت ان پر بہہ کر جدا ہو۔

مثال (ب) :۔ سر کا مسح کیا پھر اسی تری سے موزوں پر مسح کرے تو موزوں پر مسح نہ ہوا۔ کیوں کہ سر کا مسح کرنے سے جو تری ہاتھوں میں موجود ہے وہ مستعمل ہو گئی۔ اس کا مزید استعمال طہارت کے حصول کے لئے جائز نہیں۔
ردالمختار ص ۱/۲۶۱

(۲) مخصوص زمانہ سے مراد مقیم اور مسافر کے لئے مسح کی مدت ہے یعنی مقیم کے لئے ایک دن ایک رات (چوبیس گھنٹے) اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں (بہتر گھنٹے) ردالمختار ص ۱/۲۶۱

(۳) مخصوص موزوں سے مراد وہ موزے ہیں جن میں شرعی شرائط پائی جائیں جن کی تفصیل آئندہ مذکور ہو گی انشاء اللہ ردالمختار ص ۲۶۱

(۴) موزوں پر مخصوص جگہ سے مراد ان کے اوپر کی طرف ہے نہ کی نچلی طرف (اگر موزوں کے اوپر مسح نہ کرے گا تو مسح معتبر نہ ہو گا حتیٰ کہ اگر موزوں کی نچلی طرف یا ایڑیوں پر یا پنڈلی پر موجود موزوں کے حصوں پر مسح کیا تو جائز نہ ہو گا) ردالمختار ص ۱/۲۶۱

مسئلہ :۔ (عام حالات میں) موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور موزے اتار کر بعض صورتوں میں مسح دھونے سے افضل ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں مسح کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً) جہاں پاؤں دھونے کی صورت میں تہمت کا اندیشہ ہو تو مسح افضل ہو گا۔ جیسا کہ ایسی جگہ پہنچا جہاں روافض یا خوارج رہتے ہوں جو موزوں پر مسح کو جائز نہیں سمجھتے اگر یہ موزے اتار کر پاؤں دھوئے گا تو دیکھنے والے اسے ان ہی سے سمجھنے لگیں گے تو اس صورت میں موزوں پر مسح کرنا

افضل ہے تاکہ کوئی مسلمان اس کے فعل کے باعث غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں مسح کرنا واجب ہو جاتا ہے اور پاؤں دھونا درست نہیں۔

(الف) پاس صرف اتنا پانی ہے کہ اگر موزے اتار کر پاؤں دھوئے تو پانی وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا اور اگر موزوں کے اوپر مسح کر لے تو پانی کفایت کرتا ہے۔

(ب) نماز کا اتنا کم وقت باقی ہے کہ اگر موزے اتار کر پاؤں دھوئے تو نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے اور اگر مسح کر لے تو نماز وقت کے اندر ادا کر سکتا ہے۔

(ج) وقوف عرفات کا وقت اتنا کم باقی ہے کہ اگر موزے اتارے اور پاؤں دھوئے تو اس کا وقت ختم ہو جانے کا غالب ظن ہے تو بھی حکم ہے کہ وقوف عرفہ مسح کر کے کر لے۔ الدر المختار۔ رد المختار ص ۱/۲۹۴

مسئلہ :۔ رخصت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ رخصت کا سبب موجود ہونے کے باوجود عزیمت پر عمل کرنا جائز ہے جیسا کہ سفر میں رمضان المبارک کا روزہ کہ سفر (جوکہ رخصت افطار کا سبب ہے) میں اگر کوئی عزیمت پر عمل کرے یعنی روزہ رکھ لے تو یہ جائز ہے۔

دوسری رخصت کی قسم یہ ہے کہ رخصت کا سبب موجود ہوتے ہوئے عزیمت پر عمل کرنا جائز نہیں جیسے سفر شرعی میں نماز فرض میں قصر نہ کرنا بلکہ پورا کرنا۔ سفر شرعی جو رخصت (نماز قصر) کا سبب ہے اس کے دوران عزیمت پر عمل کرنا درست نہیں۔

موزوں پر مسح دوسری قسم کی رخصت ہے کہ جب تک سبب رخصت موجود ہے جو کہ موزوں کا پہنا ہوا ہونا ہے اس وقت تک عزیمت پر عمل (پاؤں دھونا) درست نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص موزے پہنے ہوئے حالت میں تکلف کے

ساتھ پاؤں دھوئے تو وہ گنہگار ہو گا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۶۴

مسئلہ :۔ موزوں پر مسح کا ثبوت سنت مشہورہ بلکہ اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۶۵

وضاحت :۔ (۱) روافض اگر اس کا انکار کرتے ہیں لیکن ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں۔ نیز حضرت ابن عباس' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھم کا اس سے انکار اگرچہ مروی ہے لیکن ان کا اپنے اس انکار سے رجوع ثابت ہے۔ ردالمختار ص ۱/۲۶۵

(۲) طبقہ صحابہ میں اس کے راویوں کی تعداد اسی (۸۰) ہے۔ عشرہ مبشرہ بھی ان میں شامل ہیں۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۶۶

مسئلہ :۔ موزوں پر مسح کا جواز حالت حدث میں مرد اور عورت دونوں کے لئے ثابت ہے۔

فصل ... موزوں پر مسح درست ہونے کے شرائط

وضاحت :۔ ذیل میں موزوں پر مسح درست ہونے کی شرائط درج ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو مسح درست نہ ہو گا۔

شرط نمبرا :۔ پاؤں کا جتنا حصہ وضو میں دھونا فرض ہے اس کا موزوں سے ڈھکا ہوا ہونا یا اس کے پاؤں کو ڈھانپنے میں اتنی کمی نہ ہونا جو مسح کے جواز کو مانع ہو۔ الدرالمختار ص ۱/۲۶۷

وضاحت :۔ (۱) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا پورا دھونا وضو میں فرض ہے۔

(۲) پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر پاؤں کا وہ حصہ جسے دھونا فرض ہے اگر موزے سے ننگا رہ گیا تو مسح درست نہ ہو گا۔ نورالایضاح مراقی الفلاح ص ۷۰ اس بارے میں مفصل مسائل آئندہ صفحات میں آئیں گے

انشاء اللہ۔

(۳) دونوں موزوں میں اتنی مقدار مراد نہیں بلکہ ہر موزہ میں علیحدہ علیحدہ اتنی مقدار کا ننگا رہنا مسح کو باطل کر دے گا۔ نورالایضاح۔ مراقی الفلاح ص ۷۰

(۴) اگر کسی شخص کا صرف ایک پاؤں ہو تو اس پر پہنے ہوئے موزے کا یہی حکم ہو گا۔ ردالمختار ص ۱/۲۴۱

(۵) موزہ اگر پاؤں (مکمل طور پر نہیں ڈھانپتا مثلاً اس کے) ٹخنے ننگے رہ جاتے ہیں اگر موزوں کے ساتھ سلے ہوئے کسی حصہ سے اس ننگے حصہ کو ڈھانپ لیا تو مسح جائز ہے اور اگر ننگے حصہ کو ایسی چیز کے ساتھ ڈھانپا جو موزوں کے ساتھ سلی ہوئی نہیں بلکہ ان سے الگ ہے تو مسح جائز نہ ہو گا۔ ردالمختار ص ۱/۲۴۲ ساتھ سلے ہوئے حصہ کا ثخین ہونا شرط ہے جس طرح موزوں کا ثخین ہونا شرط ہے۔ مراقی الفلاح شرح نورالایضاح ص ۷۰

(۶) (موزے انداس والے ہیں۔ یعنی دو تہہ والے ایک اوپر والی تہہ اور ایک اس کے نیچے کی تہہ) اگر موزہ اوپر کی تہہ سے پھٹ گیا اور نیچے کی تہہ اوپر والی تہہ سے متصل ہے اور نچلی تہہ باقی ہے تو بھی مسح جائز ہے اگرچہ وہ تہہ پتلی ہو۔ ردالمختار ص ۲۴۲

(۷) موزوں کو (تسمہ سے یا رسی سے) باندھا ہوا ہو۔ (بشرطیکہ ٹخنوں سمیت پاؤں کو ڈھانپا ہوا ہو) تو مسح ان پر جائز ہے۔ کیونکہ تسمہ یا رسی سے باندھا ہوا ہونا سلائی کے قائم مقام ہے اور بندش کے بعد موزہ پاؤں پر خود بخود قائم رہتا ہے جس طرح کہ سلے ہوئے ہونے کی صورت میں وہ پاؤں پر قائم رہتا ہے۔

(۸) (تسمے وغیرہ سے باندھنے کی صورت میں) اگر قدم کا کچھ حصہ ننگا رہ جائے تو اس کا حکم وہی ہے جو موزہ کی پھٹن کا حکم ہے۔ (ملاحظہ ہو وضاحت نمبر ۲، ۳) ردالمختار ص ۱/۲۴۱

(۹) موزوں نے اطراف سے ٹخنوں کو ڈھانپا ہوا ہے لیکن کھلا ہونے کے باعث اگر اوپر سے دیکھا جائے تو ٹخنے ننگے نظر آتے ہیں پھر بھی ان پر مسح درست

ہے کیوں کہ ڈھانپنے سے مراد اطراف سے ڈھانپنا ہے نہ کہ اوپر سے ڈھانپنا۔
ردالمختار ص ۱/۲۶۳

شرط نمبر ۲۔ موزوں کے اس حصہ پر مسح ہونا جو پاؤں کے اوپر ہے۔

وضاحت۔ (۱) مسح پاؤں پر سے سرایت حدث کو روکتا ہے۔ اگر مسح پاؤں کے ایسے حصہ پر کیا جس کے نیچے پاؤں نہ تھے۔ مثلاً موزے کھلے تھے اور پاؤں کو سرکا کر ایسے حصے پر مسح کیا کہ پاؤں اس میں نہ تھا۔ اگر مسح سے پہلے قدم کو موزہ کے اس حصہ تک کر لیا جس پر مسح کیا تو مسح جائز ہے۔ اگر مسح کے بعد قدم کو اس جگہ سے ہٹا لیا جس پر مسح کیا تھا تو مسح کا اعادہ لازم نہیں ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۶۴

شرط نمبر ۳۔ موزوں کا ایسا ہونا کہ اس سے تین میل شرعی یا زائد مسافت طے کی جاسکے۔

وضاحت۔ (۱) چلنے سے مراد درمیانی رفتار کے ساتھ چلنا ہے جو نہ انتہائی تیز ہو اور نہ حد درجہ کی سست ہو۔ ردالمختار ص ۱/۲۶۴

(۲) کتب فقہ میں مسافت ایک فرسخ تحریر ہے۔ جو تین میل شرعی کے برابر ہے شرعی میل مروج میل سے زائد ہے۔ کیونکہ شرعی میل دو ہزار گز کے برابر ہوتا ہے جبکہ انگریزی میل (۱۷۶۰) گز کا ہوتا ہے گویا شرعی میل انگریزی میل سے (۲۴۰) گز زائد ہے۔ میلوں کا رواج اب ختم ہو چکا ہے (تفصیل تیمم کے باب میں مذکور ہو چکی ہے وہاں ملاحظہ ہو)

(۳) موزے اتنے مضبوط ہونے ضروری ہیں کہ ان کے ساتھ مذکورہ مسافت طے کی جاسکے۔ اگر ان کے اوپر جوتے پہننے کے بعد مذکور مسافت طے کی جاسکتی ہو تو اس کا اعتبار نہیں۔ ردالمختار ص ۱/۲۶۴

(۴) موزے استعمال کے باعث تلووں سے اتنے کمزور پڑ گئے کہ ان کو پہن کر اگر سفر کیا جائے تو تین انگلیوں کی مقدار وہ پھٹ جائیں جو کہ مسح کی مانع

مقدار ہے تو ان پر مسح درست نہ رہے گا۔ ایسی صورت میں غلبہ ظن پر عمل کرے۔ (یعنی اگر غلبہ ظن ہو کہ مسافت مذکور چلنے سے وہ پھٹ جائیں گے تو مسح نہ کرے ورنہ مسح کر سکتا ہے) ردالمختار ص ۲۴۴/۱

(۵) اگر پاؤں پر کمزور کپڑا لپیٹ لیا تو اس پر مسح درست نہیں کیوں کہ اس سے مذکورہ بالا مسافت طے نہیں ہو سکتی۔ ردالمختار ص ۲۴۴

(۶) موزے اگر کسی ایسی چیز سے تیار کئے جائیں جس کو پہن کر چلا نہ جا سکے جیسے شیشہ' لکڑی' لوہا' تو ان پر مسح جائز نہیں ردالمختار ص ۲۴۴/۱

شرط نمبر ۴:۔ پاؤں دھونے کے بعد موزے پہنے گئے ہوں۔

مسئلہ:۔ حدث کے بعد وضو کرنے سے قبل اگر صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لئے تو اس صورت میں مسح اس وقت جائز ہو گا جب حدث لاحق ہونے سے قبل وضو مکمل کر لیا۔ نورالایضاح مراقی الفلاح۔ الطحاوی ص ۷۰

مسئلہ:۔ حدث کے بعد مکمل وضو کرنے سے قبل صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لئے اور وضو مکمل کرنے سے پہلے حدث لاحق ہو گیا تو اب موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔ مراقی الفلاح الطحاوی ص ۷۰

وضاحت:۔ موزے حدث کے سرایت کرنے کے مانع ہیں اس کے دافع نہیں۔ یعنی جب وضو ٹوٹا (حدث لاحق ہوا) اس سے پہلے طہارت (وضو) مکمل تھا اور موزے پہن رکھے تھے تو اب موزے حدث کو پاؤں تک سرایت کرنے سے روک دیں گے اور حدث موزوں کے اوپر طاری ہو گا۔ جو مسح سے زائل ہو جائے گا اور اگر موزے پاؤں دھو کر پہنے تھے اور وضو مکمل نہ کیا تھا کہ حدث لاحق ہو گیا تو اب موزے اتارے بغیر چارہ نہیں کیوں کہ اس طرح موزوں کا پہننا پاؤں سے حدث کو دور نہیں کر سکتا۔ الطحاوی ص ۷۰

مسئلہ:۔ صاحب عذر کے لئے مختلف حالتوں میں موزوں پر مسح کے جواز اور عدم جواز کے احکام درج ذیل ہیں۔

پہلی صورت :۔ وضو کے دوران موزے پہننے کے وقت تک عذر منقطع تھا۔

حکم :۔ اس کا حکم غیر معذور تندرست افراد جیسا ہے (یعنی موزوں کے مسح کی مدت پوری کریں اقامت کی صورت میں ایک رات دن اور سفر کی صورت میں تین رات دن)

وضاحت :۔ اس صورت میں موزے چونکہ طہارت کامل کی حالت میں پہنے گئے لہٰذا وہ حدث کو قدموں تک سرایت کرنے سے روکنے کا باعث ہوں گے۔

دوسری صورت :۔ عذر وضو کے دوران اور موزے پہننے کے وقت موجود تھا۔

تیسری صورت :۔ وضو کے دوران عذر منقطع تھا لیکن موزے پہننے کے وقت موجود تھا۔

چوتھی صورت :۔ وضو کے دوران عذر موجود تھا لیکن موزے پہننے کے وقت وہ معذور نہ تھا۔

حکم :۔ ان تینوں صورتوں میں جب تک نماز کا وقت باقی ہے جس کے لئے وضو کیا تھا، مسح کر سکتا ہے اور ب وقت خارج ہو جائے (اور اگلی نماز کے لئے وضو کرے) تو موزے اتار لے اور باقی اعضائے وضو کے ساتھ پاؤں بھی دھوئے۔

وضاحت :۔ درج بالا تینوں صورتوں میں وقت نماز گزرنے پر حدث سابق دوبارہ پاؤں کے اوپر طاری ہو جائے گا جس کے دور کرنے کے لئے ان کو دھونے کے سوا چارہ نہیں۔ ردالمحتار ص ۲۷۱/۱

مسئلہ :۔ بے وضو نے (پاؤں دھوئے بغیر) موزے پہن لئے اور پانی میں داخل ہو گیا جس کے باعث اس کے پاؤں پانی سے تر ہو گئے اس کے بعد اس نے وضو مکمل کر لیا (جس میں پاؤں نہ دھوئے) تو اس کے لئے جائز ہے کہ پوری مدت تک مسح کرے۔ الدرالمختار ص ۲۷۱/۱

وضاحت :۔ بوقت حدث وہ طہارت تامہ کے ساتھ تھا جو کہ مسح کے جائز

ہونے کے لئے شرط ہے۔ یہ صورت ایسے ہے جیسے کسی نے حدث کے بعد پاؤں دھوئے اور موزے پہن لئے پھر باقی وضو حدث سے قبل مکمل کر لیا۔

مسئلہ :۔ کسی شخص کے ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر زخم یا شکستگی کے باعث جبیرہ (ٹوٹی ہڈیوں کو درست رکھنے کے لئے پھٹیاں یا زخم پر پٹیاں) ہیں اس نے جبیرہ پر مسح کرنے کے بعد دونوں پاؤں پر موزے پہن لئے تو ان پر مسح جائز ہے۔ مراقی الفلاح ص ۶۹

وضاحت :۔ جبیرہ پر مسح دھونے کے حکم میں ہے تو گویا اس نے پوری طہارت کے بعد موزے پہنے اگرچہ یہ طہارت حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے۔ مراقی الفلاح ص ۷۰

مسئلہ :۔ کسی کے ایک پاؤں پر جبیرہ ہے جس پر اس نے مسح کر لیا اور اس پر موزہ نہ پہنا بلکہ دوسرے پاؤں پر موزہ پہنا تو اب موزے پر مسح کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وضو کے وقت موزے کو اتار کر دھوئے اور جبیرہ والے پاؤں پر مسح کرے۔ الطحطاوی ص ۱/۷۰

وضاحت :۔ (پاؤں کا دھونا اور ان پر مسح کرنا دونوں جمع نہیں ہو سکتے (زیر نظر صورت میں اگر صورۃً دونوں پاؤں پر مسح کیا لیکن دونوں پاؤں کے مسح کی حیثیت مختلف ہے) جبیرہ پر مسح (دھونے کے حکم میں ہے۔ لہٰذا اس پر مسح کرنا موزہ پر مسح نہ ہوا بلکہ دھونا ہوا اور دوسرے پاؤں پر موزہ کے اوپر مسح کیا اس طرح دھونا اور موزوں پر مسح دونوں جمع ہو گئے جو درست نہیں۔ الطحطاوی ص ۷۰

مسئلہ :۔ موزے طہارت تامہ پر پہنے تھے بعد میں حدث لاحق ہو گیا موزوں پر مسح سے قبل یا ان پر مسح کرنے کے بعد موزوں پر (ان کی حفاظت کے لئے) موٹے موزے پہن لئے تو اب ان موٹے موزوں پر مسح نہیں کر سکتا بلکہ اصل موزوں پر مسح کرے گا۔ الدر المختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۰

وضاحت :۔ جو موزے طہارت تامہ کے ساتھ پہنے تھے اور ان کے پہنے ہوئے

حدث لاحق ہوا تو مسح کے حکم کے لئے وہ موزے مقرر ہو گئے لہٰذا ان کے اوپر اور موزے پہن کر مسح نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے موزوں پر مسح کرنا ہی جائز ہو گا۔ ردالمحتار ص ۲۷۰، ۱/۲۷۱

مسئلہ :۔ وضو یا غسل کیا لیکن دھونے میں فرض اعضاء میں سے کچھ حصہ دھلنے سے رہ گیا اور موزے پہن لئے۔ اب بعد میں اگر حدث لاحق ہو تو مسح نہیں کر سکتا۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۱

مسئلہ :۔ تیمم کیا اور بعد میں موزے پہن لئے پھر پانی میسر آگیا تو اب موزوں پر مسح نہیں کر سکتا بلکہ ان کا دھونا ضروری ہے۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۱

وضاحت :۔ پانی کے میسر آنے پر تیمم باطل ہو گیا تیمم کی وجہ سے موجود پاؤں کی طہارت بھی دیگر اعضائے وضو کی طہارت کی مانند زائل ہو گئی لہٰذا اب وضو کے ساتھ پاؤں بھی دھوئے۔

شرط نمبر ۵ :۔ ہر موزے کا پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر پھٹن سے خالی ہونا۔ نورالایضاح۔ مراقی الفلاح ص ۷۰

وضاحت :۔ (۱) ٹخنوں کے نیچے موزوں میں جہاں بھی اتنی پھٹن ہو گی اس کا اعتبار کیا جائے گا (یعنی وہ مسح کی مانع ہو گی) اگرچہ وہ قدموں کے نیچے ہو یا ایڑیوں پر ہو۔ الطحطاوی ص ۷۰

(۲) انگلیوں کی مقدار سے مراد پوری انگلیاں ہیں نہ صرف ان کے سرے یا پورے۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۳

(۳) اگر کسی شخص کی پاؤں کی انگلیاں کٹی ہوئی ہوں تو پھر لمبائی چھوٹائی میں اس کے مماثل شخص کے قدم کے انگلیوں کی مقدار کا اعتبار کیا جائے گا ردالمحتار ص ۱/۲۷۳

مسئلہ :۔ پھٹن جب انگلیوں کے اوپر ہو تو پھر تین انگلیوں کا اعتبار کیا جائے گا (ان کی مقدار کا اعتبار نہ ہو گا مثلاً انگوٹھے کے مقام پر پھٹن ہو اس سے) انگوٹھا اور

ساتھ والی انگلی ظاہر ہو گئی اگرچہ یہ پھٹن تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار سے زائد ہو اس سے کوئی نقصان نہ ہو گا (یعنی مسح درست ہے) مراقی الفلاح شرح نورالایضاح ص ۷۰

مسئلہ :- ایسی پھٹن مانع ہے جو اس طرح کھلی ہو کہ اس کے نیچے سے قدم نظر آئے اگر وہ پھٹن کھلی نہ ہو بلکہ اس کے دونوں کنارے ملے ہوئے ہوں اور چلنے کے وقت وہ کھل جاتی ہو تو بھی مسح کی مانع ہے۔ اعتبار ایسی پھٹن کا ہے جو چلنے کی حالت میں کھل جائے اگرچہ وہ رکے ہوئے ہونے کی صورت میں کھلی ہوئی نہ ہو۔ ایسی لمبی پھٹن جس میں پاؤں کی تین انگلیاں داخل ہو سکتی ہوں لیکن موزے کی سختی کے باعث وہ چلتے وقت (وہ کھلتی نہیں اور) اس سے قدم کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تو وہ مسح کو روکنے والی نہیں ہے۔ مراقی الفلاح۔ الطحطاوی ص ۷۰

وضاحت :- (۱) ایسا موزہ جس میں بقدر ممانعت پھٹن تھی اگر اس کے اوپر ایک اور موزہ پہن لیا جس سے وہ پھٹن ڈھانپی گئی تو اب اس اوپر والے موزہ پر مسح کر سکتا ہے۔ الدرالمختار ص ۲۷۳

(۲) موزہ دوہرا بنا ہوا ہو اس طرح سے کہ نچلی تہ بھی چمڑے کی ہو یا نچلی تہ کپڑے کی ہو اور وہ موزے کے ساتھ سلی ہوئی ہو اگر اوپر والی تہ پھٹ جائے اور نچلی تہ سلامت رہے تو مسح درست ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۴

مسئلہ :- ایک موزے کی مختلف مقامات پر پھٹن کو جمع کیا جائے گا (اگر وہ مجتمع مقدار بقدر مانع ہو تو مسح درست نہ ہو گا ورنہ درست ہو گا) دو موزوں کی پھٹن کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ یعنی اگر ہر موزہ کی پھٹن کو جمع کیا جائے تو بقدر مانع نہ بنے اور اگر دونوں کی پھٹن کو جمع کیا جائے تو بقدر مانع بن جائے تو بھی مسح درست ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۴

مسئلہ :- ایسے موزے پر مسح کیا جس میں تھوڑی سی پھٹن ہے (یعنی جو مسح کو مانع نہیں) تو اس صورت میں اس مسح کے درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ

مسح کی فرض مقدار جو کہ تین انگلیوں کی مقدار ہے موزہ پر ہو اس پھٹن کی وجہ سے پاؤں کے ظاہر حصہ پر نہ ہو۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۷۴/۱

وضاحت :۔ (۱) مسح موزوں پر جائز ہے پاؤں پر نہیں اگر پھٹن پر مسح کیا تو پاؤں پر مسح ہو گا۔ ردالمختار ص ۲۷۴/۱

(۲) پہلے مذکور ہو چکا کہ مسح موزے پر ہو گا لیکن اس سے مراد موزے کا وہ حصہ ہے جو پاؤں کے اوپر ہو اگر موزہ کھلا ہو اور مسح موزے کے اس حصہ پر کیا جس کے نیچے پاؤں نہیں تو مسح نہ ہو گا۔ ردالمختار ص ۲۷۴/۱

مسئلہ :۔ ایک موزہ کی پھٹن کو جمع کرنے سے اگر مسح کی مانع مقدار جتنی ہو جائے تو جس طرح اب اس پر مسح درست نہیں اس طرح آئندہ بھی اس کی موجودگی میں درست نہیں اور پہلے سے کیا ہوا مسح بھی باطل ہو جائے گا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۷۴/۱

شرط نمبر۶ :۔ موزے ایسی چیز سے بنے ہوئے ہوں جو مضبوط اور موٹی ہو اس طرح کہ بغیر باندھے وہ پاؤں پر رکے رہیں۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۴۹/۱

وضاحت :۔ (موزوں کا ایسا ہونا ضروری ہے کہ ان سے سفر طے کیا جا سکے) پتلی چیز کے بنے ہوئے موزے مسافت قطع کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ نورالایضاح۔ مراقی الفلاح ص ۷۰

شرط نمبر۷ :۔ موزے پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکیں۔

وضاحت :۔ بغیر دیر کے پانی کی تری اگر پاؤں تک پہنچ جائے تو مسح درست نہ ہو گا۔ (ورنہ دیر کے بعد تو چمڑے کے موزوں میں بھی پانی کی تری نفوذ کر کے پاؤں تک پہنچ جاتی ہے اس کا اعتبار نہیں)

فصل ــــــــــــ موزوں پر مسح کی مدت

مسئلہ :۔ مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے یہ مدت حدث (بے وضو ہونے) کے آغاز سے شروع ہوتی ہے۔

وضاحت :۔ (۱) اگر کسی کو نیند کے باعث حدث لاحق ہو تو اس کے لئے مسح کی مدت نیند کے آغاز سے شروع ہوگی جاگنے کے وقت سے نہیں ردالمختار ص ۱۷۲/۱

(۲) اگر کوئی شخص پوری مدت مسح سویا رہا' پاگل رہا یا بے ہوش رہا (نیند' جنون' بے ہوشی حدث ہیں) تو اس کا مسح باطل ہو گیا۔ ردالمختار ص ۱۷۲/۱

(۳) اس حساب سے مقیم زیادہ سے زیادہ چھ نمازیں موزوں پر مسح کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ جیسے کسی نے طہارت کر کے موزے پہنے پھر جب صبح خوب روشن ہو گئی تو اس کو حدث لاحق ہوا اس نے وہ نماز موزوں پر مسح سے ادا کی اس طرح اگلے روز کی فجر کی نماز فجر کے طلوع ہونے کے بعد اس کے خوب روشن ہونے سے قبل ادا کرلی۔

فصل ــــــــــــ موزوں پر مسح کا فرض

مسئلہ :۔ طول اور عرض میں ہاتھوں کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار کے برابر ہر پاؤں پر مسح فرض ہے۔

وضاحت :۔ (۱) (فرض کی ادائیگی کے لئے) انگلیوں کے ساتھ مسح کرنا شرط نہیں صرف تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار طول اور عرض میں مسح ہو گیا تو فرض ادا ہو جائے گا۔ اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

اول :۔ مسح کے مقام پر پانی پہنچ گیا تو فرض ادا ہو گیا۔

دوم :۔ بارش کے قطرات مسح کے مقام پر بقدر فرض پہنچ گئے فرض ادا ہو گیا۔

سوم :۔ تر گھاس میں چلا اور بقدر فرض موزہ پر تری پہنچ گئی خواہ گھاس بارش سے تر ہوئی ہو یا شبنم کی وجہ سے (یا کسی اور وجہ سے) تو فرض ادا ہو جائے گا۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۲

(۲) طول اور عرض میں ہاتھوں کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار ہونا شرط ہے۔ اگر کسی شخص نے اس طرح مسح کیا کہ تین انگلیاں کھڑی تھیں ان (کے پیٹ یا پشت) کو موزوں پر نہ رکھا اور نہ ہی ان کو کھینچا تو بالاتفاق اس کا مسح نہ ہوا۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۲

(۳) اگر کسی نے ایک پاؤں کے موزہ پر دو انگلیوں کی مقدار مسح کیا اور دوسرے موزہ پر پانچ انگلیوں کی مقدار مسح کیا تو فرض ادا نہ ہوا (کیوں کہ ہر موزہ پر تین انگلیوں کی مقدار مسح ہونا فرض کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے اور ایک موزہ پر صرف دو انگلیوں کی مقدار مسح ہوا اگرچہ دوسرے موزہ پر چار انگلیوں کی مقدار مسح ہو گیا) ردالمختار ص ۲۷۲

(۴) فرض کی ادائیگی کے لئے پاؤں کے اوپر موزہ پر مسح ہونا شرط ہے) اگر کسی کا موزہ کھلا ہے اور پاؤں سے زائد ہے اگر اس نے پاؤں سے زائد حصہ موزہ پر مسح کیا اور پاؤں کو آگے اس کے نیچے نہ لایا تو مسح اگرچہ موزہ پر ہوا لیکن فرض ادا نہ ہو گا کیوں کہ پاؤں کے اوپر موزہ پر مسح نہ ہوا۔ اگر پاؤں کو کھسکا کر اس زائد حصہ میں لے آیا پھر مسح کیا تو مسح ادا ہو جائے گا کیونکہ اب پاؤں کے اوپر موزہ پر مسح ہوا۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۲

(۵) کسی کا قدم کٹا ہوا ہے اگر اس کی پشت کا اتنا حصہ باقی ہے جتنی مقدار مسح میں فرض ہے تو مسح کر سکتا ہے ورنہ مسح نہیں کر سکتا اگر کٹنے کے بعد ایڑی باقی ہو تو مسح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر ٹخنہ سے پاؤں کٹا ہو تو ٹخنہ کا باقی حصہ دھونا ہو گا مسح نہیں کر سکتا۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۳

(۶) کٹنے کے بعد پاؤں اتنا باقی ہے کہ اس پر مسح کرنا جائز نہیں بلکہ دھونا

ضروری ہے تو اب دوسرے پاؤں پر اگرچہ وہ سالم ہو، مسح نہیں کر سکتا بلکہ اسے دھونا ضروری ہے اور اگر ایک پاؤں مکمل طور پر ٹخنوں سمیت کٹا ہوا ہے جس کے باعث اس کا دھونا ساقط ہے تو اب دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح کر سکتا ہے۔
الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۷۳/۱

(۷) اگر کسی شخص نے ایک یا دو انگلیوں سے مسح کیا اور ان کو ——— موزہ پر رکھ کر اتنا کھینچا کہ تین انگلیوں کی مقدا مسح ہو گیا تو فرض ادا نہ ہوا اگرچہ اس انگلی یا انگلیوں پر تری موجود ہو اور اگر انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کھول کر، ان کے ساتھ بمعہ ہتھیلی کے اس حصہ کے جو ان دونوں کے درمیان ہے، مسح کیا یا ایک انگلی کے ساتھ تین بار ہر بار نیا پانی لیکر نئ جگہ پر مسح کیا تو مسح ہو جایگا۔ اس طرح مسح تین انگلیوں کے ساتھ مسح کے قائم مقام ہو گا۔ ردالمختار ص ۲۷۲/۱

(۸) اگر کسی نے انگلیوں کے سروں سے مسح کیا اور ان کی جڑوں کو موزوں سے جدا رکھا تو اگر انگلیاں رکھتے ہی بمقدار فرض موزہ تر ہو گیا یا انگلیوں پر پیچھے سے پانی کے قطرات آ رہے تو مسح درست ہو گا ورنہ درست نہ ہو گا اگرچہ صرف تری (قطروں کی صورت کے بغیر) انگلیوں پر موجود ہو الغرض اس صورت میں مسح کے درست ہونے کے لئے دو شرطوں میں سے ایک شرط کا پایا جانا شرط ہے (۱) بمقدار فرض موزہ کا تر ہونا (۲) قطروں کا جاری رہنا۔
الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۷۲/۱

(۹) مسح کے لئے موزہ پر جب انگلیاں رکھی جائیں گی تو ان کی تری مستعمل ہو جائے گی لہذا اس تری کو انگلیاں کھینچ کر فرض کی تکمیل کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہاں ضرورت کی بنا پر سنت کی تکمیل کے لئے اس تری کو استعمال کرنے کی اجازت ہے کیوں کہ (سنت اور) نفل کی ادائیگی کے لئے بعض امور کو گوارا کر لیا جاتا ہے کہ فرض کی ادائیگی میں ان سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ سنت اور نفل کی ادائیگی میں صرف نظر کی وجہ ضرورت ہے کیوں کہ اگر

سنت کی ادائیگی میں بار بار نیا پانی لیا جائے تو اس سے تکرار مسح لازم آتا ہے جو مشروع نہیں لہٰذا تکمیل سنت کی خاطر اس سے صرف نظر کر لیا گیا۔ جب کہ یہ ضرورت فرض کی ادائیگی میں پیش نہیں آتی اس لئے فرض مقدار کے مسح کی درستگی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ تری مستعمل نہ ہو۔ درالمختار ص ۱/۲۷۲

(۱۰) موزے غصب کئے ہوں چرائے ہوں یا چھین کر حاصل کئے ہوں اگر پہن کر مسح کر کے نماز ادا کرے گا تو مسح ہو جائیگا اور نماز ادا ہو جائے گی (لیکن چھیننے، چرانے اور غصب کا گناہ اپنی جگہ قائم رہے گا جب کہ وہ اصل مالک تک نہ پہنچائے گا۔ اصل مالک تک پہنچانا ضروری ہے) الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۳

(۱۱) کسی شخص کا چوری کے باعث پاؤں کاٹنا حد میں لازم تھا یا اس نے کسی کا پاؤں کاٹ دیا قصاص میں اس کا پاؤں کاٹنا ضروری تھا۔ پاؤں کٹنے سے قبل وہ بھاگ گیا تاکہ اپنے پاؤں کو بچالے تو اب وضو میں باقی اعضاء کی مانند اس کا دونا فرض ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ص ۲۷۳

فصل۔ موزوں کے مسح کے نواقض

مسئلہ :۔ جو چیز وضو کی ناقض ہے وہ موزوں کے مسح کی بھی ناقض ہے۔ الدرالمختار ص ۱/۲۷۵

وضاحت :۔ موزوں پر مسح وضو کا بعض حصہ ہے جس پر سے اصل یعنی وضو باطل ہو جاتا ہے اس سے اُس کا بعض یعنی موزوں کا مسح بھی یقیناً باطل ہو جائے گا۔ الردالمختار ص ۲۷۵

مسئلہ :۔ موزے کا اتر جانا بھی مسح کو باطل کر دیتا ہے۔ الدرالمختار ص ۱/۲۷۵

وضاحت :۔ (۱) موزے کو اپنے فعل سے اتار دینے یا موزے کے خود بخود

اترنے کا حکم برابر ہے یعنی موزوں کا مسح باطل ہو جاتا ہے۔ ردالمحتار ص ۲۷۵

(۲) موزے پر موجود مسح حدث کو قدم پر سرایت کرنے سے مانع تھا۔ جب وہ مانع اپنے مقام سے زائل ہو گیا تو حدث کو قدم پر طاری ہونے سے کوئی رکاوٹ نہ رہی جب حدث قدموں پر طاری ہوا تو وہ باطل ہو گیا۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۵

(۳) اگر صرف ایک موزہ پاؤں سے اترا دوسرا موزہ پاؤں پر پہنا ہوا ہے تو بھی مسح باطل ہو گیا (اب دوسرے موزے کو اتار کر دونوں پاؤں کو دھونا ہو گا) الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۵

وضاحت :۔ اس صورت میں یہ نہیں ہو سکتا کہ جس پاؤں سے موزہ اتارا گیا اس کے مسح کے ٹوٹ جانے کا حکم دیا جائے اور جس پاؤں پر موزہ باقی ہے اس کے مسح کے باقی رہنے کا حکم دیا جائے کیوں کہ موزوں کے مسح کے ٹوٹنے کے اجزا نہیں ہو سکتے۔ نیز لازم آئے گا کہ ایک پاؤں کو دھویا جائے اور دوسرے پر مسح کیا جائے اور یہ درست نہیں ہے۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۵

مسئلہ:۔ مدت کے گزر جانے پر مسح باطل ہو جاتا ہے' بشرطیکہ سردی کے باعث پاؤں کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ الردالمحتار ص' ۱/۲۷۵

وضاحت :۔ (۱) مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتیں ہیں۔

(۲) موزے پہننے والے نے پوری مسح کی مدت میں مسح نہ کیا پھر بھی حکم یہ ہے کہ مدت کے اختتام پر مزید مسح نہیں کر سکتا یعنی کسی نے طہارت کے ساتھ موزے پہنے تھے پھر حدث لاحق ہو گیا اور حدث کے بعد موزوں پر مسح کی مدت ختم ہو گئی اور اس نے مسح نہ کیا اب مسح نہیں کر سکتا۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۱/ ۲۷۵

(۳) موزوں پر مسح کی مدت ختم ہو چکی ہے لیکن سردی کے باعث خوف

ہے کہ اگر موزے اتار کر پاؤں دھوئے گا تو سردی کی شدت کے باعث پاؤں ضائع ہو جائیں گے۔ تو موزے نہ اتارے بلکہ تمام موزوں پر یا ان پر سے اکثر حصہ پر مسح کر کے نمازیں ادا کرے جب کہ اس کا وضو باقی ہو۔ یہ اجازت ضرورت کی بنا پر ہے۔ اس صورت میں موزے جبیرہ کے حکم میں ہو جائیں گے یعنی ان کے لئے مدت کی تعیین ختم ہو جائے گی۔ جب تک ضرورت باقی ہے مسح جائز ہو گا۔

الدرالمختار ص ۲۷۵۔ ۱/۲۷۶

(۴) موزوں پر مسح کی مدت ختم ہو گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا اور سردی کی شدت کے باعث پانی استعمال نہیں کر سکتا تو تیمم کرے۔

(۵) نماز کی ادائیگی کے دوران مسح کی مدت ختم ہو گئی۔ پانی موجود نہیں کہ پاؤں دھو سکے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اب تیمم کر کے نماز از سر نو ادا کرے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۲۷۶

مسئلہ:۔ مسح کی مدت ختم ہو گئی یا پاؤں پر سے موزہ کو اتار لیا اگر وضو باقی ہے تو اپنے پاؤں کو دھو لے (تو اس کا وضو مکمل ہو گیا) مستحب یہ ہے کہ پورا وضو دوبارہ کرے۔ الدرالمختار ص ۱/۲۷۶

وضاحت:۔ (۱) پاؤں تک حدث کی سرایت کا مانع موزہ یا اس کا پہننے کی شرعی مدت تھی ان کے ختم ہونے سے حدث پاؤں تک سرایت کر گیا لہٰذا اب پاؤں کو دھونا تکمیل وضو کے لئے ضروری ہے۔ ردالمختار ص ۱/۲۷۶

(۲) وضو کو دوبارہ کرنے میں ایک تو (پے در پے وضو کرنے) کی رعایت ہے اور دوسرا امام مالک علیہ الرحمتہ کے اختلاف سے بچنا ہے۔ اس لئے مستحب ہے۔

ردالمختار ص ۱/۲۷۶

مسئلہ:۔ موزہ کی شرعی حد سے پاؤں کے اکثر حصہ کا نکل جانا یا نکال لینا موزے کے اتر جانے کے حکم میں ہے۔ یعنی اس طرح مسح باطل ہو جاتا ہے۔ الدرالمختار ص ۱/۲۷۶

وضاحت :۔ (۱) موزہ کی شرعی حد اتنی ہے کہ اگر موزہ اس سے کم ہو تو مسح اس پر جائز نہ ہو اور وہ اتنا ہونا چاہیے کہ ٹخنوں کو ڈھانپ لے۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۶

(۲) موزے کا وہ حصہ جو پنڈلی پر ہوتا ہے وہ اس کی شرعی حد سے زائد ہے لہذا پاؤں اگر موزہ کی پنڈلی کی جانب نکل آئے تو گویا پاؤں موزے سے نکل آیا تو اس سے مسح باطل ہو جائے گا۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۶

(۳) موزے کی ایڑی کے مقام سے پاؤں کی ایڑی کا اکثر حصہ موزے کی پنڈلی میں آگیا اور پھر واپس اپنی جگہ پر آگیا۔ اگر ایڑی کو موزہ اتارنے کی نیت سے نکالا تو مسح باطل ہو گیا اور اگر موزہ کھلا ہونے کے باعث ایسا ہوا یا موزہ کھلا تو نہ تھا لیکن وہ سویا ہوا تھا کسی دوسرے نے بحالت نیند ایسا کیا تو مسح باطل نہ ہوگا۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۷

مسئلہ :۔ موزہ اگر اس قدر پھٹ جائے کہ اس پھٹن کی موجودگی میں اس پر مسح درست نہ ہو تو پہلے سے کیا ہوا مسح باطل ہو جائے گا۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۱/۲۷۸

مسئلہ :۔ معذور نے موزے پہن رکھے ہیں نماز کے وقت کے گزرنے کے ساتھ اسکا وضو ٹوٹ جائے گا اسی طرح اس کے موزوں کا مسح بھی باطل ہو جائے گا۔ معذور صرف وقت کے اندر مسح کر سکتا ہے۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ص ۲۷۸

مسئلہ :۔ عمامہ' ٹوپی' برقع اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔ نورالایضاح۔

وضاحت :۔ عمامہ پر مسح کی صورت میں اگر تری عمامہ سے گذر کر سر کے فرض مسح کی مقدار تک پہنچ گئی تو سر کا مسح ادا ہو جائے گا۔ الطحاوی علی مراقی الفلاح ص ۷۲

نجاستوں کا بیان

وضاحت :۔ (۱) نجاست طہارت کی ضد ہے۔ (ردالمختار ۳۰۸
نجاست عرف شرع میں مخصوص گندگی کو کہتے ہیں جس کی جنس نماز کی
مانع ہے جیسے پیشاب' خون اور شراب۔ (المصباح المنیر ۲/۱۱۸)
(۲) نجس (نَ + جَ + س) ہر قسم کی گندگی اور میل کچیل کو کہتے ہیں۔ اصل میں
یہ مصدر ہے پھر یہ اسم کے طور پر مستعمل ہوتا ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۰۸)
(۳) نجس (ا۔ نَ + جْ + س ۲۔ نِ + جْ + س ۳۔ نَ + جَ + س ۴۔ نَ + جِ + س
۵۔ نَ + جُ + س صفت کا صیغہ ہے۔ المنجد طاہر کی ضد ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۰۸)

(۴) (نَجَس یا نجاست) لغت کے اعتبار سے عام ہے۔ حقیقی اور حکمی دونوں اقسام
کو عام ہے۔ عرف میں اس کا اطلاق صرف حقیقی نجاست پر ہوتا ہے۔ خبث کا لفظ
نجاست حقیقی کے ساتھ خاص ہے اور حدث کا لفظ نجاست حکمی سے مخصوص
ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۰۸)
مسئلہ :۔ (احادیث شریفہ میں) وارد ہے کہ قبر میں بندے سے سب سے پہلے
طہارت کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ عام عذاب قبر نجاست کے بارے میں
توجہ نہ دینے اور اس سے نہ بچنے کے باعث ہوتا ہے مراقی الفلاح شرح نور
الایضاح ۸۲)
وضاحت :۔ (۱) توجہ نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح سے اس کو زائل
نہ کرنا۔ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۸۲)
(۲) نجاست سے نہ بچنے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ
اپنے دامن کو لٹکا دے اور وہ نجاست سے آلودہ ہو جائے۔ (الطحطاوی ۸۲)
(۳) احادیث مبارکہ میں پیشاب سے بچنے کی خصوصیت سے تاکید ہے۔ ارشاد

نبوی ہے اِسْتَنْزِهُوْاعَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابُ الْقَبْرِمِنْهُ (پیشاب سے بچو کیوں کہ عام عذاب قبر اس سے پرہیز نہ کرنے کا باعث ہوتا ہے) یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِمِنْ اَشْیَاءِ ثَلَاثَۃٍ اَلْغِیْبَۃُ وَ النَّمِیْمَۃُ وَ عَدَمُ الْاِسْتِنْزَاہِ مِنَ الْبَوْلِ (بلاشبہ تین چیزوں کے باعث عذاب قبر ہو گا۔ غیبت' چغلی' پیشاب سے نہ بچنا)

فصل ــــــ نجاست کی اقسام

مسئلہ :۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ غلیظ' خفیفہ (نورالایضاح)

وضاحت :۔ نجاست غلیظ کو غلیظہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی صرف قلیل مقدار بدن اور کپڑوں پر معاف ہے اور دوسری قسم کو خفیفہ کہنے کا باعث یہ ہے کہ اس کی نسبتا" کثیر مقدار معاف ہے۔ (مراقی الفلاح ۸۲ ردالمختار ۱/۳۲۲)

(۲) نجاست غلیظ اور خفیفہ کے پاک کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں کے پاک کرنے کے طریقے یکساں ہیں ان میں (خفیفہ کی) خفت۔ (غلیظہ کی) غلظت کا کوئی فرق نہیں۔ (مراقی الفلاح ۸۲)

(۳) نجاست غلیظ یا نجاست خفیفہ پانی یا دیگر مائع اشیاء میں مل جانے سے ان کو ناپاک کر دیتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ (مراقی الفلاح ۸۲)

اس میں درم کی مقدار یا چوتھے حصہ کا اعتبار نہیں۔ ہاں نجاست خفیفہ اگر پانی میں گر پڑے تو (اس پانی کا حکم نجاست خفیفہ کا ہوگا) کپڑے اور بدن پر لگنے کی صورت میں اس کے چوتھے حصہ کا اعتبار ہوگا۔ (ردالمختار ۱/۳۲۲)

مسئلہ :۔ مندرجہ ذیل اشیاء نجاست غلیظہ ہیں۔

انسان کا پاخانہ نیز انسان کے جسم سے نکلنے والی ہر وہ شی جس کے باعث وضو یا غسل واجب ہو جائے۔ ہر اس جانور کا پیشاب جس کا گوشت نہیں کھایا

جاتا اگرچہ وہ اتنا کم عمر ہو کر اس نے ابھی کچھ کھایا نہ ہو۔ اور ان کا لعاب دہن بہنے والا خون۔ خمر اور دوسری شرابیں۔ گھریلو بطخ اور مرغی کی بیٹ۔ پرندوں کے علاوہ باقی جانوروں کا پاخانہ، مینگنیاں، لید، گوبر، مردار کا گوشت۔ رنگنے سے قبل اس کی کھال جانوروں کی جگالی۔ الدر المختار ۳۱۸ تا ۳۲۰ نور الایضاح۔ مراقی الفلاح ۸۲، ۸۳

وضاحت :۔ (۱) نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب مبارک اور دیگر تمام فضلات مبارکہ طاہر ہیں۔ ردالمحتار ۱/۳۱۸)

(۲) انسان کے پاخانہ کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا اگرچہ وضو کو توڑ دیتی ہے لیکن وہ ناپاک نہیں۔ ردالمحتار ۱/۳۱۸)

(۳) چمگادڑ کا گوشت اگرچہ نہیں کھایا جاتا قانون کے مطابق اس کا پاخانہ اور پیشاب نجاست غلیظہ ہونا چاہئے لیکن اس کا پاخانہ اور پیشاب پاک ہیں کیونکہ وہ ہوا میں پیشاب اور پاخانہ کرتے ہیں اس سے بچنا مشکل ہے ضرورت کی بنا پر ان کی عدم نجاست کا حکم ہے۔ پرندے صرف بیٹ کرتے ہیں لیکن چمگادڑ بیٹ بھی کرتا ہے اور پیشاب بھی۔ ردالمحتار ۱/۳۱۹)

(۴) چوہا اور بلی حرام جانور ہیں۔ لیکن چوہے کا پیشاب ضرورت کی بنا پر پاک ہے کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔ اسی طرح اس کی مینگنیاں اگر گندم وغیرہ غلہ کے ساتھ پس جائیں اور ان کا اثر ظاہر نہ ہو تو بھی وہ آٹا پاک ہے۔ پالتو (بلی کا پاخانہ ناپاک ہے) اس کا پیشاب اگر پانی یا دیگر مائع اشیا میں پڑے جب کہ وہ برتنوں میں ہوں تو ناپاک ہو جائیں گے لیکن مائع اشیاء کے علاوہ باقی اشیاء جیسے کپڑے وغیرہ میں اس کا پیشاب اگر لگ جائے تو ضرورت کی بنا پر وہ پاک شمار ہوں گی۔ ردالمحتار ۱/۳۱۹ جد الممتار ۱/۱۷۷)

(۵) تمام جانداروں کے اجسام سے بہنے والا خون نجاست غلیظہ ہے لیکن بارہ خون ایسے ہیں جو طاہر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اول :۔ شہید کے جسم سے بہنے والا خون جب تک اس کے جسم کے اوپر ہے

پاک ہے۔ اگر کسی شخص نے شہید کو اٹھا کر نماز پڑھی تو نماز درست ہے لیکن اگر اس کا خون نمازی کے کپڑے یا جسم کو لگ گیا تو نماز نہ ہو گی کیوں کہ وہ اس جگہ سے زائل ہو گیا جہاں اس کی طہارت کا حکم تھا۔ الدر المختار۔ ردالمحتار ۱/۳۱۹)

دوم :۔ ذبح کے بعد گوشت میں باقی خون وہ گوشت خواہ چربی والا ہو خواہ دبلا ہو۔ اگر گوشت کاٹنے کے وقت اس سے نکلے تو پاک ہے اور اگر بوقت ذبح بہنے والا خون گوشت پر لگ گیا تو وہ ناپاک ہے۔ (گوشت کو دھو کر پاک کیا جائے) ردالمحتار ۳۱۹ مراقی الفلاح ۸۳)

اسی طرح ذبح کے مقام پر بہنے والا خون اگر باقی رہ جائے تو وہ بھی ناپاک ہے (دھو کر پاک کیا جائے) مراقی الفلاح ۸۳)

سوم :۔ ذبح شدہ جانور کی رگوں میں باقی ماندہ خون۔

چہارم ۔ پنجم۔ ششم :۔ ذبح شدہ جانور کے جگر، تلی، دل، میں باقی ماندہ خون۔ ردالمحتار ۱/۳۱۹)

ہفتم :۔ وہ خون جو انسان اور دیگر حیوانات کے جسم میں سے ہے اور بہا نہیں۔ (ردالمحتار ۳۱۹ ۔ الطحاوی علی مراقی الفلاح ۸۳)

ہشتم :۔ مچھلی کا خون۔ اگرچہ بڑی ہو اور اس سے خون بہہ کر نکلے۔ مچھلی کا خون درحقیقت خون نہیں کیوں کہ خون جب سوکھتا ہے سیاہ ہو جاتا ہے اور مچھلی کا خون سفید ہو جاتا ہے۔ (رد المحتار ۳۱۹، مراقی الفلاح، الطحاوی ۸۳)

نہم ۔ دہم ۔ یازدہم ۔ دوازدہم :۔ جُوں۔ پسو۔ مچھر اور کھٹل کا خون۔ ان چاروں سے خارج ہونے والا خون اگرچہ کثیر ہو کوئی جان بوجھ کر جسم اور کپڑے کو لگائے یا خود لگ جائے پاک ہے۔ اگر کسی نے جوں اپنے کپڑوں کے اندر مار دی تو کپڑا نجس نہ ہو گا۔ اگر کسی نے اسے تیل وغیرہ کسی مائع میں اسے گرا دیا تو وہ ناپاک نہ ہو گا۔ کیوں کہ جس جانور میں بہنے والا خون نہ ہو پانی میں اس کا مرجانا اسے ناپاک نہیں کر سکتا۔ الدرالمختار ۔ ردالمحتار ۱/۳۲۰)

مندرجہ بالا خون کی بارہ اقسام میں صرف پہلی قسم بہنے والا خون ہے دوسرے خون بہنے والے خون نہیں ہیں۔ اگر وہ بہنے والے خون ہوں تو ناپاک ہوں گے۔

(٦) خمر وہ شراب ہے جو انگور کے رس سے تیار کی جاتی ہے اس طرح کہ اس کے رس کا جوش کھا جاتا ہے نچلا حصہ اوپر کو آ جاتا ہے۔ اور نشہ آور بن جاتا ہے۔ یہ حرام قطعی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسے رجس (ناپاک) قرار دیا ہے یہ بالاتفاق نجاست غلیظہ ہے اور باقی نشہ آور شرابیں مفتی بہ قول کے مطابق نجاست غلیظہ ہیں۔ (مراقی الفلاح ۸۲ جد الممتار ۱/۱۷۸)

(۷) پرندوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو اڑتے نہیں اس وجہ سے وہ) ہوا میں بیٹ نہیں کرتے جیسے پالتو بطخ اور مرغی ان کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے (دوسری قسم) وہ جو ہوا میں بیٹ کرتے ہیں اگر ان کا گوشت کھایا جاتا ہے (حلال ہیں) جیسے کبوتر چڑیا تو ان کی بیٹ پاک ہے۔ اور اگر ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا (حرام ہیں) جیسے شکراء، باز، چیل تو ان کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ الدرالمختار ردالمختار ۱/۳۲۰)

۸۔ وہ بطخ جو ہوا میں اڑتی ہے اور لوگوں میں (پالتوں جانور کے طور پر) نہیں رہتی (جسے مرغابی کہا جاتا ہے) اس کا حکم کبوتر کی مانند ہے۔ (اس کی بیٹ پاک ہے)۔ (ردالمختار ۳۲۰۔ الطحاوی علی مراقی الفلاح ۸۳)

۹۔ انسانی جسم سے نکلنے والی ہر وہ شے جس کے نکلنے کے باعث وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔ مثلاً بہنے والا خون، منی، مذی، ودی، استحاضہ، حیض، نفاس اور منہ بھر کر قے۔ نور الایضاح۔ مراقی الفلاح ۸۳)

۱۰۔ جن چیزوں کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ پاک ہوتی ہیں جیسے منہ بھر سے کم قے، وہ خون جو زخم سے صرف ظاہر ہو اور نہ بہے، الطحاوی علی مراقی الفلاح ۸۳)

۱۱۔ شراب کی قے قلیل یا کثیر نجاست غلیظہ ہے۔ (قلیل ہونے کی صورت میں اس کی نجاست کا یہ حکم شراب کے باعث ہے جو نجاست غلیظہ ہے)۔ (الطحاوی

ص-۸۳)

۱۲- (ہر جگالی کا حکم اس جانور کے پاخانہ کا سا ہے یعنی نجاست غلیظہ اونٹ' گائے بکری وغیرہ کی جگالی-

۱۳- ہر وہ جانور جس میں بہنے والا خون موجود ہو اس کے مردار کا گوشت اور رنگنے سے قبل چمڑا نجاست غلیظہ ہے اور جن جانوروں میں بہنے والا خون نہ ہو اس کے مردار کا گوشت پاک ہوتا ہے- جیسے جھینگر' بچھو' اگرچہ ان کا کھانا جائز نہیں- (الطحاوی علی مراقی الفلاح ۸۳)

۱۴- ہر جانور کے پتے کا حکم اس کے پیشاب جیسا ہے- (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۶۲)

مسئلہ :- مندرجہ ذیل چیزیں نجاست خفیفہ ہیں-

گھوڑے اور ہر اس چوپائے کا پیشاب جس کا گوشت کھایا جاتا ہے ہر اس پرندے کی بیٹ جس کا گوشت کھایا نہیں جاتا- نورالایضاح ۴۵'۴۴- الدرالمختار ۱/۳۲۲)

وضاحت :- (۱) گھوڑا حلال جانور ہے لیکن جہاد کا ذریعہ ہونے کے باعث اس کا گوشت کھانا مکروہ ہے- مراقی الفلاح- الطحاوی ۸۴)

(۲) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے وہ گھریلو ہوں یا وحشی جیسے بکری' ہرن' ان کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے- لیکن ان جانوروں کا پاخانہ جیسے گھوڑے' خچر' گدھے کی لید' گائے کا گوبر' بکری کی مینگنیاں نجاست غلیظہ ہیں- مراقی الفلاح ۸۴)

(۳) شکرا' چیل (وغیرہ حرام گوشت) پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے- مراقی الفلاح ۸۴)

فصل ------ نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے احکام

مسئلہ :- نجاست غلیظ (جسم یا کپڑے پر) ایک درہم کی مقدار ہو تو اس کو دھونا

واجب ہے اس کے سمیت نماز ادا کرنے سے اگرچہ نماز کا فریضہ ذمہ سے ساقط ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے (یعنی ادا کردہ نماز واجب الاعادہ ہے) اگر درہم کی مقدار سے کم ہو اس کا دھونا مسنون ہے اور اس کے ساتھ نماز ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور اگر درہم کی مقدار سے زائد ہو تو یہ نماز کو باطل کر دے گی لہٰذا اس کا دھو کر نماز ادا کرنا فرض ہے۔ الدرالمختار ۳۴۱۔ نورالایضاح مراقی الفلاح۔ الطحطاوی ۸۴)

وضاحت :۔ (۱) نماز باجماعت ادا کر رہا ہے اسے علم ہے کہ میرے کپڑے پر درہم کی مقدار نجاست غلیظہ ہے تو اسے نماز قطع کر کے اس کا دھونا واجب ہے اگرچہ جماعت کے فوت ہونے کا خدشہ ہو۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت ہے اور نجاست کو دھونا واجب ہے۔ واجب کی ادائیگی سنت سے مقدم ہے۔ (الطحطاوی ۸۴)

(۲) نماز باجماعت ادا کر رہا ہے اسے علم ہے کہ کپڑوں پر درہم سے کم نجاست غلیظہ ہے اگر اسے خطرہ ہو کہ اگر نجاست کو دھویا تو جماعت جاتی رہے گی تو جماعت کو ترک نہ کرے اور اگر اسے معلوم ہو کہ نجاست دھونے کے بعد اسے جماعت کے ساتھ نماز میسر آ سکتی ہے تو اسے نجاست دھو کر جماعت میں شامل ہونا افضل ہے۔ (الطحطاوی ۸۴)

(۳) نماز ادا کر رہا ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس کے بدن یا کپڑوں پر نجاست غلیظہ درہم کی مقدار یا اس سے کم ہے لیکن اسے خطرہ ہے کہ اگر نجاست کو زائل کرنے میں مشغول ہوا تو نماز کا وقت ختم ہو جائے گا۔ تو اب نماز ادا کرے۔ (اس کے بعد نجاست کو دھو لے) الطحطاوی ۸۴)

(۴) نجاست کو دھونے کا حکم اس وقت ہے جب کہ اسے دھونے پر قدرت ہو اگر قدرت نہ ہو تو اس سمیت نماز ادا کرے۔ مراقی الفلاح ۸۴ مثلاً کسی کے اعضائے ستر پر نجاست ہے لیکن اسے ایسا ماحول میسر نہیں کہ ان لوگوں کے سامنے اپنے اعضائے ستر کو کھولے بغیر نجاست دور کر سکے جن کے سامنے اعضائے مذکور کو

ظاہر کرنا جائز نہیں تو وہ نجاست سمیت نماز ادا کرے اگرچہ نجاست کثیر مقدار میں ہو۔ الطحطاوی ۸۱)

مسئلہ :۔ نجاست غلیظہ اگر جرم دار (جسم دار) ہے تو ایک درہم کے وزن کا اعتبار ہے اور اگر جرم دار نہیں تو ایک درہم کی مساحت (رقبہ) کا اعتبار ہے جو انگلیوں کے جوڑوں کے اندر ہاتھ کی ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہے۔ (نورالایضاح۔ مراقی الفلاح ۸۴ الدرالمختار ۱/۳۱۸)

وضاحت :۔ (۱) ہتھیلی کی گہرائی کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ سے پانی کا چلو لے پھر ہاتھ کو پھیلا دے (اس طرح کہ ہاتھ کی کوئی سمت دوسری سمت سے اونچی یا نیچی نہ ہو) اب جتنی سطح پر پانی باقی رہے گا وہ ہتھیلی کی گہرائی کی مقدار ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۱۸)

(۲) کپڑا ایک ہے ایک طرف نجاست لگی اس سے گزر کر دوسری جانب ظاہر ہو گئی تو اب دوسری جانب میں الگ نجاست کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (اگر نجاست کی مقدار ایک درہم یا اس سے کم ہو تو اس کپڑے سمیت نماز پڑھنے سے فرض ذمہ سے ادا ہو جائے گا) اور اگر کپڑا دو الگ الگ تہوں والا ہو تو دوسری جانب میں ظاہر ہونے والی نجاست الگ شمار ہو گی۔ (دونوں پرتوں میں موجود نجاست اگر درہم سے بڑھ گئی تو نماز کی درستی کے مانع ہو گی) ردالمختار ۱/۳۱۷)

(۳) نجاست غلیظہ میں درہم کی مقدار کا مساحت میں اعتبار نماز کے وقت ہوگا نہ اس وقت جب کہ نجاست لگی۔ (الدرالمختار ردالمختار ۳۱۷۔ البحرالرائق ۔ منحۃ الخالق ۱/۲۳۹)

وضاحت :۔ کپڑے پر ناپاک گھی ایک درہم سے کم مقدار میں لگا پھر نماز کے وقت تک پھیل کر درہم سے زائد ہو گیا تو یہ نماز کے مانع ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۱۷ البحرالرائق منحۃ الخالق ۱/۲۳۹)

مسئلہ :۔ بچہ جس کا بدن یا کپڑے ناپاک ہیں نمازی کی گود میں بیٹھا اور وہ اپنے

آپ کو سنبھال سکتا ہے یا نجاست سے آلودہ کبوتر اس کے سر پر بیٹھا تو اس کی نماز درست ہے اور اگر بچہ (اتنا کم عمر یا کمزور کہ وہ) اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ البحرالرائق ۱/۲۴۰)

مسئلہ :۔ نمازی نے کافر میت کو اٹھایا ہوا ہے۔ (اس کو نہلایا گیا ہو یا نہ دونوں صورتوں میں) اس کی نماز درست نہیں۔ اور اگر مسلمان کی میت کو اٹھایا ہوا ہے تو اس کو غسل دیا جا چکا ہے تو نماز درست ہے۔ بشرطیکہ وہ ایسے بچہ کی میت ہو جو پیدائش کے وقت چلایا ہو (یعنی زندہ پیدا ہوا ہو) اور اگر میت کو غسل نہ دیا گیا ہو یا وہ ایسے بچہ کی میت ہو جو ولادت کے وقت چلایا نہ ہو یعنی مردہ پیدا ہوا ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔ (البحرالرائق ۱/۲۴۰)

مسئلہ :۔ نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصہ پر لگی یا بدن کے جس عضو پر لگی اگر آلودہ مقام کپڑے اس حصہ یا بدن کے اس عضو کے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے۔ (اگر ان کے چوتھائی حصہ تک پہنچ جائے تو اب اس کو زائل کرنا ضروری ہے) درالمختار ۱/۳۲۱)

وضاحت :۔ (۱) کپڑے کے حصوں کی مثالیں دامن، آستین، گریبان۔ (ردالمختار ۱/۳۲۱)

(۲) بدن کے اعضا جیسے ہاتھ۔ پورا ہاتھ ایک عضو ہے۔ (انگلیوں کے پوروں سے لے کر بغل تک۔ پورا پاؤں ایک عضو ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۲۲)

مسئلہ :۔ نجاست غلیظہ اور خفیفہ اگر مخلوط ہو جائیں تو غلیظہ راجح ہوگی۔ (مخلوط کا حکم غلیظہ کا سا ہوگا) اگر مخلوط نہ ہوں (بلکہ الگ الگ جسم یا کپڑوں پر لگیں) تو اگر دونوں برابر ہوں یا غلیظہ زیادہ ہو تو پھر بھی غلیظہ راجح ہوگی۔ اگر غلیظہ کم اور خفیفہ زائد ہو تو خفیفہ راجح ہوگی۔ ردالمختار ۱/۳۲۱)

وضاحت :۔ (۱) نجاست غلیظہ اور خفیفہ دونوں مخلوط ہو جائیں تو غلیظہ بہرحال راجح ہوگی (اگرچہ وہ خفیفہ کے برابر یا اس سے کم ہو)

(۲) نجاست غلیظہ اگر پانی (جو کہ طاہر ہے) سے مخلوط ہو تو اسے بھی نجاست غلیظہ بنا دیتی ہے۔

(۳) نجاست غلیظہ اور خفیفہ اگر الگ الگ مقام پر لگی ہوں اور دونوں الگ الگ مقدار میں اتنی نہ ہوں کہ نماز کی مانع ہو سکیں تو اگر غلیظہ زیادہ ہو یا خفیفہ کے برابر ہو تو غلیظہ راجح ہو گی یعنی اگر دونوں کا مجموعہ درہم کی مقدار کے برابر ہو جائے تو نماز کے لئے مانع ہوں گی ورنہ نہیں۔ اور اگر نجاست خفیفہ، غلیظہ سے زائد ہو تو خفیفہ راجح ہو گی یعنی دونوں کا مجموعہ اگر کپڑے کے حصہ یا بدن کے عضو کے چوتھائی تک پہنچ جائے تو نماز کے لئے مانع ہوں گی ورنہ نہیں۔ ۱/۳۲۴

مسئلہ :۔ مچھلی کا خون، خچر اور گدھے کا لعاب دھن، پیشاب کی چھینٹیں، جو سوئی کے سرے کے برابر ہوں پاک شمار ہوتی ہیں۔ (الدر المختار ۱/۳۲۲)

وضاحت :۔ (۱) مچھلی کا خون پاک ہوتا ہے کیوں کہ یہ درحقیقت خون نہیں۔ کیوں کہ خون کا خاصہ ہے کہ خشک ہونے کے بعد اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور مچھلی کا خون سفید ہو جاتا ہے۔ مچھلی چھوٹی ہو یا بڑی اس کے خون کا یہی حکم ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۱۹)

(۲) گدھے اور خچر کا لعاب اور ان کا جھوٹا پاک ہوتا ہے ان کے جھوٹے کی طہارت میں کوئی شک نہیں ہاں ان کی طہوریت مشکوک ہے۔ ردالمختار ۱/۳۲۲)

(۳) پیشاب اپنا ہو یا غیر کا دونوں کا حکم یکساں ہے۔ ردالمختار ۱/۳۲۲

(۴) قصاب کے حق میں خون کی چھینٹوں کا بھی یہی حکم ہے۔ یعنی اگر سوئی کے سرے کے برابر ہوں تو ضرورت کی بنا پر ان کے پاک ہونے کا حکم ہے۔ قصاب کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔ اگر ان کے بدن اور کپڑوں پر ایسی چھینٹیں گریں تو ان کے بدن اور کپڑے ناپاک ہو جائیں گے (بشرطیکہ درہم کی مقدار تک پہنچ جائیں۔ ردالمختار ۱/۳۲۲)

(۵) سوئی کے ناکے والے سرے کے برابر ہوں یا دوسرے سرے کے برابر دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر اس سے بڑی ہوں تو ناپاک شمار ہوں گی۔ (ردالمختار

۱/۳۲۳)

(۶) ان کا اکثر (بدن اور کپڑوں پر) دکھائی دے یا نہ دونوں صورتوں میں حکم یکساں ہے۔ ردالمختار ۱/۳۲۳)

(۷) پیشاب کی چھینٹیں سوئی کے سرے کے برابر اگر پانی میں پڑیں تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔ (وہ ناپاک نہ ہوگا)۔ (ردالمختار ۱/۳۲۳)

(۸) کپڑے پر پیشاب کی ایسی چھینٹیں پڑیں اگر وہ کپڑا پانی میں گر پڑے تو اس سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ردالمختار ۱/۳۲۳)

(۹) پیشاب کی چھینٹیں جو سوئی کے سرے کے برابر ہوں چوں کہ ضرورت کی بنا پر کالعدم شمار ہوتی ہیں لہٰذا اگر یہ جمع ہو کر درہم کی مقدار یا اس سے زائد ہو جائیں تو ان سے کپڑا نجس نہ ہوگا۔ ردالمختار ۱/۳۲۴)

مسئلہ :۔ سڑک (اور راستے) کا کیچڑ' نجاستوں کے بخارات' کھاد' گوبر کا غبار اور (نجس چیز کے) غسالہ (دھوون) کے برتنوں پر ایسے چھینٹے جن کے قطرات برتنوں پر ظاہر نہ ہوں معاف ہیں۔ الدرالمختار ۱/۳۲۵)

وضاحت :۔ (۱) چوں کہ رستوں اور سڑکوں کے کیچڑ' اگرچہ اس میں نجاست غالب ہو' معاف ہونے کا حکم ضرورت کی بنا پر ہے اس لئے یہ معافی صرف اس شخص کے لئے ہے جس کی آمدورفت رستوں اور سڑکوں پر ہو اور بدن اور کپڑوں میں لگی ہوئی کیچڑ میں نجاست نظر نہ آتی ہو۔ نیز قصداً" اس نے اپنے بدن اور کپڑوں کو اس سے آلودہ نہ کیا ہو۔ جو شخص ایسے رستوں اور سڑکوں پر نہ چلتا ہو اس کے حق میں یہ معافی نہیں لہٰذا وہ ایسی کیچڑ آلودہ کپڑوں میں نماز نہ پڑھے کیوں کہ اس کے لئے یہ ضرورت نہیں۔ ردالمختار ۱/۳۲۵'۳۲۴)

(۲) ہوا نجاستوں پر سے گذری اور کپڑوں کو لگی تو کپڑے ناپاک نہ ہوئے۔ (ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۳) نجاستوں کے بخارات کپڑوں (اور بدن) کو لگے تو ناپاک نہیں ہوئے۔ ردالمختار ص۔۱/۳۲۵

(۴) پانی سے استنجا کیا پانی کی تری بدن پر ابھی باقی ہے کہ ہوا خارج ہوئی بدن ناپاک نہ ہوگا اسی طرح اگر شلوار تر تھی کہ ہوا خارج ہو گئی شلور ناپاک نہ ہوگی۔ ردالمختار ۱/۲۳۵)

(۵) کسی مکان میں گندگی جلائی گئی بخارات چھت پر جمع ہو گئے کپڑوں کو ان کا پانی لگ گیا تو ناپاک نہ ہوئے۔ ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۶) اصطبل میں گرمی تھی اس میں پانی کا برتن لٹکا ہوا تھا اس کے بخارات پانی بن کر چھت سے ٹپکے اور اس برتن پر پڑے تو برتن کا پانی ناپاک نہ ہوا۔ ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۷) حمام میں نجاسات جلائی گئیں۔ جن کے بخارات سے دیواریں اور روشن دان بھیگ کر ٹپکنے لگیں تو یہ ٹپکنے والا پانی ناپاک نہ ہو گا۔ ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۸) نوشادر جو نجاست کے دھوئیں کو جمع کر کے تیار کی جاتی ہے پاک ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۹) شراب اور اس کے فضلات کے بخارات سے تیار کردہ اسپرٹ نجس اور حرام ہے اس کی حرمت کی وجہ اس کا بخارات سے تیار ہونا نہیں بلکہ اس کا نشہ آور ہونا ہے۔ جدالمختار ۱/۱۷۹

(۱۰) ناپاک چیز کا غبار پانی پر پڑا پانی ناپاک نہ ہوا اگر ناپاک مٹی پانی میں پڑ گئی تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۱۱) غسل کے دوران میت کے جسم کا غسالہ غاسل پر پڑتا ہے جس سے بچنا ممکن نہ ہوتا ہے عموم بلویٰ کے باعث وہ پاک شمار ہوتا ہے۔ ردالمختار ۱/۳۲۵)

(۱۲) میت کے جسم کا پہلی تین دفعہ دھونے کا غسالہ اگر کسی جگہ جمع ہو جائے اگر وہ کسی چیز کو لگے تو اسے ناپاک کر دے گا۔ چوتھی دفعہ کا غسالہ پاک ہوتا ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۲۵)

فصل ---- ناپاک اشیاء کو پاک کرنے کا طریقے

وضاحت (۱) ناپاک اشیاء کو پاک کرنے کے مختلف طریقے جو اپنے اپنے موقعوں پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے دھونا' پانی بہا دینا' پانی کا ایک جانب سے داخل ہو کر دوسری جانب سے خارج ہونا اس طرح سے کہ اسے جاری شمار کیا جائے۔ محل نجاست بھول جانے کی صورت میں کپڑے (وغیرہ) کا کوئی سا کنارہ دھو دینا۔ صیقل شدہ چیز کو پونچھ دینا۔ چمڑے/فرش' پچھنے لگنے کے مقام' فصد کے مقام کو تین مختلف کپڑوں سے پونچھ دینا۔ زمین کا خشک ہو جانا۔ موزے (اور جوتے وغیرہ) کو رگڑ لینا۔ منی کو کھرچ دینا۔ پتھر' (ڈھیلا وغیرہ) سے استنجا کر لینا۔ نمک اور لکڑی کو چھیل لینا۔ (حرام گوشت جانور کو) ذبح کر لینا (اس سے اس کی کھال پاک ہو جائے گی۔ (مردار کے) چمڑے کو رنگ لینا۔ ناپاک چیز کو آگ میں ڈال دینا تاکہ نجاست جل جائے۔ روئی کا دھنک لینا۔ (غلہ وغیرہ میں ناپاک حصہ کے متعین نہ ہونے کی صورت میں اس سے) بعض حصہ کو دھو لینا' فروخت کر دینا' ہبہ کر دینا یا کھا لینا۔ ذات کا تبدیل ہو کر کوئی دوسری چیز بن جانا (جیسے گدھے کا نمک اور نجاست کا راکھ بن جانا) کنوئیں سے معین مقدار پانی خارج کر دینا۔ کنوئیں کے پانی کا سوکھ جانا' کنوئیں سے جتنا پانی نکالنا واجب تھا اتنی مقدار زمین میں جذب ہو کر کم ہو جانا۔ شراب کا سرکہ بن جانا وغیرہ۔ (ردالمختار ۱/۳۱۷)

ان کی تفصیل مسائل کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیں۔

وضاحت :۔ (۱) ہر وہ چیز جو ناپاک ہو جائے پانی یا دیگر مائع کے استعمال کے بغیر کسی دوسرے طریقہ سے اس کی طہارت کا شرعاً حکم ہو جائے اگر بعد میں اسے پانی لگ جائے تو اس کی نجاست کا حکم دوبارہ نہیں ہوگا۔ مثلاً موزے کو رگڑ کر پاک کر لیا گیا یا زمین خشک ہو گئی اور نجاست کا اثر زائل ہو گیا یا مردار کے چمڑے کی حکمی دباغت کر لی یا کنواں ناپاک تھا پانی خشک ہو گیا یا لوہے دھات یا شیشہ کی

نجاست کو پونچھ کر پاک کر لیا اگر یہ چیزیں گیلی ہو جائیں تو نجاست عود نہیں کرے گی۔ (الدر المختار۔ ردالمختار ۱/۳۱۳)

مسئلہ :۔ نجاست حقیقیہ کو اپنے محل سے، اگرچہ برتن پر ہو یا کسی خوردنی چیز پر ہو، اس کا محل معلوم ہو یا نہ معلوم ہو، پانی مستعمل، غیر مستعمل اور ہر اس پاک مائع سے دور کرنا جائز ہے جو نجاست کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو جیسے سرکہ، گلاب کا عرق اور اگر نجاست کو زائل کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اس مائع سے نجاست کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ (الدر المختار۔ ردالمختار ۱/۳۰۹)

وضاحت :۔ (۱) نجاست بدن یا کپڑے یا ایسی جگہ ہے کہ اس کو دھونے کے لئے لوگوں کے سامنے ستر کھولنا پڑتا ہے۔ تو اس سمیت نماز ادا کرے ستر کھولنے کی اجازت نہیں۔ ستر کھولنا، نجاست سمیت نماز ادا کرنے کی نسبت زیادہ برا ہے لہٰذا اسی کے ساتھ نماز ادا کرے۔ کیوں کہ ایسی صورت میں جب کہ کوئی شخص دو برائیوں میں مبتلا ہو تو اسے کم تر برائی کو اختیار کرنا چاہیے۔ ایسی صورت میں ستر کھولنا فسق ہے۔ (درالمختار ۱/۳۰۹)

(۲) پانی یا مائع سے دھونے سے وہ چیز پاک ہو گی جس میں پاک ہونے کی صلاحیت ہو۔ اگر کوئی چیز ایسی ہو جس میں دھونے کے ساتھ پاک ہونے کی صلاحیت ہی نہ ہو وہ دھونے سے پاک نہ ہو گی) جیسے گندم کو اگر شراب میں پکا دیا گیا ہو تو اب وہ کبھی پاک نہیں ہو سکتی۔ (ردالمختار ۱/۳۰۹)

(۳) مائع یا پانی کا پاک ہونا ضروری ہے اگر وہ پاک نہ ہو تو دوسری چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔ اگر (جسم یا بدن پر) نجاست غلیظہ ہو تو حلال گوشت جانوروں کے پیشاب (جو کہ نجاست خفیفہ ہے) سے دھونے سے پاک نہ ہو گا۔ بلکہ اس محل سے نجاست غلیظہ کا حکم بھی ساقط نہ ہو گا۔ مثلاً کپڑے پر خون لگا ہے اگر حلال گوشت جانوروں کا پیشاب سے دھویا تو خون کی نجاست اس سے زائل نہ ہو گی بلکہ نجاست میں اضافہ ہو گا۔ (ردالمختار ۱/۳۰۹)

(۴) دودھ اور تیل نجاست کو زائل نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے ساتھ دھونے سے

ناپاک چیز پاک نہ ہوگی۔ (الدرالمختار ۔ ردالمختار ۱/۳۰۹)

(۵) تھوک سے بھی نجاست زائل ہو سکتی ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

مثال (الف) :۔ بچے نے پستان پر قے کی۔ پھر دودھ پیا اس طرح کہ قے کا اثر زائل ہو گیا تو پستان پاک ہو گیا۔ ردالمختار ۱/۳۰۹

مثال (ب) :۔ انگلی پر نجاست لگی تھی اس کو زبان سے صاف کر لیا یہاں تک اس کا اثر زائل ہو گیا۔ تو انگلی پاک ہو گئی۔ (ردالمختار ۱/۳۰۹)

مثال (ج) :۔ شراب پی پھر تھوک کر منہ میں بار بار گردش دی تو منہ پاک ہو گیا بشرطیکہ تھوک سے شراب کا اثر زائل ہو جائے۔ اب نماز ادا کر سکتا ہے۔ (ردالمختار ص۔۱/۳۰۹)

مثال (د) :۔ کپڑے پر نجاست کو زبان سے (نعوذ باللہ) چاٹا یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا کپڑا پاک ہو گیا۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۴۰)

(۶) بچے نے دودھ پیا پھر قے کی جس سے والدہ کے کپڑے آلودہ ہو گئے۔ تو جب تک وہ بہت زیادہ نہ ہو نماز کی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ کہ دودھ مکمل طور پر متغیر نہیں ہوتا۔ یہی صحیح ہے۔ (ردالمختار ۱/۳۰۹)

مسئلہ :۔ موزہ' جوتا' چمڑے کا کوٹ (جب کہ نجاست صاف طرف ہو بالوں کی جانب نہ ہو) وغیرہ پر جرم دار نجاست لگ جائے تو رگڑنے کے ساتھ جس سے نجاست کا اثر زائل ہو' پاک ہو جائیں گے۔ اگر نجاست جرم دار نہ ہو تو دھونے کے بغیر پاک نہ ہوں گے۔ (الدرالمختار ۔ ردالمختار ۱/۳۱۰)

وضاحت :۔ (ا) بدن یا کپڑے پر نجاست ہو تو رگڑنے سے وہ پاک نہ ہوں گے دھونا ضروری ہے۔ ہاں منی لگی ہو رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ ردالمختار ۰۹

جس کی تفصیل آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) موزے اور جوتے پر نجاست اوپر لگے یا نیچے تر ہو یا خشک رگڑنے سے پاک

ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار ۱/۳۰۹)

(۳) جرم دار وہ نجاست ہے جو سوکھ جانے کے بعد دکھائی دے۔ جیسے پاخانہ' خون وغیرہ اور جو سوکھنے کے بعد دکھائی نہ دے وہ جرم دار نہیں ہے جیسے شراب پیشاب وغیرہ۔

(۴) غیر جرم دار نجاست اگر کسی طرح سے سوکھنے کے بعد دکھائی دینے لگے تو وہ جرم دار کے حکم میں ہو جائے گی جیسے موزوں پر پیشاب یا شراب لگ گیا ریت یا راکھ پر چلا جس سے وہ ریت یا راکھ موزے پر جم گئی پھر اسے زمین سے رگڑا کہ وہ ریت یا راکھ گر پڑی تو موزے پاک ہو گئے۔ (الدر المختار۔ ردالمحتار ۱/۳۱۰)

(۵) جرم دار نجاست کو رگڑنے سے اگر اس کا اثر یعنی رنگت و بو وغیرہ زائل ہو تو پاک ہو جائے گی ورنہ نہیں ہاں اگر اس کے اثر کو زائل کرنا مشکل ہو تو اچھی طرح رگڑنے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی اگرچہ اثر زائل نہ ہو۔ (الدر المختار۔ ردالمحتار ۱/۳۱۰)

(۶) موزے' جوتے یا اس کی مانند چیزوں پر اگر غیر جرم دار نجاست لگ جائے تو پاک کرنے کے لئے دھونا شرط ہے۔ پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین بار دھویا جائے ہر دفعہ دھونے کے بعد اس کو رکھا جائے یہاں تک کہ اس سے قطرات منقطع ہو جائیں اور تری ختم ہو جائے۔ اس طرح تین دفعہ دھونے سے وہ پاک ہوں گے۔ (ردالمحتار ۱/۳۱۰)

مسئلہ:۔ ہر صیقل شدہ چیز جس میں مسام نہ ہوں جیسے آئینہ' ناخن' ہڈی' وہ برتن جس میں تیل لگا ہوا ہو (جس سے اس کے مسام بند ہو چکے ہوں) چینی کے روغنی برتن' ایسی لکڑی جس کو خراد پر صیقل کیا گیا ہو' (جیسے چارپائیوں کے رنگ دار پائے وغیرہ) چاندی وغیرہ دھاتوں کے برتے جن پر نقش و نگار نہ ہو' کو اس طرح پونچھ لیا جائے جس سے نجاست کا اثر زائل ہو تو پاک ہو جاتے ہیں۔ الدر المختار ۔ ردالمحتار ۱/۳۱۰)

وضاحت:۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریق کار یہ تھا کہ اپنی

تلواروں سے کفار کو قتل کرتے پھر انہیں پونچھ کر ان کے سمیت نمازیں ادا فرماتے تھے۔ ردالمحتار ۱/۳۱۰)

(۲) جس چیز میں مسام نہ ہوں اس کے اندر نجاست داخل نہیں ہو سکتی اور جو نجاست اس کے اوپر ہے وہ پونچھ لینے سے زائل ہو جاتی ہے لہٰذا ایسی چیز پونچھ لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ ردالمحتار ۱/۳۱۰)

(۳) غیر مسام دار چیز پر نجاست کی کوئی سی قسم لگے جرم دار ہو یا غیر جرم دار' تر ہو یا خشک پونچھ لینے سے وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ اگر جرم دار ہو اور خشک ہو چکی ہو تو اس کو کھرچ دیا جائے اور اگر تر ہو تو کپڑے وغیرہ سے پونچھ لیا جائے اگر غیر جرم دار ہو اور خشک ہو چکی ہو تو بھی کپڑے وغیرہ سے پونچھ لیا جائے اور اگر جرم دار یا غیر جرم دار ہو اور ابھی تک تر ہو تو کپڑے سے اسے پونچھ لیا جائے۔ وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ واضح رہے کہ پاک ہونے کے لئے اس طرح پونچھنا شرط ہے جس سے نجاست کی ذات اور اس کا اثر (رنگ' بو وغیرہ) زائل ہو جائے۔

(ردالمحتار ۱/۳۱۰)

مسئلہ :۔ پچھنے لگوائے یا فصد کرائی اور مقام فصد کا ارد گرد خون سے لتھڑ گیا اور پانی بہانے سے ضرر کا اندیشہ ہو تو تین بار تین پاک تر کپڑوں سے پونچھ لینے سے وہ جگہ پاک ہو جائے گی (ہر بار نیا کپڑا لے) (ردالمحتار ۱/۳۱۰)

مسئلہ :۔ زمین' پکی اینٹ' کچی اینٹ' جب کہ زمین پر ان کا فرش لگا ہوا ہو (یا چنائی کی گئی ہو) پودے' گھاس چارہ خشک ہو یا تر' جب کہ زمین میں کھڑے ہوں' پر لگی ہوئی نجاست جب سوکھ جائے اور اس کا اثر (رنگ' بو وغیرہ) زائل ہو جائے' تو پاک ہو جائیں گی۔ الدرالمختار۔ ردالمحتار ۳۱۱

وضاحت :۔ (۱) نجاست کا سوکھنا اور اس کے اثر کا زائل ہونا کسی طرح سے ہو' دھوپ سے' آگ سے یا ہوا وغیرہ سے مندرجہ بالا چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

ردالمحتار ۱/۳۱۱)

(۲) زمین، فرش اور دیواروں کو جلدی پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان پر اتنا کثیر پانی ڈالا جائے جو نجاست کو بہا کر لے جائے اور نجاست کا اثر پانی میں دکھائی نہ دے تو زمین اور نجاست کو بہا کر لے جانے والا پانی دونوں پاک ہو جائیں۔ پانی اس لئے کہ وہ جاری ہو گیا اور جاری پانی کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نجاست ہے اور اس کا اثر پانی میں ظاہر نہ ہو تو وہ پاک ہی رہتا ہے۔ زمین اور فرش اس لئے کہ ان پر اب پاک پانی موجود ہے۔ جس کی نجاست کا حکم جاری ہونے کے باعث ختم ہو چکا ہے۔ (ردالمحتار ۱/۳۱۱)

(۳) نجس زمین پر بارش ہوئی اگر وہ کثیر ہو کہ زمین پر اس کا پانی جاری ہو جائے۔ (اور زمین پر سے نجاست کا اثر زائل ہو جائے) تو زمین اور پانی دونوں پاک ہو گئے اور اگر قلیل ہو کہ اس کا پانی جاری نہ ہو تو زمین بدستور نجس رہے گی۔ قلیل بارش کی صورت میں زمین پر چلا تو پاؤں یا ان پر پہنے ہوئے موزے اور جوتے ناپاک ہو گئے ان کو پاک کرے۔ (ردالمحتار ۱/۳۱۱)

(۴) زمین کے سوکھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر تری باقی نہ رہے اس کا (اندر سے مکمل طور پر) خشک ہونا مراد نہیں۔ ردالمحتار ۱/۳۱۱

(۵) کچی یا پکی اینٹ (کی چنائی یا) زمین پر ان کا فرش لگا ہو تو ان کا حکم یہی ہے اگر وہ زمین پر رکھی ہوئی ہوں جمی ہوئی نہ ہوں تو دھونا (یا کھرچنا) ضروری ہے اس کے بغیر وہ پاک نہ ہوں گی۔ کیوں کہ خشک ہونے اور نجاست کا اثر زائل ہونے سے پاک ہونا صرف زمین کے بارے میں شریعت میں وارد ہے۔ جمی ہوئی اور فرش میں لگی ہوئی اینٹ عرفاً" زمین ہی شمار ہوتی ہے لہٰذا اس وجہ سے ان کا حکم زمین کا سا ہے اگر زمین پر جمی ہوئی نہ ہو تو اس کا حکم زمین کا سا نہیں۔ (ردالمحتار ۱/۳۱۱)

(۶) زمین پر لگی اینٹ ناپاک ہونے کے بعد شرعاً پاک ہو گئی اگر اس کو اکھیڑ لیا جائے تو وہ بدستور پاک ہی رہے گی۔ ردالمحتار ۱/۳۱۱

(۷) گھاس، پودے، درخت چارہ جب تک زمین میں کھڑے ہیں وہ نجاست کے

خشک ہونے اور اثر زائل ہونے سے پاک ہو جاتے ہیں کیوں کہ یہ بھی زمین کے حکم میں داخل ہیں لیکن اگر زمین سے (کٹ کر یا اکھڑ کر) الگ ہو جائیں تو پاک کرنے کے لئے ان کو دھونا پڑے گا صرف نجاست کا اثر زائل ہونے سے پاک نہیں ہوتے۔ (الدرالمختار ۱/۳۴۲)

(۸) کنکریاں جو سطح زمین پر پڑی ہوتی ہیں وہ اس طرح پاک نہیں ہوتیں بلکہ ان کا دھونا پڑے گا لیکن جو کنکریاں زمین میں گڑی ہوں اس طرح کہ ان کا ایک سرا دکھائی دیتا ہو وہ زمین کے حکم میں ہیں۔ ردالمحتار ۱/۳۴۲)

(۹) دھول اور غبار جو سطح زمین پر پڑا ہوتا ہے وہ زمین کے حکم میں ہے۔ ردالمحتار ۱/۳۴۲)

(۱۰) وہ پتھر جو نجاست کو جذب کرتا ہو، وہ خشک ہونے اور نجاست کا اثر زائل ہونے سے پاک ہو جاتا ہے اور جو پتھر چکنا ہو نجاست جذب نہ کرتا ہو وہ دھوئے بغیر پاک نہیں ہوتا۔ ردالمحتار ۱/۳۴۲)

مسئلہ :۔ منی جس جگہ (کپڑے' بدن وغیرہ) پر لگی ہو اور وہ خشک ہو جائے اسے ہاتھ سے کھرچ دیا جائے کہ ریزہ ریزہ ہو کر جھڑ جائے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے۔ اگر کھرچنے کے بعد اس کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں الدرالمختار ردالمحتار ۱/۳۴۲)

وضاحت :۔ (۱) منی آلود (کپڑے وغیرہ) کو دھویا اثر باقی رہا تب بھی پاک ہو گیا۔ ردالمحتار ۱/۳۴۲)

(۲) منی اگر تر ہو تو جس چیز پر ہے وہ دھوئے بغیر پاک نہ ہو گی۔ (الدرالمختار۔ ردالمحتار ۱/۳۴۳)

(۳) عورت' مرد' بیماری کے باعث رقیق' غیر رقیق منی کا یہی حکم ہے۔ الدرالمختار ۱/۳۴۳)

یہ۔ منی کپڑے پر ہو نیا (ہو یا پرانا) یا تہہ دار ہو یا بدن پر لگی ہو کھرچنے سے پاک ہو سکتے ہیں۔ (الدرالمختار ۱/۳۴۴)

۵۔ منی کو کپڑے یا بدن وغیرہ سے کھرچ دیا اور وہ شرعاً پاک ہو گئے اگر وہ گیلے ہو جائیں تو نجاست دوبارہ عود نہیں کرتی۔ الدر المختار ۱/۳۱۴)

مسئلہ :۔ ناپاک تیل یا چربی سے اگر صابن بنا لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (الدر المختار۔ رد المختار ۳۱۵۔ ۱/۳۱۶)

وضاحت :۔ (۱) مردار کی چربی کا بھی یہی حکم ہے۔ (رد المختار ۱/۳۱۶)
(۲) صابن بنانے کے برتن میں اگر کوئی آدمی یا کتا گر گیا اور (کافی دیر اس میں پڑا رہنے کے بعد) صابن بن گیا تو وہ بھی پاک ہو جائے گا۔ رد المختار ۱/۳۱۶)
(۳) اس صورت میں طہارت کے حکم کی وجہ انقلاب حقیقت اور عموم بلوی ہے۔ (نجس چیز کی حقیقت تبدیل ہو جائے اور وہ نئی چیز بن جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے) جیسے شراب سرکہ بن جائے' گدھا یا خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے' پاخانہ جل کر راکھ ہو جائے یا کنوئیں میں پاخانہ گرا اور پڑے پڑے کیچڑ بن گیا۔ یہ سب پاک ہو جائیں گے۔ اور اگر کسی چیز کی حقیقت تبدیل نہ ہو بلکہ صرف اس کا ایک وصف تبدیل ہو جائے تو وہ چیز پاک نہ ہو گی۔ جیسے ناپاک دودھ پنیر بن جائے ناپاک گندم کا آٹا بن جائے' ناپاک آٹے کی روٹی بن جائے تو وہ پاک نہ ہوں گے۔ رد المختار ۳۱۶' ۱/۳۲۶)
(۴) تنور میں ناپاک پانی کا چھینٹا لگایا گیا یا بچے نے پیشاب کر دیا یا ناپاک گیلا کپڑا اس پر پھیرا گیا اور آگ سے نجاست کی تری زائل ہو گئی۔ (تو تنور پاک ہو گیا) اس میں روٹی لگانے سے کوئی حرج نہیں۔ الدر المختار۔ رد المختار ۳۱۵۔ ۱/۳۱۶)
(۵) بکری کی خون آلود سری کو آگ میں ڈالا گیا یہاں تک کہ اس کا خون جل گیا۔ تو وہ پاک ہو جائے گی۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۵۹)
(۶) ناپاک مٹی سے لوٹا یا ہنڈیا بنائی یا ناپاک پانی سے اینٹ تھاپی ان کو آگ میں پکا لیا تو وہ پاک ہو گئیں۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۵۹)

مسئلہ :۔ کھلیان میں گدھے یا دوسرے جانور جیسے بیل وغیرہ گندم کو پاؤں سے

روند رہے تھے کہ انہوں نے اس میں پیشاب یا لید اور گوبر کر دیا تو ان دانوں کو تقسیم کر لیا جائے یا اس کا کچھ حصہ دھو لیا جائے یا کھا لیا جائے یا فروخت کر دیا جائے یا ہبہ کر دیا جائے تو سارے (دونوں حصوں کے) دانے پاک ہو جائیں گے۔ الدرالمختار ۱/۳۲۸)

وضاحت:۔ (۱) اگر نجس دانوں کی مقدار کسی طرح سے معلوم ہو تو کم از کم اتنی مقدار کو سارے دانوں سے الگ کرنا پاک ہونے کے لئے ضروری ہے ورنہ کوئی حصہ بھی پاک نہ ہو سکے گا۔ (اور اگر نجس دانوں کی مقدار نامعلوم ہو اندازہ سے کچھ حصہ الگ کر لے)۔ (ردالمختار ۱/۳۲۸)

(۲) جب ان دانوں کے دو حصے کر لئے گئے تو دونوں جانب نجاست کا احتمال ہے۔ (اور نجاست کے احتمال سے چیز نجس نہیں ہوتی) لہٰذا دونوں حصے پاک شمار ہوں گے۔ (ردالمختار ۱/۳۲۸)

(۳) روئی کا تھوڑا سا حصہ ناپاک تھا اس کو دھنوایا کہ دھننے کے عمل سے احتمال ہے کہ ناپاک حصہ کی مقدار الگ ہو گئی تو روئی پاک ہو گئی اور اگر ساری یا نصف روئی ناپاک تھی تو دھننے سے پاک نہ ہو گی (بلکہ اسے دھونا پڑے گا) الفتاوی العالمگیریہ ۱/۶۰)

مسئلہ:۔ وہ نجاست کہ سوکھ جانے کے بعد اس کی ذات یا اس کا اثر نظر آئے کسی جگہ پر لگی ہو تو اس مقام سے اس کی ذات یا اثر کو زائل کرنے سے وہ جگہ پاک ہو جائے گی۔ طہارت کے ذریعے کے ایک دفعہ استعمال کے ساتھ زائل ہو یا تین سے زائد بار استعمال کرنے کی ضرورت ہو۔ اگر نجاست کا اثر اس مقام پر پختہ ہو جائے۔ لیکن گرم پانی یا صابن وغیرہ کے استعمال سے زائل ہو سکتا ہو تو ان کا استعمال کرنا پاک ہونے کے لئے شرط نہیں (یعنی ان کے استعمال کے بغیر بھی جب تک طہارت کے ذریعہ کو اچھی طرح سے استعمال کر لیا جائے تو وہ جگہ پاک ہو جائے گی) اس کے اثر کا باقی رہنا طہارت میں نقص پیدا نہیں کرتا۔ (الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۳۲۸،۳۲۹ مع جدالممتار ۱/۱۸۱)

وضاحت :۔ (۱) ایسی نجاست میں، نچوڑنا شرط نہیں۔ (جب نجاست کی ذات اور اس کا اثر زائل ہو جائے وہ چیز پاک ہو جائے گی) ردالمختار ۱/۳۲۸

(۲) نجاست کی ذات اور اس کا اثر اگر تین بار سے زائل نہ ہو تو طہارت کے ذریعہ کو تین سے زائد بار استعمال کرے یہاں تک کہ وہ زائل ہو جائے اگر نجاست کا اثر زائل کرنا مشکل ہو تو اس کو زائل کئے بغیر بھی وہ چیز پاک ہو جائے۔ (مشکل کا مفہوم یہ ہے کہ زائل کرنے کے لئے طہارت کے ذریعہ مثلاً پانی کے علاوہ مزید کسی چیز جیسے صابن کے استعمال کی ضرورت ہو)

۳۔ طہارت کا ذریعہ (عام اشیاء میں دھونا) موزہ میں رگڑنا، منی میں کھرچنا، چمڑہ میں رنگنا، زمین میں خشک ہونا، تلوار وغیرہ میں پونچھ لینا ہے۔

(۴) کپڑے یا بدن پر نجاست لگ جائے اس کی ذات اور اثر زائل ہو تو وہ پاک شمار نہ ہوگا بلکہ ناپاک ہی رہے گا جب تک اسے دھونا نہ لیا جائے۔ (کپڑے اور بدن کو منی کے علاوہ دیگر نجاست سے پاک کرنے کا ذریعہ دھونا ہے) ردالمختار ۱/۳۲۹

(۵) نجاست کے اثر سے مراد اس کا رنگ، بو اور مزہ ہے۔ نجاست کے مزہ کو زائل کرنا ضروری ہے جب تک یہ باقی ہے چیز پاک نہ ہو گی۔ کیوں کہ اس کا باقی رہنا دلالت کرتا ہے کہ نجاست کی ذات موجود ہے۔ نجاست کے زائل ہونے کے بعد اگر بو باقی رہے تو چیز پاک ہو جائے گی۔ ردالمختار ۱/۳۲۹

(۶) سوکھنے کے بعد جس نجاست کی ذات یا اثر نظر نہ آئے اس کا حکم آگے آئے گا انشاء اللہ

مسئلہ :۔ ناپاک خضاب لگایا یا عورت نے ناپاک مہندی لگائی یا کپڑے کو ناپاک رنگ سے رنگا تو دھونے میں جب تک پانی رنگین آتا رہے گا پاک نہ ہوگا۔ جب رنگ کے بغیر صاف پانی آئے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ رنگی ہوئی جگہ پر رنگ باقی رہا تو کوئی حرج نہیں۔ ردالمختار ۱/۳۲۹

وضاحت :۔ پاک کرتے وقت صاف پانی گرنے لگا لیکن بعد میں وہ کپڑا گیلا ہوا

جس سے اس کا رنگ دوسرے کپڑے کو لگ گیا یا بعد میں دھونے سے رنگ پانی میں ظاہر ہونے لگا تو بھی کوئی حرج نہیں۔ ردالمختار ۱/۳۲۹)

مسئلہ :۔ نیل یا سرمہ سے (جسم کے کسی حصہ مثلاً) ہاتھ کو گودا دھونسے وہ پاک ہو جائے گا۔ ردالمختار ۱/۳۳۰)

وضاحت :۔ گودنے کے لئے جب سوئی کھبوئی نیل یا سرمہ اس میں بھرا تو وہ خون کے ملنے کے باعث نجس ہو گیا۔ جب زخم ٹھیک ہوا تو وہ جگہ نیل یا سرمہ کے رنگ کے باعث رنگین ہو گئی لیکن اس رنگ کا زائل کرنا جلد کو اتارے یا زخم لگائے بغیر ممکن نہیں۔ جب نجاست کے اثر (رنگ) کو زائل کرنے کے لئے گرم پانی اور صابن کا استعمال ضروری نہیں تو اس صورت میں بھی اس کے اثر (رنگ) کو زائل کرنا ضروری نہیں۔ ردالمختار ۱/۳۳۰)

مسئلہ :۔ دودھ، شہد، گاڑھا شیرہ اگر ناپاک ہو جائیں تو ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کی مقدار کے برابر ان میں پانی ڈال کر آگ پر پکایا جائے یہاں تک کہ اصل مقدار باقی رہ جائے تین بار ایسا کرنے سے پاک ہو جائیں گے۔ پتلے گھی اور تیل میں ان کی مقدار کے برابر پانی ڈال کر ہلایا جائے پھر گھی اور تیل کو الگ کر لیا جائے۔ (اوپر سے گھی اور تیل کو اتار لیا جائے یا برتن کے نیچے سوراخ کر کے پانی کو نکال دیا جائے) تین بار ایسا کرنے سے پاک ہو جائیں گے۔ اور جمے ہوئے گھی میں اتنی مقدار میں تین بار پانی ڈال کر آگ پر جوش دے کر ہلایا جائے پھر گھی کو الگ کر لیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۳۳۴)

وضاحت :۔ (۱) رکن الائمہ صباغی فرماتے ہیں کہ انہوں نے شہد کو اس طریقہ پر پاک کرنے کا تجربہ کیا تو اسے کڑوا پایا۔ ردالمختار ۱/۳۳۴)

(۲) جمے گھی کو مندرجہ ذیل طریقہ سے پاک کرنا اس صورت میں ضروری ہو گا جب ناپاک ہونے کے بعد منجمد ہو۔ (ردالمختار ۱/۳۳۴)

اگر جمے ہوئے گھی پر نجاست پڑ جائے تو نجاست اور اس کے اردگرد تھوڑا

تھوڑا گھی الگ کرنے سے پاک ہو جائے گا۔
۳۔ ناپاک گھی' تیل یا چربی ہاتھوں میں لگ جائے تو تین بار دھونے سے ہاتھ پاک ہو جائیں گے۔ ردالمختار ۳۲۹۔
اگر اس کا اثر باقی رہ جائے تو طہارت میں کوئی نقصان نہیں الدرالمختار ۱/۳۳۰

(۴) مردار کی چربی عین نجاست ہے اگر ہاتھوں کو لگ جائے جب تک مکمل طور پر زائل نہ ہو ہاتھ پاک نہ ہوں گے۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۳۳۰)
(۵) مردار کی چربی کھال کو رنگ کرنے میں استعمال کرنا ناجائز نہیں اگر استعمال کر لی تو دھونے سے چڑا پاک ہو جائے گا۔ الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۳۳۰)
اس کو دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ نچوڑے جانے کے قابل ہے تو تین دفعہ دھو کر ہر بار مبالغہ سے نچوڑنے اور اگر نچوڑے جانے کے قابل نہ ہو تین دفعہ دھو کے ہر بار دھونے کے بعد اسے ڈال دے یہاں تک کہ اس سے پانی کے قطرات گرنا ختم ہو جائیں۔ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۹۰)

مسئلہ :۔ دو برتن ہیں ایک کا پانی یا (دودھ' گھی وغیرہ) ناپاک ہے اور دوسرے کا پاک (ان کو اٹھا کر) اوپر سے ان کے اندر کے پانی وغیرہ کو گرایا اس طرح کہ وہ ہوا ہی میں آپس میں مل گئے اور نیچے (رکھے ہوئے کسی برتن میں) گرے تو اب سارے کا سارا پانی پاک ہے اسی طرح اگر دو ناپاک اور پاک برتنوں کا پانی زمین پر گرایا وہ آپس میں مل گیا اور جاری پانی کی طرح ہو گیا تو اب سارا پانی پاک ہے۔
(ردالمختار ۱/۳۴۶)

وضاحت :۔ گرانے کی صورت میں اس احتیاط کی ضرورت ہے کہ نجس برتن کا پانی پہلے نہ گرے نیز پاک پانی اس طرح منقطع نہ ہو کہ ناپاک پانی جاری رہے۔ اگر ایسا ہوا تو پانی پاک نہ ہوگا۔ پاک ہونے کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ نجاست کا اثر باقی نہ رہے اگر نجاست کا اثر (رنگ' بو' مزہ) باقی ہو تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ جس مقام پر نجاست غیر مرئیہ لگے اسے پاک کرنے کے لئے تین دفعہ دھونا واجب ہے اور سات دفعہ دھونا مستحب ہے۔ (نور الایضاح مراقی الفلاح ۸۷)

جو چیز نچوڑے جانے کی صلاحیت رکھتی ہے ہر دفعہ مبالغہ کے ساتھ اتنا نچوڑے کہ مزید قطرے نہ نکلیں اور جو نچوڑے جانے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو اسے تین دفعہ دھوئے ہر دفعہ دھونے کے بعد اسے رکھے یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں۔ یہ سب تفصیل اس صورت میں ہے جب کہ وہ چیز جس پر نجاست لگی ہے نجاست کو جذب کرے اگر جذب نہ کرے تو تین دفعہ دھو دیا جائے۔ تو وہ پاک ہو جائے گی ہر بار دھونے کے بعد اس کو رکھنا کہ قطرات ختم ہو جائیں شرط نہیں۔ (الدر المختار۔ ردالمختار ۱/۳۳۱،۳۳۲)

وضاحت :۔ (۱) نجاست غیر مرئیہ وہ ہے جو سوکھ جانے کے بعد دکھائی نہ دیتی ہو۔ سوکھنے سے پہلے تو ہر نجاست مرئیہ ہوتی ہے۔ (ر دالمختار ۱/۳۲۸)

(۲) نجاست غیر مرئیہ سے طہارت میں دراصل غلبہ ظن کا اعتبار ہے جس کا اندازہ تین دفعہ دھونا ہے کیوں کہ اس سے غالباً" چیز کے پاک ہونے کا غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے اور وسوسہ کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے اگر دھونے والا مکلف ہے تو اس کا غلبہ ظن معتبر ہے اور اگر وہ مکلف نہیں جیسے وہ نابالغ بچہ ہے یا پاگل ہے تو اس چیز کے استعمال کرنے والے کے غلبہ ظن کا اعتبار ہے۔ (الدرالمختار۔ ردالمختار ۱/۳۳۱)

(۳) نجاست غیر مرئیہ کو سات دفعہ دھونا مستحب ہے لیکن اگر وہ نجاست کتے کی ہو (مثلاً اس کا پیشاب یا لعاب دہن ہو) تو ایک بار اس کو مٹی لگا کر دھونا بھی مستحب ہے۔ ردالمختار ۱/۳۳۱)

(۴) جو چیز نچوڑے جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کی طہارت کے لئے تین بار دھونا اور ہر بار اس طرح نچوڑنا کہ اس سے مزید قطرات نہ نکل سکیں شرط ہے ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۵) ایک شخص نے خوب نچوڑا کہ مزید قطرے نہ نکلے لیکن اگر دوسرا نچوڑے تو

اس سے مزید قطرے نکل آئیں تو وہ چیز پہلے کے لئے پاک ٹھہرے گی دوسرے کے لئے نہیں۔ پہلا شخص اس بات کا مکلف نہیں ہے کہ دوسرے کو نچوڑنے کے لئے فرمائش کرے۔ ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۶) ناپاک نچوڑی جانے کی چیز پتلی اور کمزور ہے کہ اسے پوری قوت سے نچوڑنے کی صورت میں وہ پھٹ جائے گی تو نچوڑنے میں مبالغہ کرنا ضروری نہیں۔ وہ ان چیزوں کے حکم میں ہو جائے گی جو نچوڑے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ یعنی اسے تین دفعہ دھوئے ہر بار دھونے کے بعد اسے رکھے یہاں تک کہ قطرات ٹپکنے ختم ہو جائیں تو وہ پاک ہو جائے گی۔ ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۷) جو چیزیں نچوڑے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتیں دو قسم کی ہیں ایک وہ جن کو نچوڑنا ناممکن ہوتا ہے جیسے (مٹی کا برتن یا اس کی) ٹھیکری دوسری قسم وہ جسے نچوڑنا مشکل ہوتا ہے جیسے (ٹاٹ) دری وغیرہ۔ (ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۸) ناپاک چیزیں تین طرح کی ہیں ایک وہ جو بالکل نجاست کو جذب نہیں کرتیں جیسے پتھر' پیتل (اور دیگر دھاتوں) اور مٹی کے پرانے برتن۔ دوسری قسم وہ جو بہت کم نجاست کو جذب کرتی ہیں جیسے بدن موزہ اور جوتا وغیرہ تیسری قسم وہ جو نجاست کو کثرت سے جذب کرتی ہیں (جیسے کپڑا' مٹی کے تازہ برتن' اینٹ وغیرہ)

قسم اول کی چیزیں اگر نجاست مرئیہ ہوں تو اس کے عین کو زائل کرنے سے پاک ہو جاتی ہیں اور اگر نجاست غیر مرئیہ ہو تو تین دفعہ دھولے وہ پاک ہو جائیں گی (ان میں یہ شرط نہیں کہ ہر دفعہ دھونے کے بعد رکھے یہاں تک کہ قطرات ٹپکنا ختم ہو جائیں یک بارگی تین دفعہ دھولے)

دوسری قسم کا حکم بھی پہلی قسم کی مانند ہے (لیکن بدن پر سے نجاست مرئیہ اور اس کے اثر کو زائل کر دیا جائے تو وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ اسے دھونا ضروری ہے اور نجاست غیر مرئیہ میں تین بار دھونے سے) پانی نجاست کو باہر نکال دیتا ہے لہٰذا ان کی طہارت کا حکم دیا جائے گا۔

تیسری قسم کی چیزیں اگر ان کا نچوڑنا ممکن ہو اور نجاست مرئیہ ہو تو اسے

اتنا دھونا اور نچوڑنا کہ نجاست اور اس کا اثر زائل ہو جائے اسے پاک کر دے گا اور اگر نجاست غیر مرئیہ ہو تو تین بار دھونا پاک کرے گا اس طرح کہ ہر بار دھو کر مبالغہ سے نچوڑے یہاں تک کہ مزید قطرات نکلنے بند ہو جائیں۔ اگر ان کا نچوڑنا ناممکن یا مشکل ہو جیسے کھجور (کے پتوں) سے بنائی ہوئی چٹائی اگر یہ معلوم ہو کہ اس نے نجاست کو جذب نہیں کیا تو عین نجاست کو زائل کر دیا جائے یا بغیر نچوڑے تین بار اسے دھو لیا جائے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اس نے نجاست کو جذب کیا ہے جیسے مٹی کے نئے برتن ناپاک تیل سے رنگی ہوئی کھال اور نجاست کے جذب کرنے کے باعث پھولے ہوئے دانے تو ان کو پانی میں تین بار بھگویا جائے (اور دھویا جائے) ہر بار نکال کر ان کو رکھا جائے یہاں تک کہ ان سے قطرات ٹپکنا ختم ہو جائیں اس طرح یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ (ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۹) مٹی کے پرانے برتن اگر تر ہوں تو یہ ان چیزوں سے ہیں جو نجاست کو جذب نہیں کرتیں اگر خشک ہوں تو یہ مٹی کے نئے برتنوں کی مانند ہیں یعنی ان چیزوں سے ہیں جو نجاست کو جذب کرتی ہیں۔ (ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۱۰) چٹائی، دری ناپاک ہو جائے تو اس پر اتنا پانی بہایا جائے کہ نجاست کے زائل ہونے کا ظن حاصل ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی پانی بہانا ہی نچوڑنے کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۱۱) لوہے (اور دیگر کسی دھات) کو ناپاک پانی سے پانی چڑھایا گیا ہو تو تین بار اسے پاک پانی سے پانی چڑھائیے (اس کا ظاہر اور باطن) پاک ہو جائے گا لہٰذا اگر اسے تین بار سے کم دفعہ پاک پانی سے پانی نہ چڑھایا گیا تو اسے نماز میں اٹھائے رکھنا ایسا ہو گا جیسے نجاست اٹھا رکھی ہو۔ لیکن اس طرح کے ناپاک لوہے وغیرہ کو اگر تین دفعہ دھو لیا جائے تو اس کا ظاہر پاک ہو جائے گا (اس کے اندر کے حصہ میں اگرچہ نجاست باقی ہو گی) لہٰذا اس سے اگر تربوز وغیرہ کو کاٹا جائے یا وہ پانی میں گر پڑے تو وہ ناپاک نہ ہوں گے۔ (ردالمختار ۱/۳۳۲)

(۴) نجاست غیر مرئیہ سے طہارت کے لئے کسی چیز کو دھویا اگر پہلی دفعہ کا دھوون کسی چیز کو لگا تو اسے پاک کرنے کے لئے تین بار دھونا پڑے گا اگر دوسری بار کا دھوون کسی چیز کو لگے تو اسے دوبار دھونا ہو گا اور اگر تیسری دفعہ کا دھوون لگے تو اسے ایک بار دھونا پڑے گا۔ اسی طرح اگر تین الگ برتنوں میں تین بار ناپاک چیز کو دھویا تو پہلی بار جس برتن میں دھویا اسے پاک کرنے کے لئے تین بار دھوئیں گے جس میں دوسری بار دھویا اسے دوبار دھوئیں گے اور جس میں تیسری بار دھویا اسے ایک دفعہ دھونے سے وہ برتن پاک ہو جائے گا اگر ایک برتن میں تین بار دھویا تو اسے ایک بار دھونا پڑے گا (ردالمختار ۱/۳۳۳)

مسئلہ :۔ نجاست غیر مرئیہ سے نجس ہونے والی چیز پر کثرت سے پانی ڈالا اس طرح کہ تین بار اس سے پانی نکلا اور اس کی جگہ نیا پانی آیا یا اس چیز پر پانی کو جاری کر دیا تو وہ پاک ہو جائے گی ایسی صورت میں نچوڑنے یا قطرات کے ختم ہونے یا تین بار دھونے کی شرط نہیں اور اگر بڑے (دہ دردہ) تالاب میں ایسی نجاست والے کپڑے کو دھویا تو تین بار ڈبونے سے وہ کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ اسے نہ نچوڑا ہو۔ (الدرالمختار ۔ ردالمختار ۱/۳۳۳)

مسئلہ :۔ کستوری طاہر اور حلال ہے دوا' غذا میں ضرورت کی بناء پر یا عدم ضرورت کی صورت میں کھائی جا سکتی ہے اور اسی طرح اس کا نافہ بھی پاک ہے۔ زباد اور عنبر کا بھی یہی حکم ہے۔ (الدرالمختار ۔ ردالمختار ۱/۲۰۹)

وضاحت :۔(۱) کستوری اصل میں خون ہوتا ہے جس میں تبدیلی ہو کر وہ خون سے کستوری بن جاتا ہے جس کے باعث وہ پاک ہو جاتا ہے (انقلاب حقیقت سے نجاست پاک ہو جاتی ہے) جیسے کہ پاخانہ جل کر خاکستر بن جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے لیکن ہر پاک چیز کا کھانا حلال نہیں جیسے مٹی پاک ہے لیکن کھانا جائز نہیں اس لئے حلال کی قید زائد کی گئی تاکہ اس کا حکم مکمل طور پر واضح ہو جائے۔ (ردالمختار ۱/۲۰۹)

(۲) کستوری مقوی قلب، زہروں، سدوں، انتڑیوں میں غلیظ ریاح خفقان اور سوداء کو نافع ہے (ردالمختار ۱/۲۰۹)

(۳) نافہ مسک اس چمڑے کو کہتے ہیں جس میں وہ جمع ہوتی ہے کستوری کا نافہ خشک ہو یا تر، ذبح شدہ ہرن کا ہو یا غیر ذبح ہرن کا اس کی حالت یہ کہ پانی لگنے سے وہ فاسد ہو جائے (گل جائے) یا نہ ہر صورت میں پاک ہے۔ (ردالمختار ۱/۲۰۹)

(۴) زباد ایک قسم کی بلی کا پسینہ ہوتا ہے لیکن اس میں تبدیلی ہو کر وہ خوشبو بن گیا لہٰذا وہ پاک ہے۔ (ردالمختار ۱/۲۰۹)

(۵) عنبر، سمندر میں چشمہ سے نکلتا ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ سمندر کی نباتات سے ہے۔ (ردالمختار ۱/۲۰۹)

مسئلہ :۔ ناپاک قلعی (یا کوئی دوسری دھات) کو پگھلانے سے پاک ہو جاتی ہے لیکن موم پگھلانے سے پاک نہیں ہوتی (موم کو پاک کرنے کے لئے جمے ہوئے گھی کو پاک کرنے کا طریقہ استعمال کیا جائے گا۔ جس کی تفصیل گذر چکی ہے) الفتادی العالم گیریہ ۱/۶۱

مسئلہ :۔ گوشت کو اگر ناپاک چیز (مثلاً" شراب) سے آگ پر پکایا گیا اور وہ پک گیا تو اب وہ پاک نہیں ہو سکتا۔ مراقی الفلاح ۸۶)

مسئلہ :۔ ذبح شدہ مرغی کو پر اتارنے کے لئے انتڑیاں نکالنے سے قبل ابلتے ہوئے گرم پانی میں اتنا وقت رکھا گیا کہ اس کی انتڑیوں کی نجاست گوشت میں جذب ہو گئی یہ گوشت بھی پاک نہیں ہو سکتا اگر پانی ابل نہیں رہا تھا یا پانی تو ابل رہا تھا لیکن صرف اتنا وقت اس میں رکھا گیا کہ حرارت جلد کی سطح تک پہنچی جس سے جلد کے مسام کھل گئے اور پر آسانی سے اتر گئے تو تین بار دھونے سے پاک ہو سکتا ہے۔ مراقی الفلاح الطحطاوی ۸۶

مسئلہ :۔ ناپاک بستر یا مٹی پر لیٹا ہو یا سویا یا قدم رکھا پسینہ یا قدم کی تری سے

بستر یا مٹی گیلے ہو گئے اگر نجاست کا اثر بدن یا قدم پر ظاہر ہوا تو وہ ناپاک ہو گئے اگر نجاست کا اثر ان پر ظاہر نہ ہو تو وہ پاک ہیں۔ (نور الایضاح مراقی الفلاح ۸۵)

وضاحت:۔ اس کے اثر سے مراد رنگ' بو اور مزہ ہے۔

مسئلہ:۔ خشک پاک کپڑا گیلے ناپاک کپڑے میں لپیٹا اس کی تری پاک کپڑے میں ظاہر ہو گئی لیکن وہ اتنا گیلا نہیں ہوا کہ نچوڑنے سے اس سے کچھ بہہ سکے اور قطرے نکلیں تو صحیح یہ ہے کہ وہ خشک کپڑا پاک ہے اسی طرح اگر پاک کپڑا ناپاک گیلے کپڑے پر یا ناپاک گیلی زمین پر بچھایا گیا نمی پاک کپڑے میں آ گئی لیکن اتنی نہیں کہ نچوڑنے سے قطرے بہہ سکیں اور سوکھے پاک کپڑے پر نمی کی جگہ بھی نظر آتی ہو تو وہ ناپاک نہ ہو گا۔ (الفتاوی العالمگیریہ ۶۳)

وضاحت:۔(۱) اگر نجاست کا اثر یعنی رنگ' بو' مزہ پاک کپڑے میں ظاہر ہو جائے تو ناپاک ہو گا۔ (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۸۶)

(۲) اگر ناپاک کپڑا عین نجاست مثلاً" پیشاب' شراب وغیرہ سے گیلا ہو تو اس کی تری پاک کپڑے پر پہنچنے سے وہ ناپاک ہو گا (اور اگر ناپاک کپڑا کسی اور ناپاک چیز مثلاً". ناپاک پانی سے تر ہو تو پھر اس میں شرط ہے کہ ناپاک کپڑے کی تری اتنی پاک کپڑے میں آئے کہ نچوڑنے سے قطرے نکلیں) (الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۸۶)

مسئلہ:۔ ناپاک زمین یا ناپاک چٹائی پر پاؤں رکھا پاؤں ناپاک نہ ہو گا۔ اگر پاؤں خشک تھا اور چٹائی گیلی تھی اگر پاؤں گیلا ہو گیا تو ناپاک ہو جائے گا صرف تری کا اعتبار نہیں ۔ (الفتاوی العالمگیریہ ۱/۶۲)

مسئلہ:۔ گوبر مٹی میں شامل کر کے چھت کو لیپا اور وہ خشک ہو گیا اگر گیلا رومال اس پر ڈالا تو وہ ناپاک نہ ہو گا۔ (الفتاوی العالمگیریہ ۱/۶۳)

مسئلہ:۔ گدھے (یا کسی دوسرے جانور) نے پانی میں پیشاب کیا اس کے چھینٹے

کسی آدمی کے کپڑوں پر پڑے تو ان کپڑوں کو پہن کر نماز ادا کرنا منع نہیں اگرچہ وہ چھینٹے کثرت سے پڑیں۔ اگر یہ یقین ہو یہ چھینٹے پیشاب کے ہیں تو ان سے نماز ادا کرنا درست نہیں اسی طرح اگر پاخانہ پانی میں ڈالا اور اس سے چھینٹے اڑ کر کپڑے کو لگے اگر نجاست کا اثر کپڑے پر ظاہر ہو تو کپڑا ناپاک ہے ورنہ نہیں پانی جاری ہو یا غیر جاری۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۶۴،۶۳)

مسئلہ :۔ گھوڑے کے پاؤں پر نجاست تھی وہ پانی میں چلا چھینٹے اڑ کر کپڑوں پر پڑے اگر نجاست کا اثر ان میں موجود ہے تو کپڑا ناپاک ہے ورنہ نہیں۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۶۴)

پاؤں میں کیچڑ لگ گیا یا کیچڑ میں چلا۔ پاؤں نہ دھوئے اور نماز ادا کر لی تو نماز درست ہے لیکن اگر نجاست کا اثر پاؤں میں ظاہر ہو تو درست نہیں ہاں احتیاط کرنا بہتر ہے۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۶۴)

مسئلہ پاک مٹی کو ناپاک پانی میں ڈالا جائے یا اس کا عکس پاک پانی ناپاک مٹی میں ڈالا تو کیچڑ نجس ہے۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۶۴)

مسئلہ :۔ ناپاک بھوسہ کیچڑ میں ڈالا اگر بھوسہ کھڑا کھڑا ہو اس کی ذات دکھائی دیتی ہو اور کثرت سے ہو تو (کیچڑ) ناپاک ہے ورنہ نہیں اگر وہ خشک ہو جائے تو اس کی طہارت کا حکم دیا جائے گا۔ (الفتاوی العالم گیریہ ۱/۶۴)